This PDF Download from Madaarimedia.Com

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

ذالک ذکریٰ للذاکرین

یہ یادگار رہے یاد رکھنے والوں کیلئے

سب اولیا ہیں خدا کے ہمہ صفت موصوف ٭ مدارِ کارِ خدا ہے مدار پر موقوف

مصنفہ و مؤلفہ عمدۃ الکاملین زبدۃ العارفین جناب قبلہ پیر مرشد
مولوی سید ذاکر حسین صاحب المتخلص ذاکر مرحوم و مغفور جعفری طبقاتی
منصوری مداری قصبہ دار النور کرامت ظہور مکن پور شریف ضلع کانپور

بدیع العجائب

معروف بہ

ذکر الغرائب

حصہ سوم ۳

بغرض رفاہِ عام باصرار شائقین و عاشقین مسلکہ سلسلہ عالیہ حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ

باہتمام

راسخ الاعتقاد صادق الیقین عقیدتمند حاجی محمد یوسف صاحب زاد اللہ عمرہ
وارد حال قصبہ کچھا ڈاکخانہ خاص ضلع نینی تال

در مطبع آواز وطن پرنٹنگ ورکس طبع شد

المرقوم سنہ ۱۹۷۷ء مطابق سنہ ۱۳۹۷ھ

MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

Www.MadaariMedia.Com

مداریہ کتب خانہ
واٹسپ گروپ

This PDF Download from Madaarimedia.Com

بدیع هو

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین الذی خلق الانسان اشرف المخلوقات واصطفی
منهم الانبیاء والمرسلین علیهم افضل التحیات لیذهبوا الی النور
من الظلمات وختم النبوة والرسالة علی سیدنا ومولانا
محمد المصطفی صاحب الحوض والشفاعات ورفع اولیائه باعلی
الدرجات واعطی الانبیائه المعجزات واولیائه الکرامات
لیعجزوا به المنکرین والمنکوبین والصلوٰة والسلام علی نبیه
الذی هدانا الی الطرائق المستقیمات وعلی اله واصحابه الذی
افاضوا علینا فیوض البرکات وعلی اصحاب سلاسل الذین
تقوموا بنا بالتوجهات والمراقبات منهم شیخنا وسیدنا صاحب
افضل السلسلة العالیة المداریة قطب الاقطاب قطب المدار
بدیع الحق والملة والدین علیه افضل التسلیمات وعلی سائر الصالحین
برحمتك یا ارحم الراحمین

آج دنیا میں ایسا انقلاب آیا ہے کہ ہر چیز بدلتی جارہی ہے خیالات و نظریات کے ساتھ ساتھ مسلّمہ قدریں بھی بدلتی جارہی ہیں اس تغیر سے کوئی بھی شعبۂ علم وفن سے محفوظ نہیں یہاں تک کہ وہ روحانی اور نورانی مسلک کہ جس کو تصوف یا طریقت کہا جاتا ہے بہت دور پہونچ چکا ہے۔ حق پسند محققین کی نگاہِ بصیرت میں جو چیزیں منزل مقصود کا نشان تھیں۔

آج لوگوں کی نظروں میں بے محل ہو کر رہ گئیں ہیں اتقاو پرہیزگاری صرف دنیا کی نگاہوں میں ہو تو ہو دلوں میں کوئی عظمت نہیں خدا جوئی اور حق شناسی لذتِ زبان کیلئے تو ہے میدانِ عمل میں اسکی کوئی ضرورت نہیں بلکہ دنیا کا مطالبہ یہ ہے کہ حقائق ہماری مرضی کے مطابق ہوں اور اصول ہماری آزادانہ روش کا ساتھ دیں یعنی ہم اصولوں کے پابند نہ ہوں اصول ہمارے پابند ہوں یہ ایسی وجہ تصوف میں بحثیں عام ہو گئیں اور عمل مفقود ہے اور کچھ عمل ہے بھی تو اسکا تعلق حقیقت سے نہیں فرجات کی رنگا رنگیوں میں تماشہ بنا ہوا ہے پہلے دل دل کا آئینہ ہوا کرتا تھا اور اب نگاہیں ایک دوسرے میں عیب تلاش کرتی ہیں پہلے لوگ دوسروں کی ذات وصفات سے نیک تاویل کیا کرتے تھے اور آج کیچڑ اچھالنے کی سعی بلیغ کی جاتی ہے اس راستے میں جہاں تمام بحثیں ختم کرکے اخلاص کے ساتھ بندہ اپنے معبود کی رضا چاہنے کے لئے گامزن ہوتا تھا آج ایک دوسرے کو ذلیل وحقیر کرنے کے لئے راستے متعین کئے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ طریقت میں بھی لغو و لاتائل بحثیں عام ہو گئیں سب سے زیادہ اعتراضات کا نشانہ سلسلۂ عالیہ مداریہ کو بنایا جاتا ہے لاتعداد روایتیں گڑھ گڑھ کے لوگوں کو گمراہ کیا جاتا ہے جسکے اثر سے طالبانِ حق کے راستے میں خطرناک قسم کے مراحل پیدا ہو جاتے ہیں ضرورت ہے کہ ایسی کتاب کہ جسمیں حضرت سرکار سرکاراں سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح تعلیمات وملفوظات کے ساتھ ساتھ آپ سلسلۂ عالیہ کی اہمیت سے بھی عوام کو روشناس کرایا جائے تاکہ سیدھے سادے مسلمان اختراع پردازوں کے قلم سے محفوظ ہو جائیں اور کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔

الحمد للہ کہ میرے قبلہ والد محترم جناب مولوی سیّد ذاکر حسین مرحوم رحمۃ اللہ علیہ نے اس ضرورت کو پیش نظر رکھ کے ایک مسودہ دو سو دو ٢٠٢ کتب سیر سے اقتباس واستنباط کرکے مرتب فرمایا تھا اور مجھے دم واپسیں یہ آخری وصیت فرمائی تھی کہ اسکو طبع کرا کے ہدیۂ ناظرین کردوں لیکن مجھے ابتک یہ موقعہ ہاتھ نہ لگا۔ جو اس خدمت کو انجام دیتا

آخرکار اب حق سبحانہ تعالیٰ نے وہ اسباب پیدا فرمادیئے کہ اس حکم کی تعمیل کرسکوں لہٰذا اس نسخے کو اس معروضہ کے ساتھ نذرِ قارئین کر رہا ہوں کہ صرف مخلصانہ حق پسندی کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں اور سلسلۂ عالیہ مداریہ کی عظمتوں کا اعتراف کریں اللہ کرے کہ لوگ اس کو پڑھیں سمجھیں اور بچ کے اُن غلط روایات کے ضرر سے اپنے آپ کو محفوظ کرکے حق سبحانہ تعالیٰ اور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں سے سرفراز ہوں۔

میرے والد محترم نے اپنی مختصر سی زندگی میں یعنی کل چھپن ۵۶ سال کی عمر میں پانچ کتابیں سلسلۂ عالیہ مداریہ کے بارے میں قلمبند فرمائیں جسمیں چار کتابیں مرحوم نے اپنی حیات مستعار ہی میں شائع کرا دی تھیں اب عمر کے آخری حصے میں یہ پانچویں کتاب مرتب کر چکے تھے اس کو طبع کرانیکا خیال کر ہی رہے تھے کہ اچانک موت نے آکر مرحوم کے حوصلوں کو پست کر دیا اور یہ آسمان مداریت کا چمکتا ہوا ستارہ بتاریخ بیس جمادی الآخر بروز جمعہ بوقت عصر ہمیشہ کے لئے دنیا کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ مرحوم نے جو سلسلۂ عالیہ مداریہ کے بارے میں کوششیں کی ہیں وہ محتاج بیان نہیں اس لئے کہ آپکی نشر کردہ کتابیں خود ہی اس بات کی محکم دلیل ہیں۔ مرحوم کی پہلی کتاب **گلشن ذاکر** حصہ اول مطبع رزاقی پریس کانپور سنہ ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی دوسری کتاب **طریق الشریعت** سنہ ۱۳۳۱ھ میں مطبع داراتی پریس اناؤ میں شائع ہوئی۔ تیسری کتاب **گلشن ذاکر** حصہ دوم رزاقی پریس کانپور سنہ ۱۹۱۴ء میں طبع ہوئی چوتھی کتاب بدیع العجائب قیومی پریس کانپور سنہ ۱۹۱۶ء میں چھپی۔ مرحوم کی وفات کے بعد اس خاکسار نے یہ پانچویں کتاب **بدیع العجائب** کا تیسرا ایڈیشن شائع کرا کے مرحوم کی آخری وصیت پر عمل کیا میرے کہے ہوئے حسب ذیل قطعات سے مرحوم کی تاریخ وفات نکلتی ہے۔ قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں

از نتیجۂ فکر بہ زبان جناب سید بخشایش حسین شاہد مکن پوری

قطعۂ اولیٰ

دل کو آئے گا نہ اب مطلق قرار ❖ خون برسائیگی چشم اشکبار
آج شاہد دارِ فانی چھوڑ کر ❖ اٹھ گیا ہے ذاکر قطب المدار
۱۳۷۵ھ

قطعۂ ثانی

مضمحل غم سے دلِ ناشاد ہے ❖ المدد اے ضبط غم فریاد ہے
ذاکرِ مرشد کی رحلت ہوگئی ❖ مصرعۂ تاریخ شاہد یاد ہے
۱۹۵۶ء

Scanned with CamScanner

احقر الزمن خاکپائے دارین سید بخشائش حسین شاہ خلف جناب قبلہ مولوی پیر مرشد سید ذاکر حسین مرحوم سجادہ نشین آستانہ مدار العالمین مکن پور شریف ڈاکخانہ خاص ضلع کانپور

جن کتابوں سے اقتباس کیا گیا انکی فہرست یہ ہے

نام کتاب	مطبع	صفحہ	نام کتاب	مطبع	صفحہ	نام کتاب	مطبع	صفحہ
تاریخ الاولیا سنہ ۱۲۹۱ھ	مرغوب بر دربار بمبئی	۴۵ ۴۶	تاریخ الاولیا جلد ثانی	فتح الکریم بمبئی	۴۷۶ ۴۷۷	تواریخ آئینہ تصوف سنہ ۱۳۱۱ھ	حسینی ریاست رامپور	۱۳ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۸۴ ۱۵۴
نسب نامہ کلاں خانوادہ ہفتاد	گلزار محمدی لاہور	۲۳ ۲۴	مدائح حضور نور	امیر اقبال بدایوں	۱۵۸	بالنور والبہانی تا ثانیہ الحدیث	وکٹوریہ بدایوں	۴۲
کلیات امدادیہ	قیومی کانپور	۱۸۱ ۱۱۸	مسالک السالکین تذکرۃ الواصلین جلد اول دوم سوم	منبع فیض آگرہ	۶ ۴۳۹	تذکرۃ الرشیدیہ حصہ دوم	ناظم سٹیل میرٹھ	۱۵۹
فصول مسعودیہ	اصح المطابع لکھنؤ	۵۸ ۶۰	سلسلۃ الذہب [۱۱]	حشمت الاسلام معکمہ بنگلور	۱۳ ۱۹	دستور الفقرا آئین فریدی	جیون پرکاش دہلی	۴۳ ۴۴ ۴۶
تذکرۃ الفقرا اسرار الواصلین	جیون پرکاش دہلی کریمی لاہور	۶۰ ۳۵ ۴۲ ۴۴ ۴۹	اصول المقصود [۱۴]	نولکشور لکھنؤ	۸۲ ۸۳	تذکرۃ الفقرا [۱۵]	فخر المطابع لکھنؤ	۲۲۲ ۲۳۲
سراج الفقرا [۱۶]	فتح الکریم بمبئی	۰	مرۃ الانساب [۱۷]	سوامی جیپور	۱۵۶ ۱۵۸	مدار اعظم [۱۸]	پرنٹنگ ورکس دہلی	۱۸۸ ۱۳۰ ۱۳۴
فیض الفقرا [۱۹]	آرمی نیوز لودھیانہ	۲۵ ۲۴	شجرات طیبات [۲۰]	جادو پریس جون پور	۱۴ ۱۷	الکواکب الدراریہ فی احوال مداریہ [۲۱]	گلزار حسنی بمبئی	۱۴۰ ۱۴۹ ۱۵۸
تذکرۃ العابدین [۲۲]	تجارتی علی گڑھ	۹۶ ۲۳۲ ۲۴۲	تاریخ خواجہ اجمیر [۲۳] احسن السیر	مفید عام آگرہ	۱۰۸	تاریخ اولیائے صوبہ دہلی [۲۴]	نظام المطابع دہلی	۱۵۸ ۱۵۶
سفینۃ الاولیا [۲۵]	نولکشور لکھنؤ	۱۸۷ ۱۸۸ ۴۳ ۴۹	اسرار سبع [۲۶]	کلکتہ	۰	ارشاد رحمانی [۲۷]	انتظامی پریس کانپور	۳۸ ۳۶

Scanned with CamScanner

نام کتاب	مطبع	صفحہ	نام کتاب	مطبع	صفحہ	نام کتاب	مطبع	صفحہ
ای فضل رحمانی	نظامی پریس کانپور	٦، ۲۹	ارشاد رحمانی فضل یزدانی	شاہی پریس لکھنؤ	۴۳	تذکرۃ الواصلین	گلاب لکھنؤ	۲۱۹
تفسیر المدار	نولکشور پریس لکھنؤ	•	شمس العارفین	مقبول مطابع ہردوئی	۱۹۰، ۲۰، ۲۱	اسرار الفقرا	گلزار حسینی بمبئی	
ولادت مظہریہ	نظامی کانپور	۲۰	انوار اشرفی	مجو خاں	۱۴، ۹، ۱۹	لطائف اشرفی	نصرت المطابع دہلی	
ذخائر اشرفی	فیض آباد	•	گلزار مدار	پانی پت کرنال	•	تذکرۃ المتقین حصہ اول و دوم	یوسفی پریس کانپور	•
تحقیق حقیقت	رضوی دہلی	۴۳	بدیع العجائب	رزاقی پریس کانپور	•	نور العقائد	قیومی پریس کانپور	-
کلمہ سیری قاضی مظہر خلیفہ بدیع الدین مدار	مادھو سنگھ ضلع کانپور		دار المعانی	لاہور	•	صحیفۃ المدار	نولکشور لکھنؤ	-
دنیات الاخیار	شاہ اودھ لکھنؤ	۵۳	گلدستہ گلشن فقیری حصہ اول	شاہ اودھ لکھنؤ	۳۴	مخزن الاسرار	دہلی	،
سیر الشعرا	فتح الکریم بمبئی	•	ریاض الفقرا	بلدیو پریس جونپور	-	ترجمہ الشریعت فی تذکرۃ الحقیقۃ	واثقی دناکو	-
خزینۃ الاصفیا جلد اول و دوم	نولکشور ثمر ہند لکھنؤ	۲۵، ۳۶، ۱۰، ۶، ۱۱، ۴۱، ۸۰	نفحات الانس	نولکشور لکھنؤ	۱۲۸	کلیات صدریہ فی احوال اولیاء اللہ	رضوی دہلی	٦

Scanned with CamScanner

نام کتاب	مطبع	صفحہ	نام کتاب	مطبع	صفحہ	نام کتاب	مطبع	صفحہ
تحقیقات چشتی	کوہ نور لاہور	۰	ارمغان دارا یعنی تحفہ نامہ محمدی	ہلالی خانی ساڈھورہ	۳۰ ۳۲ ۸۰۰	ستر ھویں شریف	احمدی ریاست رامپور	۰
ظہیر العارفین فی حیات لا بدیع الدین	احمدی ریاست رامپور	۰ ۰	مسرت مداری	سیتاپور	۰ ۰	مختصر التبیان	عزیزی کانپور	۴۱ خانہ ... لکھنؤ کا حال ہے
ظہیر العاشقین	نظامی بدایوں	۰	سیف قاطع	ہلالی دہلی	۰	صمد الصمدانی خروس جیلانی	منظر اسلام لاہور	۰
مجموعہ رسائل سالک طریقت	نامی لکھنؤ	۷	بہشت خوش کال بوستان مدار	بمبئی بنگلور	۰	اسرار مداری	حسینی اثنا عشری	۰
مطائع الطالبین طریق السالکین	کلکتہ	۳۰	غنیۃ الطالبین	لاہور	۰	مصاحب اخبار الجمال	بمبئی	۴۵
گفتار رحمت	مطبع رحیمی اصطبل بمبئی	۲۸ تا ۷۰	کشف الرموز	سی سی رونق علی گڑھ	۲۶	گنج ارشدی جلد دوم	دہلی	۲۰
جواہر غیبی	کلکتہ	۲۵	سلسلۃ الاولی	انوار محمدی لکھنؤ	۲۵	تذکرۃ الصالحین	لاہور	۶۸
کشف المحجوب	لاہور	۴۵	جواہر خمسہ	قیومی پریس کانپور	۰	تاریخ فرشتہ	مطبع نولکشور لکھنؤ	۰
بحر المعانی	حیدرآباد سندھ	۱۸	بحر المعارف	کلکتہ	۷۰	در المعارف	امرتسر	۹۱
مارج الولایت	عظیم آباد	۹۵	جلوہ جمال	ضیاء الاسلام	۰	بحر ذخائر		۰
اخبار الاخیار	دہلی		ثمرات القدس	نولکشور لکھنؤ	۰	ثمرات الفوائد	بمبئی	۴۴
شفاء العلل ترجمہ نوالجمیل	نامی لکھنؤ	۳۴ ۴۴	کواکب الانوار القطب زندہ شاہ مدار ۹۹	رحمانی مدراس	۱۰۱	ضیاء القلوب ۹۵	لاہور	۰
اقتباس الانوار	لاہور	۸۵	نزہۃ الاخیار فی احوال قطب المدار	ترمل کلیری مدراس	۵۶	ثمر اوراق الولایت	بمبئی	۰

Scanned with CamScanner

نام کتاب	مطبع	صفحہ	نام کتاب	مطبع	صفحہ	نام کتاب	مطبع	صفحہ
۹۴ خزینۃ الابرار	لاہور	۹۹	۹۵ نور الہدایت	بمبئی	۴۵	۹۶ گلزار اوتاد	اجمیر	۱۸
۹۷ ظہور الہدایت	مدراس	۸۰	۹۸ آئین اکبری	دہلی	۴۵	۹۹ تذکرۃ العابدین امداد العارفین	یرکس دہلی	۱۹۴ ۱۹۷
۱۰۰ ایمان محمودی قاضی محمود خلیفہ بدیع الدین ۱۳	کنتور شریف ضلع بارہ بنکی	.	۱۰۱ رسالہ قاضی محمود خلیفہ بدیع الدین	کنتور شریف ضلع بارہ بنکی	.	۱۰۲ دریان	اکبرا بالسن بریلی	.
۱۰۳ قواعد الفوائد	عظیم آباد بہار	۵۵	۱۰۴ تاریخ گنج سروری	دہلی	۱۳۵	۱۰۵ ملفوظ حضرت سید اجمل بہرائچی خلیفہ بدیع الدین	بہرائچ	.
۱۰۶ ملفوظ حضرت سید حسام الدین سلامتی خلیفہ بدیع الدین	مانکپور ضلع فتحپور	.	۱۰۷ ملفوظ حضرت سید ابو محمد خواجہ ارغون سجادہ	مکن پور ضلع کانپور	.	۱۰۸ ملفوظ حضرت سید ابو الحسن خلیفہ و سجادہ	مکن پور کانپور	.
۱۰۹ ملفوظ حضرت سید ابو تراب منصور سجادہ	مکن پور ضلع کانپور	.	۱۱۰ ملفوظ حضرت قاضی حمید الدین	ناگور شریف ریاست جودھپور	.	۱۱۱ ملفوظ میر اشرف جہانگیر سمنانی	کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد	.
۱۱۲ ملفوظ حضرت سید جمال الدین جمن جنتی خلیفہ بدیع الدین	جیسنگر ضلع پٹنہ بہار عظیم آباد	.	۱۱۳ عین الفقرا	بالفعل بریلی	.	۱۱۴ اذکار ابرار ترجمہ گلزار ابرار	لاہور	۱۰
۱۱۵ شراب معرفت	خیر المطابع میرٹھ	۱۵۷	۱۱۶ لطائف قدوسی	مجتبائی دہلی	۱۰۵	۱۱۷ رسالہ مولوی عبد الباسط	قنوج ضلع فرخ آباد	.

نام کتاب	مطبع	صفحہ	نام کتاب	مطبع	صفحہ	نام کتاب	مطبع	صفحہ
قول المدار ۱۱۸	مکن پور کانپور	۰	حدیقۃ الاولیا ۱۱۹	بمبئی	۱۵	شجرۃ السعادۃ ۱۲۰	لکھنؤ	۳۴
اشجار البرکات ۱۲۱	دہلی	۳۰	کشف النعمت ۱۲۲	لاہور	۴۵	ملفوظ حضرت سید محمد نور بیجاپوری ۱۲۳	مکن پور کانپور	-
روض الازہر ماثر القلندر ۱۲۴	میرٹھ	۴۸	تذکرۃ الکرام تاریخ خلیفۂ عرب و اسلام ۱۲۵	نولکشور لکھنؤ	۸۰۱ ۴۹۳ ۴۹۰ ۴۷۹	ملفوظ شیخ زاہد کی ۱۲۶	اصلح المطابع لکھنؤ	۶۱۵
ملفوظ حضرت سید ابو المظفر رح ۱۲۷	مکن پور کانپور		ملفوظ حضرت سید دادا شیرین رح ۱۲۸	مکن پور کانپور	۰	فاتحۃ الفاتحہ ۱۲۹	لاہور	۵۴
ورادِ غوثیہ ۱۳۰	لکھنؤ	۸۸	فوائد سعدیہ ۱۳۱	نولکشور لکھنؤ	۰	ستر طوبیٰ شریف مجلس ہشتم ۱۳۲	شولاپور حیدر آباد دکن	۰
رسالہ کاشف الاسرار ۱۳۳	لاہور	۰	عمدۃ الطالب ذکر اولامی و الوطالب ۱۳۴	لکھنؤ	۰	نجم القطب ۱۳۵	لکھنؤ	-
زبدۃ التواریخ ۱۳۶	علی گڑھ	۰	دلیل المریدین ۱۳۷	میرٹھ	۰	تحفۂ محمد شیر رح ۱۳۸	حمیدیہ کانپور	۴۹
گنجینہ سروری ۱۳۹	لکھنؤ	۰	انوار الازکیا ترجمہ تذکرۃ الاولیا ۱۴۰	مجیدی کانپور	۰	ملفوظ حضرت سید خواجہ حکیم ۱۴۱	مکن پور کانپور	-
نجم الثاقب ۱۴۲	لکھنؤ		ملفوظ حضرت شاہ مینا رح ۱۴۳	لکھنؤ	۰	اسرار صوفیہ ۱۴۴	دہلی	۰
ریاض النور ۱۴۵	رزاقی کانپور		مرقۃ الاسرار ۱۴۶	لاہور	۰	عوارف المعارف ۱۴۷	دہلی	۰
سیر الاقطاب ۱۴۸	دہلی		تذکرۃ الاولیا ۱۴۹	دہلی	۰	سبع سنابل ۱۵۰	نظامی کانپور	۶۱ وغیرہ دیکھو
[illegible] حالات مدار [illegible] ۱۵۱			تاریخ کلیر شریف ۱۵۲	قیومی دھام پور بجنور	۳۱۰	طبقات شاہجہانی ۱۵۳	دہلی	۰
مدار معرفت سبب الاشعار ۱۵۴	فرخ آباد	-	فخر نامۂ محمدی ۱۵۵	سہارنپور	۰	تحفۂ مداریہ ۱۵۶	گوالیار	۰

نام کتاب	مطبع	صفحہ	نام کتاب	مطبع	صفحہ	نام کتاب	مطبع	صفحہ
١٥٠ ثنائے الدور غوث الاعظم	لاہور	٥٠	١٥١ تحفۃ الابرار لمدار المدار	پٹنہ عظیم آباد جنتی نگر	٠	١٥٢ ملفوظات حضرت دائرہ اجمل الہ آبادی	الہ آباد	٠
١٦٠ مرآۃ الکونین	نولکشور لکھنؤ	٣٧٠ / ٣٧١	١٦١ ثبوت سلسلہ مدار المعروف طریقت المدار	ہلالی دہلی	٠	١٦٢ ذکر حضرت زندہ شاہ مدار	تیغ بہادر [illegible] لکھنؤ	٠
١٦٣ افتخار الاولیاء	دہلی	٠	١٦٤ رسالہ سیزدہ	دہلی	٠	١٦٥ رسالہ کشف اللغات	علی گڑھ	٠
١٦٦ اجواہر الجواہر	لاہور	٠	١٦٧ سکینۃ الاولیاء	بمبئی	٠	١٦٨ مجاہدات الاولیاء	نولکشور لکھنؤ	٢٠٤
١٦٩ حقیقت المداریہ	مکن پور	٠	١٧٠ اسرار الاولیاء	دہلی	٠	١٧١ مشارق الانوار	لکھنؤ	٠
١٧٢ بغداد اولیا	دہلی		١٧٣ تاریخ [illegible]	نظامی لکھنؤ	٠	١٧٤ بوستان معرفت	کلکتہ	٠
١٧٥ فاتحہ دہوم حضرت سید بدیع الدین	بدایوں	٠	١٧٦ آثار سعیدہ	بمبئی	٠	١٧٧ سیر الاولیاء	دہلی	٠
١٧٨ تذکرۃ المشائخ	بنگلور	٠	١٧٩ وسیلہ آخرت و فضائل غوثیہ	نظیر آباد لکھنؤ	٠	١٨٠ تحقیق الحق	الہ آباد	٠
١٨١ جواہر فریدی	الہ آباد	٠	١٨٢ رموز درویشی [illegible]	مراد آباد	٠	١٨٣ مرقع درگاہ	مکن پور	٠
١٨٤ میلاد زندہ شاہ	لکھنؤ	٠	١٨٥ رہبر مکن پور	مکن پور چھکا پور کانپور	٠	١٨٦ تفسیر فتح العزیز پارہ تبارک الذی	دہلی	٣٧٠
١٨٧ مطالب [illegible]	اجمیر	٠	١٨٨ دلائل دین و دنیا	دہلی	٣٤٧	١٨٩ ملفوظات حضرت پیر نصیر الدین سجادہ	مکن پور	٠
١٩٠ [illegible]	بمبئی	٠	١٩١ تاریخ حبیب اللہ	٠	٠	١٩٢ گلدستہ [illegible]	علی گڑھ	١٢ ١٥
١٩٣ جواہر الایمان	٠	٠	١٩٤ فتوحات مکیہ	کا	٠	١٩٥ تذکرہ حصہ دوم	دار المصنفین اعظم گڑھ	٠
١٩٦ تذکرۂ دولت شاہی	٠	٠	١٩٧ لقطۃ العجلان [illegible] سیوطی	٠	٠	١٩٨ روضۃ العلما / ٢٠١ تاریخ حلب	٠	٠
١٩٩ شرح الاسماء	٠	٠	٢٠٠ تحفۃ الابرار	تاریخ ہند		٢٠٢ فہرست [illegible]	آزاد [illegible]	

تشریح حق اللہ محمد مدار

مولانا عبدالباسط صاحب قنوجی نے اس رمز کو عربی زبان میں قلمبند کیا ہے جس کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے بسم اللہ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ جاننا چاہیئے کہ جس وقت جماعت فقرا میں جماعت مداریہ کے ہر فرقے والے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں تو یہ الفاظ مخصوصہ اللہ محمد مدار اُن کے درمیان استعمال کرتے ہیں اس کے معنی مطلب سمجھنا عوام کے نزدیک مشکل ہے میں اپنی بے بضاعتی علمی کے باعث قلم اٹھانے سے قاصر ہوں البتہ جب اس قسم کا کوئی بڑا کام سامنے آجاتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے جس طرح وہ اپنی مخلوق کے واسطے ہدایت کرتا ہے۔ کامیابی بڑا سبب اور نجات وراستی اگر اس کے خلاف ہو تو اس کا قدم اس راستے پر مضبوط نہیں ہے بلکہ وہ بہ اعتبار اس دلیل کے نقصان میں پڑگیا۔ قولہ تعالیٰ والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنو و عملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر یعنی قسم ہے زمانے کی بیشک انسان نقصان میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایکدوسرے کو نصیحت کرتے ہیں۔ ساتھ حق و صبر کے پس یہ اس کی قوت واہمہ کے لئے بڑی نصیحت ہے یہاں تک اُس کی پرہیزگاری خلق کو پہونچتی ہے ابتدائے عالم سے انتہائے عالم تک پس یہی معرفت اللہ تعالیٰ کی ہے یہ مرتبہ بغیر کسی مشقت کے حاصل ہوتا ہے مگر نزدیک فقرا کے جس نے نفوسِ ثلاثہ مقررہ کو حاصل کیا ہو وہ یہ ہیں فنافی الشیخ و فنافی الرسول و فنافی اللہ۔ یہ کلمات خاص فقرائے مداریہ کے لئے ہیں یعنی اللہ محمد مدار اس میں نصیحتیں ہیں آپس میں ملاقات کے وقت کہتے ہیں اور اس کو اس معنی پر خیال کرتے ہیں یعنی بیشک تمہارا مسلک مداریہ شجرے میں ہے تو اس کو حاصل نہیں کرتا ہے مرتبہ فنافی اللہ اور اس کے رسول کا مگر فنافی الشیخ کا مرتبہ حاصل کرنیکے ساتھ وہ مدار ہے پس تجھکو حاصل کرنا چاہیئے میں لفظ مدار کو مخاطب کرکے قبول کرتا ہوں میں مرتبہ فنافی الشیخ کا حاصل کرنے میں مشغول کیا گیا اس حکم کے مطابق اور اس میں بعض نے لفظ حق زیادہ کیا ہے (بہ فتح قاف) اس طرح کہتے ہیں حق اللہ محمد مدار پس اس کا اندازہ اس طرح سے لگاتے ہیں کہ جو کہ وہ حق اللہ کا اسکی معرفت کے ساتھ اور حق محمد کا اس کی

فرماں برداری کے ساتھ اور حق مدار کا اُس کی تابعداری کے ساتھ پھر مخاطب کرکے اس قول کے ساتھ اقرار کرتے ہیں یعنی دم مدار بلفظ دم بمعنی ساعت کے استعمال ہوتا ہے یعنی میں مشغول ہوا ہر ساعت شیخ کی تابعداری و نگرانی میں جس طرح شیخ اپنی قوم یعنی مریدوں میں مثل نبی کے ہوتا ہے اس اُمت میں پس اُسکی تابعداری اطاعت رسول ہے اور رسول کی تابعداری مولا کی تابعداری پس اس طریقے سے ظاہر ہوگیا سبب رجحان فقرائے مداریہ کے اس طریقے اور اصطلاح جاریہ کا اس طریقے کو ان کے سوا کسی فقرا نے نہیں شامل کیا۔ مگر کثرت سے اس قول کے مطلب کی موافقت کرتے ہیں یعنی اللہ محمد مدار اس قرار داد کے مطابق جو میں نے بیان کیا بقولہ تعالیٰ وتواصوا بالصبر۔ اس سے مراد فنا کی ہے موافقت کرتا ہے یہ قول یعنی حق اللہ محمد مدار۔ بقولہ تعالیٰ وتواصوا بالحق۔ اس کا مطلب ادا ہو جائے حق فنا کا مترجم حاجی سید نبی حسن صاحب مکن پوری مکتوب سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی حمید الدین ناگوری لکھتے ہیں کہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار بلفظ مدار سے ملقب ہوئے ہیں مدار تمام عالم علوی و سفلی میں ایک ہوتا ہے۔ اور نظام عالم اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ شعر۔ سب اولیا ہیں خدا کے ہمہ صفت موصوف مدار کار خدا ہے مدار پر موقوف

آپ کا اسم گرامی حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب، قطب المدار، قطب العالم، قطب الکبریٰ قطب الارشاد ہے۔ آپ کو قطب اکبر بھی کہتے ہیں اور اس کی تکمیل و تلقین حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مقام بندر کھمارچ بالائے کوہ زرنگار بدائی کتب مذکورہ آپ اویسی مشرب بھی ہیں۔ ایسا شخص ظاہری پیر و مرشد کی حاجت نہیں رکھتا۔ آپ کے علاوہ چھ اویسیہ مشرب کے اور بھی اولیائے کرام ہیں جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ (۱) حضرت اویس قرنی ؓ (۲) حضرت نجم الدین کبریٰ (۳) حضرت ذوالنون مصری (۴) حضرت سلمان فارسی (۵) حضرت نظام الدین (۶) حضرت حافظ شمس الدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ منجملہ سات اویس ہوئے اور کتاب بحر المعانی کے چودھویں مکتوب میں لکھا ہے کہ قطب عالم کو فیض حق تعالیٰ سے بواسطہ ہوتا ہے اور قطب عالم کا لقب قطب المدار ہے جس وقت قطب المدار سلوک میں ترقی کرے۔ مقام فردانیت میں پہونچکر حیات جاودانی حاصل کرتا ہے تو اس کے مصداق ہو جاتا ہے کہ اِنَّ اولیا اللہ لَا یَمُوتُونَ بَل یَنتَقِلُونَ مِن دَارٍ اِلٰی دَارٍ۔ یعنی اللہ کے ولی نہیں مرتے ہیں بلکہ اس جہان سے اُس جہان کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ مدارج قطب المدار میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ قطب المدار اقطاب کو مقام قطبیت سے معزول کر سکتا ہے قطب المدار ایک ہے

اس کا نام عبد اللہ ہے بڑے شہر میں رہتا ہے اس کا فیض ارض و سما میں ہے اور جو اقطاب ہیں وہ سب قطب المدار کے تابع ہیں قطب المدار مقام معشوقیت سے مقام اللہ الصمد یعنی صمدیت میں پہونچتا ہے اور یہ بات بھی دیکھی گئی کہ موجودات کا وجود خواہ علوی ہو یا سفلی قطب المدار کے وجود سے ہے اور موجودات علوی و سفلی قطب المدار کی برکت سے موجود ہیں پس جاننا چاہیئے کہ اقطاب بہت ہیں جو چشم ظاہرہ سے پوشیدہ ہیں مرتبہ معشوقیت کی حد یہ ہے کہ معشوق جو کچھ کہے وہ اللہ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ پورا کرے جو حکم ملائکہ پہ نازل کرے بدوں رضائے قطب المدار وہ نہیں کرتا بلکہ لوح محفوظ سے محو کر دیتا ہے۔

راقم الحروف نے یہ عبارت بحر المعانی مصنفہ میر جعفر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی قلمبند کر دی (العلم عند اللہ) سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب میں لکھا ہے کہ اگر اس عالم میں اقطاب کا وجود قائم نہ رہے تو تمام عالم زیر و زبر ہو جائے جب قطب ترقی حاصل کر کے قطب وحدت پہ پہونچتا ہے پیغام معشوقیت سے سرفراز ہو جاتا ہے اور اگر خانہ اقطاب کو ولایت کے درجے سے بھی معزول کر سکتا ہے اگر وہ اس کو دوسرے حال میں بھی مقرر کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت قطب المدار مع خلفائے باوقار کے جب ملک خراسان میں تشریف لے گئے ایک گوشہ میں قیام فرمایا آنحضرت کے خلیفہ حضرت سید جمال الدین عرف جان من جنتی اس شہر میں سیر کرنے کے لئے گئے نصیر الدین جو اس شہر کے قطب تھے ملاقات ہوئی جمال الدین نے کہا کہ اے عزیز۔ تو اس جگہ کا قطب ہے اور اس قدر بے خبر بیٹھا ہے۔ اس شہر میں قطب المدار وارد ہوئے ہیں اُٹھ اور اُن کے آستانہ فیض شمامہ پہ حاضر ہو کر خدمت کر چونکہ وہ تمام قطبوں کے پیشوا ہیں یہ بات سُن کر نصیر الدین نے غرور میں آ کر بیساختہ جواب دیا کہ تیرے مانند میں نے بہت دیوانے دیکھے ہیں جا اپنا کام کر اس کلام سے جمال الدین رنجیدہ ہو کر اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت قطب المدار نے کُل حال جمال الدین سے لفظ بہ لفظ بیان کر دیا کہ تم سے جو نصیر الدین نے غرور میں آ کر گستاخانہ حرکت کی ہے تو اس کو میں نے یہ سزا دی ہے کہ اُس میں جتنی کرامات تھی وہ میں نے سلب کر دی یہ بات سُن کر جمال الدین بہت خوش ہوئے جب نصیر الدین نے دیکھا کہ مجھ میں وہ کرامات نہیں آنحضرت کے آستانہ فیض شمامہ پہ آئے بہت عاجزی و منت کرنے لگے آنحضرت نے جواب دیا کہ تم نے جمال الدین کو ناخوش کر دیا اور مغرور ہو گئے اس سبب سے وہ نعمت تم سے ہم نے لے لی۔ اگر تم جمال الدین سے اپنی خطا و قصور معاف کراؤ وہ نعمت تم کو مل جائے گی یہ بات سُنکر نصیر الدین سید جمال الدین کے پیروں پر گر پڑے کہا آپ ہماری گستاخی معاف کر دیجے سید جمال الدین نے خطا معاف کر دی۔

آنحضرت کے روبرو لا کر حاضر کیا آنحضرت نے پھر دوبارہ نصیر الدین کو وہ نعمت عطا کر دی اور اس جگہ کا قطب کر کے مُرید کر دیا۔ اس واقعہ کی مکمل کیفیت کتاب سیرۃ الانصاب میں مندرج ہے

مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر فتح العزیز صفحہ ۳۰۷ میں لکھا ہے کہ موجودات کا وجود قطب عالم کے وجود کے ساتھ ہے قطب عالم کو بغیر کسی واسطے کے حق تعالیٰ سے فیض پہنچتا ہے اُس کو قطب المدار۔ قطب عالم۔ قطب الاقطاب۔ قطب الاکبر وغیرہ کہتے ہیں آیت یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا یعنی جس دن ہلائی جائے گی زمین اور پہاڑ اور پہاڑ ہو جائیں گے ریزہ ریزہ قطب المدار کی موت کے باعث۔ مخدوم شیخ ابو الفتح نے قطب المدار سے پوچھا کہ مدار کیا خطاب ہے اور اس کا مخاطب کون ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ مدار سپرد فقر مختار کارخانۂ الٰہی ہوتا ہے اور وہ شخص جو حییّ و قیوم کی صفت کے ساتھ متصف ہو اُس کو مدار کہتے ہیں اور خطاب مدار کے ساتھ اس کا لقب بیان کرتے ہیں۔ (از کتاب تحفۃ الابرار از راقم العلیم عفی اللہ)

روایات صوفیہ سے ثابت ہے کہ حضور مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قطب المدار وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ کی طرف بلا واسطہ فیض پہنچتا ہے پھر اس سے قطب الاوتاد کو پھر ابدال کو پھر قطب الارض کو پھر قطب ولایت کو پھر نقبا و نجبا کو درجہ بدرجہ پھر زاہدوں عابدوں کو پھر تمام عالم کو فیض پہنچتا ہے۔ شیخ عالم مولانا عبد الحق محقق راسخ دہلوی کہتے ہیں کہ مدار وہ ہے کہ جس سے بلا واسطہ عالم کو فیض حاصل ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ فیض حاصل کرتا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مدار وہ ہے کہ جس کا وجود مخلوق کی ہر شئے پر دورہ کرے۔

ف: مولانا مرحوم نے اس آیت کی اس طرح تفسیر کی وہ یہ ہے۔

سرکارِ سرکاں حضرت سید بدیع الدین کی ولادت اور سفر نامہ

آپ کے والد ماجد حضرت سید قاضی قدوۃ الدین عرف علی حلبی فرماتے ہیں کہ میری پیشانی پر نور ولایت کی درخشانی تھی آخر ایک رات خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عنایت سراپا ہدایت کے ساتھ فرمایا کہ اے سید علی حلبی کہ تیری پیشانی پر جو نور ولایت کی درخشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھکو بیٹا نامدار موسوم بہ بدیع الدین قطب المدار عطا فرمائے گا کثرت سے اس سے تصرفات و کرامات ظہور پذیر ہوں گے میری آنکھ اس خوشخبری سے کھل گئی میں رحمت الٰہی کا منتظر رہا بعد چند روز یکم شوال المعظم بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق سنہ ۲۴۲ ھ شہر حلب میں حضرت سید بدیع الدین

قطب المدار نے اپنے قدم سے میر مکان کو نور ولایت سے منور کردیا جس کا مادّہ پیدائش
صاحب عالم ہے۔ آپ سادات حسنی و حسینی سے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
آپکے والد کو عالم رویا میں بتایا کہ اس مولود کا نام بدیع الدین ہے بوقت پیدائش کثرت سے
عجائبات ظہور میں آئے۔ چنانچہ آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا وحدانیت و رسالت کی
گواہی دی۔ سامعین کو سنکر کمال تعجب ہوا خانۂ علی حلبی روشن ہو گیا حسب روایت سیّد ادریس
حلبی قدس سرہ کا تشریف لانا اور جناب سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
روح پر فتوح معہ آئمہ اطہار و اصحاب کبار رضوان علیہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے خانۂ سید علی حلبی کو
قدوم میمنت لزوم سے منور و مشرف فرمایا اور ایک ندائے غیبی حضرتی ولی اللہ گوش زد ہوئی
اور حضرت خضر علیہ السلام نے مبارکباد دی آپ نے اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ اس سبب سے
نہ پیا کہ قریب مکان سود خوار کا تھا اور ایک بکری بوڑھی جو کہ بچہ دینے سے معذور تھی وہ
شیر دار ہو گئی اس قسم کے عجائبات ظہور میں آئے جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ ولی ازلی ہے
ایسے امورات کا وقوع ہونا تعجب نہیں تخلیق عام و خاص میں یہی فرق ہے حالات و عادات
مقربانِ بارگاہ الوہیت و محبوبانِ بارگاہ صمدیت کے یکساں نہیں ہوتے۔ منقول ہے کہ جب
آپ کی عمر پانچ سال کی ہوئی آپکے والد ماجد نے تربیت و تعلیم کے واسطے استاد کو تلاش کرکے
حضرت مولانا حذیفہ کہ اس زمانے کے علامۂ روزگار تھے آپ کی تعلیم کے لئے تجویز کئے
گئے آپ نے روز مکتب نشینی حرف الف کے پڑھنے میں اس کے معنی خود اظہار فرمائے
جب آپ مکتب میں تشریف لاتے تھے تو طفلِ قوہٰذی ولی اللہ کی آواز آتی تھی اور بھی
کرامتیں ظہور پذیر ہوتیں تھیں۔ مولانا حذیفہ شامی فرماتے ہیں کہ میں نے عالم رویا میں دیکھا
کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ لڑکا کامل ولی اللہ ہوگا المختصر آپ چودہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے
جملہ علوم میں تجربہ حاصل کرلیا اور مرتبۂ کمال پر پہنچے اس زمانے کے مشاہیر میں داخل ہو کر
شہرۂ آفاق ہو گئے اور بعض نوادر علوم سے مثل ہیمیا و سیمیا و ریمیا وغیرہ میں اس طرح
دست رس تھا کہ دوسرا نہ تھا۔ آپ جس وقت علوم ظاہری سے فارغ ہو گئے تو آپ کے
دل میں مولائے تعالیٰ جلّ جلالہٗ کی محبت جاگزیں ہوئی اور ذوق معرفت الٰہی و زیارت
حرمین کا جذبہ پیدا ہوا اپنے استاد اور والدین سے اجازت طلب کی تو آپ کے والد ماجد نے
آپ کو سلسلۂ جعفریہ مداریہ میں داخل فرما کر اذن زیارت بیت اللہ شریف سے نوازا اور آپ نے

حلب سے کوچ فرمایا اثنائے راہ میں آپ کو اک غار تیرہ و تار نظر آیا اُس میں معبود حقیقی کی عبادت کے واسطے قیام کیا ناگاہ آپ کے کان میں آواز آئی کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی عرف طیفور شامی بہ اذن الٰہی دارالسّلام میں تمھارے منتظر ہیں جاؤ اور اُنکی خدمت میں حاضر ہو یہ صدائے غیب سُنکر آپ دارالسّلام پہونچے اور حضرت بایزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ حق پرست پر صحن بیت المقدس میں شب جمعہ بتاریخ ۲۷ رجب المرجب سنہ ۲۵۹ھ کو سلسلۂ طیفوریہ میں بیعت کی اور وہاں سے جانب مکہ شریف روانہ ہوئے اور حج فرمایا بعد فراغت حج بیت اللہ دربار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دی اور سلام عرض کیا آواز آئی وعلیکم السلام یا نبی آپنے مرقدِ مبارک کو بوسہ دیا مزار فیض انوار سے آنکھیں ملیں اور سات مرتبہ طواف کرکے درود خوانی میں مصروف ہوگئے اسی شب کو عالم روحانی میں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی حضور نے جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ یہ جوان تمھاری نسل سے ہے سعید ازلی ہے روز میثاق سے اللہ تعالیٰ نے اسکو مقام صمدیت و محبوبیت عطا کر کے مدار العالمین کیا ہے۔ (آیت) فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ جس طرح انبیاء و مرسلین میں مجھے فضیلت بخشی ہے اسی طرح زمرۂ اولیاء میں اسکا مرتبہ بلند فرمایا ہے اس کے سینے کو تعلیم عرفان و اسرار الٰہی سے بھر دو چنانچہ بموجب ارشاد رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی مرتضیٰ شیر خدا نے آپ کو اسرار باطنی سے مالامال فرما کر حضور سیّد المرسلین کی خدمت میں پیش کیا آپ نے بھی بہ کمال رحمت جو کمی تھی وہ پوری فرما دی (آیت) ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (ترجمہ) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ فضل و حکمت والا ہے۔ ارشاد ہوا کہ ملک ہندوستان کفرستان جاؤ گم گشتگان۔

بادیہ ضلالت کو راہ راست پر لاؤ حق تعالیٰ تمھارے فیض و ہدایت کی برکت سے دین اسلام کو روشن کریگا کیونکہ حق تعالیٰ نے تم کو مدار العالمین کیا ہے اقطاب و غوث ابدال واوتاد و نقباء و نجباء وغیرہ کو تمھارے تابع کیا ہے جو نعمتیں تم کو حاصل ہیں کسی ولی کو حاصل نہیں آپ بہ ہدایت ارشاد رسول ہدایت و ارشاد و تلقین فرماتے ہوئے خلق اللہ کو راہ حق بتاتے ہوئے بھرے سے جہاز پر سوار ہوئے اہل جہاز جو کفار و مشرکین تھے انھیں پیغام حق سُنایا۔ اس گروہ بد عقیدہ و دشمنان دین نے کوئی توجہ نہ کی باہم گفتگو شروع کر دی کہ

اس فقیر کو غرق آب کردو بہ مشیت الٰہی وہ جہاز طوفانی ہو کر تباہ ہو گیا۔ ایک تختے پر چودہ آدمی باقی رہ گئے۔ باقی سب اپنی بداعمالی کے سبب غرق ہو گئے آپ باقی لوگوں کو سمجھاتے تھے کہ تم لوگوں کو حق تعالیٰ نے کیسا بچالیا اب بھی کفر و شرک سے باز آؤ اس کی وحدانیت پر ایمان لاؤ کیا عجب ہے کہ وہ اپنی رحمت و عنایت سے ساحل نجات پر پہونچا دے اور اس ورطۂ ہلاکت سے بچالے لیکن اُن بدبختوں نے آپ کی بات نہ مانی۔ شعر

نصیبی نیست از اہل کرم برگشتہ بختاں را
کہ ہرگز پر نسازد کاسۂ گرداب را دریا

۔ آخر وہ لوگ شدت بھوک سے راہی عدم ہوئے آپ تن تنہا رہ گئے ناخدائے حقیقی نے تختے کو ساحل پر پہونچا دیا تختے سے اُتر کر ایک جنگل میں گذر ہوا دو ابدال صحرائی سے آپ کی ملاقات ہوئی دونوں نے آپ کو ایک کوہ پر پہونچا دیا وہاں ایک باغ غیرتِ رضوان نظر آیا جب آپ اس باغ کے قریب پہونچے دیکھا کہ باغ کے دروازے پر ایک پیر مرد خوشکل نورانی تشریف رکھتے ہیں آپ کا نام لیکر سلام کیا اور فرمایا کہ ہمارے آقا آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ آپ میرے نام سے واقف ہیں انھوں نے تبسم فرما کر کہا کہ آپ وہ شخص ہیں کہ تمام عالم علوی و سفلی آپ کے نام سے واقف ہے اور باغ کے اندر داخل ہونے کو اشارہ کیا جب آپ اس باغ کے اندر داخل ہوئے دیکھا کہ ایک مکان جنت نشان نہایت عظیم الشان ہے جس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے پر ایک پیر مرد بزرگ استادہ ہے۔ ہر ایک نے آپ کو سلام عرض کیا غرض جب آپ ساتوں دروازے طے کر کے داخل مکان ہوئے دیکھا کہ ایک تخت رفیع الشان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جلوہ افروز ہیں آپ کو بہ کمال شفقت آغوشِ عاطفت میں بٹھایا بعد ازاں ایک شخص ایک ہاتھ میں طعام دوسرے ہاتھ میں لباس لئے ہوئے حاضر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست حق پرست سے اس طعام لطف کے نو لقمے کھلائے جن کے کھاتے ہی تمام حال از عرش تا ثریٰ منکشف ہو گیا ارشاد فرمایا کہ اب تم کو تا زیست کھانے پینے کی خواہش نہ ہوگی دستار و پیراہن اور نقاب مرحمت فرمایا حکم ہوا کہ یہ کبھی پرانا اور میلا نہ ہوگا۔ بعد اس واقعہ کے نہ وہ باغ نظر آیا نہ وہ سامان آخر کار آپ وہاں سے دوگانہ ادا کر کے آگے بڑھے اور ایک پہاڑ پر پہونچکر دعائے بشمخ کا ورد کیا غیب سے ایک تخت بالائے ہوا نمودار ہوا اُس پر آپ سوار ہو کر نواحی گجرات

Scanned with CamScanner

وغیرہ میں ہدایت فرماتے رہے۔ یہ دورہ گجرات ومالوہ کے علاقے ہی میں ختم کرکے مکہ شریف تشریف لے گئے اور حج فرماکر دربارِ حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دیتے ہوئے ملابار کے راستے سے ہندوستان تشریف لائے۔ کیرل۔ کوچین۔ مدراس۔ تلنگانہ وغیرہ کے علاقے میں ایک مدت رشد وہدایت فرماتے رہے پھر حج بیت اللہ کی نیت سے حجاز کی طرف سفر فرمایا اور زیارت حرمین شریف سے مشرف ہوکر نجف اشرف کی طرف روانہ ہوئے۔ اس سفر میں جب آپ نے بغداد شریف میں ورود فرمایا تو اس وقت حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی پر اسمائے جلالی کا ظہور تھا جب آپ کی نظر اچانک آسمان کی طرف اٹھ جاتی تھی تو فضا میں اڑتے ہوئے پرندے جل بھُن کر کباب ہو جاتے۔ حضرت سیّد بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کیفیت جلال کو ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا دیا آنجی) ہمیں اور آپ کو اپنے جدّ امجد حضرت سیّد المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا چاہیے کہ آپ میدان طائف میں کفار کی سنگ زنی سے زخمی تھے اور آپکی پنڈلیاں لہو لہان تھیں اُس وقت بھی آپ نے اُن لوگوں کے لئے دعائیں کیں ہمارا کام یہ نہیں کہ مخلوق خدا کو ہم سے نقصان پہونچے آپ کا یہ فرمانا تھا کہ حضرت غوث الثقلین کی کیفیت جلال جمال سے بدل گئی اس طرح فیضانِ مدار حضرت غوث الصمدانی تک پہونچے وہاں سے آپ نجف اشرف ہوتے ہوئے آرمینیہ۔ بیروت اور شام وروم کے متعدد علاقوں میں تبلیغ اسلام کرتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے اور ایک مدت قیام فرماکر بہ نیت حج بیت اللہ دیارِ عرب کی طرف متوجہ ہوئے اور حج وعمرے کے بعد مدینہ طیبہ وکربلا شریف ہوتے ہوئے بغداد شریف پہونچے اس مرتبہ حضرت بی بی نصیبہ کے حق میں صاحب اولاد ہونے کی دعا فرمانے کا واقعہ پیش آیا۔ وہاں سے نجف اشرف حاضر ہوئے اور بارہ سال کا چلہ فرمایا۔ پھر بغداد شریف تشریف لائے تو حضرت سیّد محمد جمال الدین جان من جنتی کے دوبارہ زندہ ہونے کی کرامت ظہور میں آئی جس کا ذکر آئندہ صفحات میں ہے بغداد شریف سے خراسان وایران وکابل سے گزر فرماتے ہوئے درۂ خیبر کے راستے سے ہندوستان تشریف لائے۔ پشاور وپنجاب وکشمیر سے اجمیر تک گشت فرمایا اجمیر میں جب آپ نے تاراگڈھ کی چوٹی پر قیام فرمایا تو حضرت حسن خِنگ سوار۔ اور اُن کے ساتھی رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کی نعش ہائے مبارک کی تدفین کا واقعہ رونما ہوا۔

جو آگے کتاب ہذا میں قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں گے۔ یہ واقعہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ کے ورودِ مسعود سے لگ بھگ سو برس پہلے کا ہے اسطرح آپ نے سات حج ادا فرمائے اور ہندوستان کے گوشے گوشے میں ہدایت و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ بیرون ہندوستان بھی ایشیا و افریقہ کے ممالک میں آپ کے ورود مسعود کی نشانیاں اب بھی ملتی ہیں ساتویں حج سے فراغت فرما کر آپ عراق و ایران کے راستے سے مکران ہوتے ہوئے تشریف لائے اور اجمیر میں کوکلا پہاڑی پر قیام فرمایا حضرت خواجہ اجمیری جو اجمیر میں تشریف لا چکے تھے اور قیام فرما تھے انھوں نے کوکلا پہاڑی پر پہونچکر بطریقہ روحانی آپ سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کا ذکر مختلف کتابوں نے اخذ کرکے قلمبند کیا گیا ہے جو قیام اجمیر کے ذکر میں آئیگا یہ آخری سفر سنبھل، نشکارپور، کالپی۔ لکھنؤ، جون پور۔ کنتور سے لیکر آخری آرام گاہ یعنی سرزمین مکن پور شریف میں ختم ہوا۔

آپ کے خوارق عادات اور اوصافِ حمیدہ!

زہد و اتقا میں آپ کو اللہ تبارک تعالیٰ نے وہ کمال عطا فرمایا تھا کہ آپ زمرۂ اولیائے کرام میں امام المتقین کہلائے۔ آپ مدت العمر مقام صمدیت میں رہے اور اسی میں وفات پائی آپ کے استغنا کا عالم یہ تھا کہ کسی امر میں بھی بجز رب تبارک تعالیٰ کے کسی کے محتاج نہ تھے یعنی پوری زندگی آپ کو نہ کسی چیز کی ضرورت ہوئی اور نہ کسی سے بھی مدد لینے کا موقع آیا یہاں تک کہ آپ فرماتے ہیں دو قرن سے زیادہ وقت گذرا کہ میں نے اپنے ہاتھ کو بھی یہ زحمت نہ دی کہ وہ لقمہ بنا کر میرے منھ میں رکھے آپ ہمیشہ خلوت میں رہتے تھے اس لئے کہ قرب خداوندی کا پرتو آپ پر اس قدر تھا کہ جس کی تاب عوام تو کیا خواص بھی نہ لا سکتے تھے بغیر آپ کی مرضی اور اذن کے کوئی بھی آپ کے قریب نہ پہونچ سکتا تھا اس لئے کہ اسرار باطنی کے آپ مظہر اتم تھے ایک مرتبہ قاضی حسام الدین سلامتی بغیر اجازت خلوت خاص میں باریاب ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ بے ادب معرفت خدا سے دور رہتے ہیں حضرت حسام الدین سلامتی نے عرض کیا حضور بے ادبی اختیار کی تب ہی تو یہاں تک پہونچا آپ نے فرمایا سلامتی سلامتی

اسی دن سے حضرت حسام الدین کا یہ لقب ہو گیا بیشتر اوقات حضرت سید طاہر رح آپ کے حضور میں باریاب رہتے تھے آپ نے پوری حیات مبارک میں صرف تیئس ۲۳ سال کھانے پینے سے سابقہ رکھا پھر بفضلہ تعالی حضرت سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے طعام ملکوتی کے نوالے کھا کر اکل و شرب سے مستغنی ہو گئے اور روزہ داروں کی طرح پوری زندگی گذاری جب بھی کسی بزرگ نے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا الدنیا یوم ولنا فیہا صوم ترجمہ دنیا ایک دن ہے اور میں ہوں اس میں روزہ دار۔ روزے میں صرف کھانے پینے اور حق ازدواج ادا کرنے سے پرہیز فرض ہے اور آپ کو تو لباس بدلنے یا دھونے کی بھی ضرورت نہ تھی کھانے پینے کے مکمل پرہیز کی وجہ سے آپ کے جسم مبارک پر مکھی بھی نہ بیٹھتی تھی اس لئے کبھی کسی مرید و خلیفہ کو بھی آپ کی خدمت بجا لانے کی سعادت حاصل نہ ہوئی اللہ تبارک تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کریمی کا مظہر اتم آپ کو بنایا تھا اسی لئے آپ ہر ایک کی مدد فرماتے تھے اور آپ کو سوائے اپنے رب کے کسی کی اعانت کی ضرورت نہ ہوئی اللھم صلی علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ مدار البدیع الکریم ابن الکریم وبارک وسلم آپ کے چہرۂ انور پر یکے بعد دیگرے سات نقاب آراستہ رہتے تھے جیسے حضرت محمد حسن چشتی صابری رامپوری نے کتاب آئینہ تصوف میں تحریر فرمایا ہے جس کا ذکر آگے آئیگا آپ کی سب سے بڑی کرامات یہ تھی کہ رب تبارک تعالی نے آپ کو وہ منصب عطا فرمایا تھا کہ آپ سالکان راہ حق میں سے جسے بھی جس منزل میں پاتے تو اس کی اعانت فرما کر اسے اس مقام سے آگے بڑھا کر منزل کمال پر پہونچا دیتے تھے چنانچہ بہت سے عارفان باللہ کی آپ نے تکمیل فرمائی اور آج بھی سالکان راہ عرفان آپ کے مزار مقدس سے اعانت حاصل کر کے منزل کمال پر پہونچتے ہیں نمونتاً دو واقعے ہدیہ ناظرین کر رہا ہوں حضرت حسن معیز بلخی رح حضرت احمد یحیی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں عارف المعارف کا درس حاصل کر رہے تھے کہ وحدت الوجود کا مسئلہ سامنے آیا تو جناب یحیی منیری رح نے فرمایا کہ اس نواح میں عنقریب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رح کا ورود مسعود ہو گا وہ وحدت الوجود کے حقیقی معنی تعلیم فرمائیں گے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ درس حاصل کرنا جب آپ نے جونپور میں قیام فرمایا اور آپ کے قیام فرمانے کی

خبر حضرت معین بلخی کو ہوئی تو یہاں سے سفر کر کے جون پور آئے خلفا و مریدین حجرے شریف کے ارد گرد قیام فرماتے تھے اُن میں شامل ہو کر قیام پذیر ہو گئے اور باریابی کا انتظار کرنے لگے ناگاہ ایک دن حجرے شریف سے آواز آئی حسن بیا۔ یہ مژدہ جانفزا سنکر حسن نام کے جتنے بھی اصحاب حاضر تھے سب حجرے کی جانب بڑھنے لگے کہ پھر آواز آئی (حسن معین بیا) تو آپ فرط مسرت سے جھومتے ہوئے بارگاہ قطب المدار میں داخل ہوئے اور حضور میں پہونچے تو سرکار نے اپنے چہرہ مبارک کے نقاب کو جنبش دی انوار و تجلیات کی بجلی سی چمکی اور حسن المعین (انت الحق کہکر بیہوش ہو گئے اسکے معنی یہ ہیں کہ نعوذ باللہ سرکار کے چہرہ انور میں جلوہ معبود نظر آیا بلکہ حضور کے جمال اقدس کی شعاع پڑتے ہی حضرت حسن کے قلب اطہر پر جو علوم حاصلہ کا حجاب اکبر تھا ہٹ گیا اور عرفان حق حاصل ہو گیا اس طرح وحدت الوجود کے حقیقی معنی ذہن معین بلخی پر منکشف ہو گئے۔ دوسرا واقعہ حضرت سیدنا غوث الثقلین حضرت محی الدین عبد القادر جیلانی محبوب صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیفیت جلال جمال سے بدلنے کا ہے جیسے کتاب ہذا میں آپ پڑھ چکے ہیں اس طرح کے سیکڑوں واقعات ملفوظات بزرگان دین میں ملتے ہیں

تفصیل سلسلۂ مہدویہ مداریہ

از کتاب فصول مسعودیہ حضرت مسعود علی قلندری کاکوری نے ارشادات بزرگان دین کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے کہ سلسلۂ مہدویہ مداریہ حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح جاری ہوا جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطریق روحانی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمایا تو روح پاک مرتضیٰ نے روح مرعود کے سپرد کیا اور عالم ارواح میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے آپ نے کتب سماوی اور تمام مرسلین کے صحیفوں کی تعلیم حاصل کی اور انھوں نے انہی بیعت سے بھی سرفراز فرمایا یہ سلسلۂ نسبت بھی سلاسل عالیہ مداریہ میں ہنوز جاری ہے اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ آخر زمانے میں تمام سلاسل چشتیہ قادریہ سہروردیہ نقشبندیہ قلندریہ جیدریہ وغیرہم اسی سلسلۂ مداریہ میں مدغم ہو جائیں گے اور وہ آخری شخص اللہ کا ذکر کرنیوالا کہ جسکی

خبر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وارد ہوئی ہے جس کی وفات کے بعد قیامت آجائیگی وہ سلسلۂ مہندویہ مداریہ ہی کا فرد ہوگا۔

تفصیل سلسلۂ اویسیہ مداریہ

کتاب آئینہ تصوف میں جناب محمد حسن صابری چشتی رامپوری تحریر فرماتے ہیں کہ اویسیہ مداریہ باضابطہ ایک سلسلہ ہے جو حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاری ہوا اس سلسلے میں براہ راست حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضاب ہونا یعنی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے افضال سے بلاواسطہ فیضاب ہونا شرط ہے۔ اس سلسلے میں داخل ہونے والے اس وقت تک اپنے آپکو صاحب نسبت کہنے کے مجاز ہیں جب تک محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ ہوجائے مبتدعین کو عالم رویا میں اور متوسلین کو عالم مثال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر بیعت ہونیکا شرف حاصل ہوتا ہے اور کاملین عالم حقیقت میں اسی طرح بیعت ہوتے ہیں کہ جس طرح تحت الشجر صحابہؓ کرام نے بیعت کی تھی جس کا ذکر سورۂ فتح میں وارد ہوا ہے یہ ہر وقت اور ہر آن عالم حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں حاضر رہتے ہیں اور کسب فیض فرماتے ہیں اس مرتبے کے لوگ درباری کہلاتے ہیں چنانچہ خلفائے عالیہ مداریہ میں بہت سے حضرات ایسے گذرے ہیں جو درباری کے لقب سے مشہور ہوئے اس سلسلہ کا شجرہ اللہ محمد مدار ہے جب حضرت قاضی محمد مطہر قلہ شیر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے عرض کیا کہ سلسلہ کی نسبت سے آگاہ فرمائیں تو آپ نے فرمایا اکتب اسمک ثم اسمی ثم اسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنا نام لکھو اور میرا نام لکھو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لکھو یہی شجرہ اور سلسلہ ہے۔ یہ شجرہ اہل طبقات کے اتنا زبان زد ہوا کہ بطور سلام استعمال ہوتا ہے جس کی تشریح مولانا عبد الباسط قنوجی نے فصاحت کے ساتھ فرمائی ہے جس کو ہم اس کتاب کے شروع میں تحریر کر چکے ہیں۔

نوازش مدار بی بی نصیبہ پر

کتاب سیر المدار۔ ظہر العارفین۔ مطبع نولکشور لکھنؤ میں مولانا ظہیر احمد صاحب بدایونی

لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ حضرت بی بی نصیبہ تھیں شوہر کا نام سید محمود تھا بی بی نصیبہ لاولد تھیں آپ کے حق میں سید نا عبد القادر جیلانی نے کئی مرتبہ دعا کی وظیفہ بھی بتلایا۔ آپ نے بڑی جانفشانی سے پڑھا پھر بھی کچھ اثر نہ ہوا ایک روز نہایت رنجیدہ ہو کر اپنے بھائی شیخ عبد القادر جیلانی سے عرض کیا کہ میرا مطلب آپ سے کچھ نہ نکلا جواب دیا کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُونٌ بِاَوْقَاتِهَا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا وقت مقرر کیا ہے میرے علم میں ہے کہ یہ تقدیری معاملہ ہے یہ کام مجھ سے نہ ہوگا روز میثاق سے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی قبولیت حضرت سید بدیع الدین قطب مدار کی ذات والاصفات پر موقوف رکھی ہے، اے بہن غم نہ کرو عنقریب وہ ہمارے شہر بغداد میں وارد ہونگے انکی دعا سے تمہارا مطلب برآئیگا۔ الغرض حضرت سید بدیع الدین قطب مدار بغداد در رونق افروز ہوئے بی بی نصیبہ خبر آمد سنکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں حضرت سید بدیع الدین قطب مدار نے فرمایا کہ میں تمہارے آنے کا دلی مقصد جانتا ہوں تمنائے اولاد کے لئے میری دعا کی خواہش مند ہو بی بی نصیبہ نے عرض کیا سچ ہے حضرت قطب مدار نے فرمایا تم ایک لڑکے کی تمنا۔ کہتی ہو میری دعا سے حق تعالیٰ تم کو اپنے فضل سے دو بیٹے عطا کریگا ایک لڑکا مجھکو دینا اور ایک تم رکھنا بی بی نصیبہ نے جواب دیا دونوں لڑکے آپ کے ہیں میں صرف بے اولادی کا نام مٹانا چاہتی ہوں قطب مدار نے دعا کی اے پروردگار عالم اس نصیبہ کا نصیبہ کھول دے اور دو لڑکے صالح عطا فرما قطب مدار کی دعا بارگاہ ایزدی میں مستجاب ہوئی جیساکہ مولانا روم فرماتے ہیں۔

اولیا راہست قدرت از الٰہ ⁂ تیر جستہ باز گرداند ز رہ

حضرت قطب مدار بغداد سے مزارات آئمہ اطہار پر گئے عرصہ تک عبادت حق میں مشغول رہے اس درمیان میں یکے بعد دیگرے بی بی نصیبہ کے دو لڑکے پیدا ہوئے بڑے فرزند کا نام سید محمد چھوٹے کا سید احمد قرار دیا جب آپ بغداد واپس آئے تو بی بی نصیبہ خبر سنکر آستانے پر حاضر ہوئیں حضرت قطب مدار نے مبارکباد دینے کے بعد فرمایا کہ اے ہمشیرہ ایفائے وعدہ کر بڑا بیٹا مجھکو عنایت کر عرض کیا بڑا بیٹا مر گیا چھوٹا موجود ہے آپ نے فرمایا کہ تمہاری زبان تم کو مبارک مگر بڑے صاحبزادے سید محمد جو کسی غرض سے مکان کی چھت پر گئے تھے دفعتاً پیر پھسلا جاں بحق ہوئے یہ خبر حیرت انگیز سنکر بی بی نصیبہ کے ہوش گم ہو گئے۔ مکان آئیں بیٹے کی نعش دیکھ کر زار زار رونے لگیں دل میں یہ خیال تھا

کہ میں نے بڑی غلطی کی کہ ولی اللہ کے روبرو بد عہدی کی جس سے یہ سانحۂ عظیم پیش آیا ساکنان بغداد سید محمد کے جنازے کو کفنا کر برائے دفن لے چلے اُس وقت مسیحائے کرامت حضرت سیّد بدیع الدین قطب مدار نے اپنے برادر زادے خواجہ سیّد محمد ارغون جو آپکے خلیفہ و مُرید بھی تھے فرمایا کہ تم نعش سیّد محمد کی میرے پاس لے آؤ خواجہ موصوف نے بی بی نصیبہ کے پاس جاکر کہا کہ قطب مدار نعش کو اپنے پاس منگواتے ہیں بی بی نصیبہ نے حکم کی تعمیل کی قطب مدار نے اہلیان شہر سے کہا کہ بی بی نصیبہ کو خبر کردو کہ اِس مُردے میں اب تمھارا کچھ دعویٰ ہے جواب آیا اس مُردے میں کوئی دعویٰ نہیں قطب مدار نے سیّد محمد کی لاش پر اپنی انگشت شہادت رکھ کر فرمایا کہ اُٹھ اے جانِ من جنتی فوراً اُس تن بیجان میں جان آگئی کلمہ پڑھ کر اُٹھ بیٹھے اسی دن سے آپ اس لقب سے ممتاز ہوئے۔

دوسرے صاحبزادے حضرت سید احمد اور میر شمش الدین حسن عرب و میر رکن الدین حسن عرب برادر زادگان حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بیعت حاصل کر کے خلافت سے سرفراز ہوگئے یہ ہر دو فرزند سیّد یحییٰ کے تھے جن کے مزار گوپے پور میں اور مکن پور اسٹیشن کے متصل ہیں۔

سن پیدائش و وفات جناب شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات	تاریخ پیدائش
وفاتش دان تو معشوق الٰہی	ستیش کامل و عاشق تولّد
۵۶۲ھ	۴۷۱ھ
	۹۱

اس طریقے سے آپ کی عمر شریف اکیانوے سال کی ہوئی لفظ کامل سے بہ قاعدہ ابجد اکیانوے ۹۱ نکلتے ہیں۔

۲۔ کتاب کواکب الدّراریہ فی تنویر مناقب المداریہ مطبع گلزار حسینی میں تحریر ہے کہ جب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار شہر سُورت پہنچے۔ راستے میں چند نابینا بیٹھے تھے حضرت نے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی ایک عقید تمند کے ہاتھ بھیجکر اُن سب کی آنکھوں میں ملوادیا پانی کی برکت سے وہ نابینا بینا ہوگئے۔

۳۔ آپ سفر بیت اللہ کر رہے تھے ایک میدان میں گذر ہوا وہاں ایک کھوپڑی

آدمی کی نظر پڑی آپ نے اس سے فرمایا مَنْ اَنْتَ یا جمجمۃ قصی علینا مِنْ قصصک لمبہمۃ یعنی اے کھوپڑی اپنے حال سے مجھے آگاہ کر۔ حق تعالیٰ نے کھوپڑی کو گویائی عطا فرمائی اُس نے عرض کیا یا ایہا الولی الصدیق میں آدمی مزدور پیشہ تھا محنت و مزدوری سے اپنی گذر کرتا تھا اسی حالت میں مر گیا بارہ برس ہوئے ہیں طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہوں۔ آپ نے جناب باری میں اُس کے زندہ ہو جانے کی دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعا کی برکت سے جسم عطا فرمایا وہ فوراً کلمہ شہادت پڑھ کر اُٹھ بیٹھا اور آپ کے دست حق پر بیعت کر کے داخل سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ ہوا۔ ہم۔ کراماتِ مداریہ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ عماد الملک بادشاہ قوم اجنہ سیر کرتا ہوا کسی مقام کو جا رہا تھا اثنائے راہ میں دیکھا کہ ایک تخت ہوا میں مُعلّق ہے عماد الملک نے اپنے ہمجلیسوں سے کہا۔ جائے تعجب ہے تخت ہوا میں معلق ہے اور حاملاتِ تخت نظر نہیں آتے خیال قوی ہے کہ کوئی ولی اللہ تخت پر جلوہ گر ہے چلو آگے بڑھ کر تخت کو دیکھیں ان بزرگ کی زیارت سے ثواب دارین حاصل کریں عماد الملک تذکرہ کر ہی رہا تھا تخت قریب آ گیا۔ دیکھا تخت پر ایک بزرگ فرشتہ خصلت تشریف فرما ہیں عماد الملک نے عرض کیا شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را ؀ آپ نے جواب دیا و لا تحبو الدنیا فتکونو مِنَ الخاسرین ۝ یعنی دنیا سے محبت مت رکھو بس ہو جائے گا نقصان نقصان والوں سے عماد الملک سُنکر کانپ اُٹھا۔ خوف الٰہی سے تھرّا گیا عرض کیا آپ بیشک ولی کامل ہیں جو ارشاد فرمایا درست ہے جن انسان کے دشمن اور خبیث نہیں مومن بھی ہیں کافر بھی ہیں مجھے خواہشات نفسانی گھیرے ہوئے ہیں آپ نے جواب دیا اللہ غالِبٌ علیٰ کلِ غالب۔ عماد الملک نے عرض کیا اب تک میں خواب غفلت میں مدہوش رہا آپ نے پھر ارشاد فرمایا لا تقنطو مِنْ الرحمۃ اللہ انہٗ ارحم الراحمین عماد الملک بادشاہ اجنہ شرک و کفر سے توبہ کر کے ایمان لایا۔ دُنیاوی تعلقات کو ترک کر کے بیٹے کو تخت و تاج کا وارث کر کے بنفس نفیس حضرت کی خدمت بابرکت میں حاضر ہ کر دربانی کا شرف کیا۔ ایک بار شیخ شہاب الدین نے آپ سے بیعت کے بارے میں دریافت کیا فرمایا جو مجھ سے ارادت رکھیگا اُسکو میں نے سات پشت تک قبول کیا اور بعد ہمارے یہ اُمید ارادت جو شخص ہمارے صادقین کا ہاتھ پکڑے گا اس کو بھی سات پشت تک قبول کیا۔

ورود اجمیر و تاراگڈھ

۵ - جب آپ پہلی مرتبہ معہ چند خلفاء و مریدین کے اجمیر تشریف لائے تو تاراگڈھ کی چوٹی پر جسکی اونچائی تین ہزار فٹ بلند ہے قیام فرمایا خلفاء و مریدین آپ کی قیام گاہ درست کرنے لگے تو تاراگڈھ کے اہل قریہ نے قیام کرنے سے روکا تو آپ کے ایک خلیفہ نے کہا کہ تم لوگ کیسے بد اخلاق ہو کہ مسلمانوں کو اپنے یہاں ٹھہرنے سے منع کرتے ہو اہل بستی نے جواب دیا کہ ہم مہمان سے پریشان نہیں ہوتے بلکہ تم لوگوں سے ڈرتے ہیں اس لئے کہ اس سے پہلے تمھارے ہی جیسے کچھ لوگ یہاں آئے اور قتل ہو گئے جن کی نعشیں میدان میں پڑی ہوئی ہیں اُن سے نہایت خوفناک آوازیں پیدا ہوتی ہیں جن کی وجہ سے ہم لوگ رات کو سونے نہیں پاتے اور ہمارے بچے ڈرتے ہیں بعض اوقات یہ آوازیں اتنی تیز ہو جاتی ہیں کہ حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہو جاتے ہیں پہلے لوگوں کی وجہ سے تو ہم اس مصیبت میں گرفتار ہیں اب تم لوگ ہمارے لئے معلوم نہیں کس پریشانی کا سبب ہو لہٰذا تم کہیں اور جا کر ٹھہرو اہل قریہ کی تمام گفتگو بحضور سرکار سرکار ال دہرائی گئی تو مدار العالمین نے ارشاد فرمایا کہ بستی والوں سے کہو کہ اگر آوازیں موقوف ہو جائیں تو تم لوگ ہمارا کہنا مانو گے اور جو ہم کہیں قبول کروگے اُن سے وعدہ لیکر جاؤ۔ اور شہدا کی لاشیں جو اس چٹان کے پیچھے ایک مدت سے بے گور و کفن پڑی ہوئی ہیں اور اُن سے صدائے تکبیر بلند ہوتی ہے اُن کو دفن کر دو آپ کے مریدین نے آپکے حکم کی تعمیل کی۔ اس رات بستی والے نہایت آرام و اطمینان سے سوگئے اور تکبیر کی آوازیں موقوف ہو گئیں صبح اہلِ قریہ کو جمع فرما کر پیغام اسلام پہونچایا اور ایمان لانے کی تلقین کی اُن میں سے جن کو سعید روحیں عطا ہوئیں تھیں بہت سے لوگ کلمہ پڑھ کر داخل اسلام ہو گئے اور جو مردودِ ازلی تھے اپنے وعدے سے مکر گئے۔

شہر اجمیر میں دوبارہ آفتابِ ہدایت کی کرنیں

۶ - اس مرتبہ آپ نے کو کلا پہاڑی پر قیام فرمایا جو اب مدار چلہ اور مدار ٹیکری کے نام سے مشہور ہے کو کلا پہاڑی کے نیچے ہی ریلوے اسٹیشن کا نام بھی مدار اسٹیشن ہو اس پہاڑی پر حضرت قیام فرماتے تھے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ

جو اُن دنوں اجمیر میں تشریف لا چکے تھے آپ کے پاس اپنے چند مریدین کو ساتھ لیکر اور ساتھیوں کو زیر کوہ ٹھہرا کر آپکے پاس پہونچے اور قریب ہی تشریف فرما ہو گئے تین شبانہ روز نہ ہر دو بزرگ ایک دوسرے کی طرف متوجہ رہے ظاہری علیک وسلیک اور زبانی گفتگو نہیں ہوئی اگر کوئی بات ہوئی بھی ہو تو وہ دنوں کے درمیان ہی رہی اولیاء اللہ کی ملاقات کا یہ خاص طریقہ ہے تین دن کے بعد حضرت خواجہ موصوف اپنی جگہ سے اُٹھے اور ظاہری سلام وکلام کئے بغیر پہاڑی کے نیچے تشریف لائے اپنے مریدین کو ساتھ لیکر اپنی قیام گاہ پر آکر رونق افروز ہو گئے اس واقعہ کو حضرت حکیم فریداحمد عباسی امروہوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف مدارِ اعظم میں تحریر فرمایا ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگانِ دین کی کتابوں میں اس کا ذکر ہے۔ اجمیر شریف کے آثار قدیمہ میں بہت نشانیاں حضرت مدار العالمین کے نام پاک سے منسوب ہیں۔ مدار ٹیکری۔ مدار اسٹیشن۔ مدار باؤلی۔ مدار محلہ۔ مدار دروازہ۔ مدار چلہ۔ مدار دھونی اس کے علاوہ ایک چیے کا درخت۔ گنبد پختہ بانی کا مومن مقبرہ۔ چلہ جمال الدین اور ایک مسجد اب بھی موجود ہے ایک نہ ایک نہنگ دریائے جبروت و بیداری یاہوت خاندان عالیہ طبقاتیہ مداریہ سے کوس افتخار الفقر فخری صبح و شام بجاتا ہے چراغ خاندانِ عالیہ ہر روز روشن کرتا ہے بتاریخ ۱۸ ماہ جمادی الاول کو اس مقام پر یعنی کو کلا پہاڑی پر جلسہ عرس قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ نہایت شاندار ہوتا ہے جس میں اطراف وجوانب کے بیشمار اہل اللہ جمع ہوتے ہیں اور فی سبیل اللہ اپنا زر کثیر صرف کرتے ہیں۔

شعر

بر زمیں کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

یہ چلہ اجمیر شریف سے تین میل کے فاصلے پر جانب پورب کو کلا پہاڑی پر واقع ہے جس کا مکمل نقشہ ہم کتاب ہذا کے آخری صفحے پر پیش کر رہے ہیں قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں۔

سن پیدائش وفات جناب حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش سنہ ۵۳۷ھ وفات سنہ ۶۳۳ھ اس طریقے سے آپکی عمر شریف چھیانوے ۹۶ سال کی ہوئی

ذکر قادر شاہ و حضرت سراج الدین سوختہ

کتاب سیر المدار صفحہ ۲۶ تا ۳۱ میں مولانا ظہیری چشتی قادری تحریر کرتے ہیں کہ جب کالپی میں
یہ مشہور ہوا کہ ایک بزرگ تخت ہوائی سے اترے ہیں اہل حوائج کی حاجتیں بر آتی ہیں کشاں
کشاں لوگ خدمت میں دوڑے چلے آتے ہیں وہاں کا حاکم قادر شاہ بن شاہ محمود فیروز شاہ
تغلق (دہلی) تھا اور شیخ سراج الدین سے نہایت عقیدت تھی اس سبب سے اور لوگ بھی
شیخ مذکور کے معتقد تھے شیخ کی عزت ہر شخص کے دل میں سما رہی تھی جب حضرت شاہ
مدار نے وہاں ایک حجرہ تعمیر کرا کے قیام فرمایا چند روز میں آپ کی فیاضی و کرم بخشی کا حال
لوگوں پر ظاہر ہوا اور خرق عادات کا شہرہ عالمگیر ہوا قادر شاہ کو بھی حضرت سے ملاقات کرنیکا
خیال پیدا ہوا۔ شیخ سراج الدین نے قادر شاہ کو اس خیال سے روکا کہ اگر بادشاہ مدار
صاحب کے دربار میں جانا اختیار کرے گا تو میری جانب سے اسکا عقیدہ کم ہو جائے گا
پھر میری دلجوئی نہ ہو سکے گی۔ لیکن حاکم ہمہ وقت اسی خیال میں رہتا تھا کہ کسی طور سے
موقعہ ہاتھ آئے اور اپنے آپ کو حضرت قطب المدار کے حضور میں پہنچائے۔ چنانچہ ایک روز موقع
پاکر دو پہر کے وقت حاضر ہوا حجرہ شریف کے دروازے پر عماد الملک بادشاہ قوم اجنہ مامور تھا
قادر شاہ کو اندر جانے سے روکا اور یہ کہا کہ بعد زوال ملاقات ہوگی بادشاہ نے کہنا نہ مانا۔
گھوڑا بڑھا کر دیوار حجرے تک پہنچ گیا دیوار حجرے کی بلند ہو گئی بادشاہ وقت کا انتظار کرنا
کسر شان سمجھا۔ شوکت شاہی نے اسکی عقل ماؤف کر دی۔ فیل دکھنی طلب کیا دیوار حجرہ اور
زیادہ بلند ہو گئی ناکام واپس ہوا۔ جب اپنے مکان پر پہونچا فوراً حکم دیا میرے دائرہ
حکومت سے نکل جائیں۔ اتنا کہنا تھا کہ حضرت قطب المدار معہ ہمراہیوں کے دریائے جمنا کو
عبور کر کے دار الحکومت سے باہر ہو گئے اس نازیبا گستاخی سے قادر شاہ کے جسم پر آبلے پڑ گئے

سہ خاصان خدا خدا نہ باشند ؛ لیکن ز خدا جدا نہ باشند

الغرض حکمائے حاذق و اطبائے فائق اس کے علاج میں سرگرداں و پریشان تھے مرض ساعت
بہ ساعت بڑھتا گیا ناچار ہو کر اپنے شیخ کی طرف مخاطب ہوا شیخ نے اپنا پیرہن پہنایا اور اپنی
زبان سے چھالے بھی چاٹے پھر بھی آبلے بڑھتے رہے عارضہ میں کمی نہ ہوئی شیخ نے کہا یہ قہر
خداوندی ہے اس کا علاج ممکن نہیں حضرت قطب المدار کو مقہور قہر الٰہی کی معاونت کا

۵ فیروز شاہ تغلق کی وفات سے [illegible] کالپی کا [illegible] تھا

حال منکشف ہوا آپکی زبان فیض ترجمان سے یہ جملہ نکلا کہ سراج چرا نہ سوختہ یعنی سراج الدین کس واسطے نہ جلا۔ شیخ کا حال دگرگوں ہونے لگا تمام جسم میں سوزش پیدا ہو گئی سارا جسم جل کر خاک ہو گیا شیخ نے فوت ہونے سے قبل وصیت فرمائی کہ مجھکو بغیر غسل دفن کردینا حاضرین نے شیخ کی اس وصیت کو خلاف شرع تصور کرکے باہم گفتگو کی کہ ایسی نازیبا حرکت باعث گناہ ہے ایک شخص باشعور نے شیخ کی انگشت خنصر یعنی (چھنگلیا) پر پانی ڈالا وہ بہہ گئی اُسوقت سے سراج الدین سوختہ مشہور ہو گئے نعش کو بلا غسل دفن کردیا گیا قادر شاہ بھی جانبر نہ ہوا اور اسی حالت میں فوت ہو گیا۔

سرزمین لکھنؤ پر آفتاب ولایت کی شعاعیں

۸۔ کالپی سے جونپور جاتے ہوئے جب آپ نے لکھنؤ میں قیام فرمایا تو حضرت قیام الدین جو اُن دنوں قطب ولایت تھے آپ کے قیام کی خبر سُنکر تفریحاً آ گئے اُس وقت حضرت قاضی شہاب الدین پرکالۂ آتش قدوائی رحمۃ اللہ علیہ مورچھل سے مگس رانی کر رہے تھے کیونکہ حضرت شہاب الدین اُس وقت صغیر سن تھے جناب قیام الدین نے از راہ تمسخر ارشاد فرمایا کیا یہ لڑکا بھی تصوف سیکھنے آیا ہے ارشاد مدار العالمین ہوا کہ جو یہاں جس نیت سے آتا ہے اُسے ویسا ہی ثمرہ ملتا ہے۔

اس ارشاد میں وہ اثر تھا کہ حضرت قیام الدین کی حالت دگرگوں ہوئی اور گھر پہنچتے پہنچتے اُنکی وفات ہو گئی۔ ایک دن ایک ضعیفہ اپنے بیمار بچے کو لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی قاضی شہاب الدین موصوف اُس وقت بھی خدمت میں حاضر تھے ضعیفہ نے اپنے بچّے کی صحت کے لئے دعا کرنے کی درخواست پیش کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ رب تبارک تعالیٰ نے اس بچے کی صحت کا انحصار شاہ مینا کی دُعا پر ارشاد فرمایا ہے بڑھیا نے عرض کیا میں نہیں جانتی شاہ مینا کون بزرگ ہیں حضرت مدار العالمین نے اپنی جانماز مبارک قاضی شہاب الدین پرکالۂ آتش کو دے کر ارشاد فرمایا کہ شہر کے فلاں محلے میں جاؤ وہاں ایک نو عمر بچہ اس شکل و شمائل بچّوں میں کھیلتا ہوا ملیگا اُسے یہ جانماز دینا اور کہنا کہ اس بچے کے حق میں دُعا کرے حضرت قاضی شہاب الدین ضعیفہ اور اُس بچے کو ہمراہ لیکر وہاں پہونچے اور حضرت شاہ مینا کو وہ تمام نشانیاں

دیکھ کر پہچانا جو آپ نے بتایئں تھیں اُنھیں جانماز عطا کرکے حکم مدار العالمین پہونچایا حضرت شاہ مینا حالانکہ ابھی صغیر سن تھے لیکن خداوند حقیقی جن کو شرف قبولیت سے نوازنا چاہتا ہے انھیں بید السنی سعادت عطا فرماتا ہے حضرت شاہ مینا نے پہلے وضو فرمایا پھر اُس جانماز مبارک کو ہاتھ میں لیا اور آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ کر بارگاہ ایزدی میں اس طرح عرض گذار ہوئے کہ بار الٰہ یہ جس کی جانماز پاک ہے اس کے تصدق میں اِس ضعیفہ کے بچے کو صحت عطا فرما آپکی یہ دُعا قبول ہوئی اور بچہ نے صحت بیماری سے نجات پائی ساتھ ہی ساتھ کارسازِ حقیقی نے حضرت شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ کو لکھنؤ کی قطبیت پر فائض المرام فرمایا اس حقیقت کا انکشاف خود حضرت شاہ مینا لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو اُنکی کتاب ملفوظات شاہ مینا میں مندرج ہے ۔

اہل جونپور قطب المدار کی عنایت

۹۔ لکھنؤ سے کوچ فرماکر تبلیغ و اشاعت کرتے ہوئے جب آپ جونپور پہونچے تو بیرون شہر قیام فرمایا ایک دن آپ کے ایک مرید کسی ضرورت سے بازار پہونچے اور ایک دکان سے اپنی مطلوبہ چیز خریدنا چاہتے تھے کہ رؤسائے شہر میں سے ایک رئیس کا ملازم بھی کچھ لینے آیا اس نے ان کو گداگر سمجھکر اُنکی تحقیر کرنا چاہی تو انھیں غصہ آگیا آپ کا جلال گویا قہر الٰہی تھا کہ وہ ملازم ہلاک ہو گیا ۔ یہ خبر جب رئیس کو ہوئی تو اس نے بذریعہ کوتوال معہ نعش کے گرفتار کرکے قاضی شہر کی عدالت میں پیش کیا قاضی نے اُن سے پوچھا کہ اِس کو کیوں مارا تو اُنھوں نے فرمایا کہ میرے سامنے تو ایک کُتا مرا ہے تھا اس پر لوگوں کو بہت طیش آیا اور نعش پر سے کپڑا اُٹھا کر یہ کہنا چاہتے تھے کہ یہ کُتا ہے یا انسان مگر قدرت الٰہی کا عجیب کرشمہ نظر آیا بجائے اس شخص کی نعش کے اِک مرا ہوا کُتا پایا گیا یہ دیکھ کر رئیس اور سب حاضرین وقت خوف سے کانپنے لگے ان سے انکی شہر میں آمد کا حال دریافت کرکے بحضور جناب مدار العالمین حاضر ہوئے اس واقعہ کی اطلاع جب ابراہیم شاہ جونپور کو ہوئی تو وہ بھی آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اصرار کرکے درون شہر لیجا کر اپنے خاص باغ میں میہمان کیا حضرت ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی جو شاہ ابراہیم شرقی جونپوری کے وزیر اعظم تھے انھیں

بادشاہ کا اس طرح جانا اور آپ کو لاکر اپنے یہاں میہمان کرنا ناگوار گذرا تو انھوں نے بادشاہ سے ڈر کر کچھ نہ کہا لیکن آپ کے پاس خطوں کے ذریعے سوالات کا سلسلہ جاری کردیا۔ سوالات وجوابات مکتوبات شہاب الدین کے نام سے کتابوں میں مرقوم ہیں سوالات بہت اہم تھے مثلاً العلماء ورثت الانبیا کا کیا مفہوم ہے اور نماز طریقت وشریعت میں کیا فرق ہے۔ اس قسم کے بہت سے سوالات تحریر کرکے آپکی خدمت میں بھیجے اور اُن کے جوابات پاکر لاجواب ہوئے پھر بھی کدو کاوش نہ مٹی نوبت یہاں تک پہونچی کہ ایک دن آپکی روشنضمیری کا مذاق اُڑانے کی غرض سے ایک زندہ آدمی کو کفن پہنا کر جنازہ تیار کیا اور شہر کے مسخروں کو حکم دیا یہ جنازہ شاہی باغ میں لیجاؤ اور وہاں جو روشن قیام فرما ہیں ان سے عرض کرو کہ نماز جنازہ پڑھادیں اگر وہ روشنضمیر ہیں تو نماز ہرگز نہ پڑھائیں گے لہذا لوگ اُس مصنوعی جنازے کو لیکر آپ کی خدمت میں پہونچے اور مریدین سے اطلاع کرائی آپ حجرے سے باہر تشریف لائے لوگ اس موقع کے منتظر ہی تھے کہ مصنوعی جنازے سے چادر ہٹائی تو قدرت خدا سے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ شخص زندہ نہیں مرچکا ہے اس واقعہ کی اطلاع جب وزیر اعظم موصوف کو ہوئی تو وہ پا برہنہ بغیر کسی سواری کے حاضر ہوئے اور عذر ومعذرت کرکے معافی طلب کی سرکار سرکاراں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کا قصور معاف فرماکر انھیں حلقہ ارادت میں قبول فرمالیا۔ جون پور میں تقریباً آپ بیس سال قیام فرما رہے اس عرصے میں حضرت حسن معید بلخی حضرت اشرف جہانی۔ جناب صدر جہاں اور قاضی حسام الدین سلامتی رحمت اللہ علیہم نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خلفائے بادقار میں شامل ہوگئے یہاں چند کرامتیں تحریر کی ہیں ورنہ آپ کی صدہا کرامتیں کتب معتبرہ میں قلمبند ہیں۔

قیام مکن پور شریف اور وفات

تقریباً بیس سال جون پور میں قیام فرماکر اُس جگہ کے متلاشی ہوئے جسکی نشان دہی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور یہ فرمایا تھا کہ قنوج کے متصل ایک دشت ہے وہاں ایک تالاب ہے جس سے یا عزیزُ کی آواز آتی ہے آپ معہ خلفائے بادقار اُس مقام پر تشریف لائے جواب مکن پور شریف کے نام سے مشہور ہے تالاب پر قیام فرمایا تالاب خشک ہوگیا آواز یا عزیزُ کی موقوف ہوگئی۔

شعر؎ نیست ہر چیزے بہ عالم بے سبب ⁂ جملہ موقوف است بر الطاف رب
اولیا را از لطف حق ہادی بود زاں سبب در جہاں نشان شادی بود

خلفائے باوقار نے حسب دستور برائے عبادت ایک حجرہ تیار کر دیا۔ زمین مکن پور جو کہ غیر آباد تھی آپکے قدم مبارک کی برکت سے آباد ہو کر مدینۃ الہند بن گئی۔ بیس سال قیام کر کے ۸۳۸ھ میں اس دارِ فانی سے طرف عالم جاودانی کے تشریف لے گئے۔ آپ کی تاریخ وفات ۱۷ جمادی الاول مادہ وفات ساکن بہشت ۸۳۸ھ اور مادہ پیدائش صاحب عالم ۲۴۲ھ جس کا ذکر پچھلے صفحات میں ہو چکا ہے اس حساب سے آپ کی عمر شریف پانچسو چھیانوے سال کی ہوئی (بحوالہ کتاب تذکرۃ المتقین) قبل وفات آپ نے جمیع مریدین صادق الایمان کو علیحدہ علیحدہ بلا کر نعمت عرفانی عطا کر کے خرقۂ خلافت و اجازت بیعت سے ممتاز و مفتخر فرما کر تلقین و ہدایت خلق اللہ کے لئے جگہ بہ جگہ مامور کر دیا۔ جسکی تفصیل کتاب ہذا میں موجود ہے حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر اپنی دستار باندھی علاوہ ازیں جو تبرکات بارگاہ رسالت سے عطا ہوئے تھے آپ کو عنایت فرمائے اپنا جانشین خاص کر کے جمیع مریدین صادق الاتقین سے فرمایا کہ خواجہ موصوف کو ہماری جگہ تصور کرنا میں تم لوگوں سے ایک لمحہ جدا نہ رہونگا اور سعادت مندان خدمت سے فرمایا کہ چند کورے گھڑے دریائے ایسن سے بھر کر حجرے میں رکھ دو آج وصال محبوب حق درپیش ہے کسی نے انھیں لوگوں میں سے غسل و تجہیز و تکفین کے بارے میں دریافت کیا فرمایا کہ یہ کام حسام الدین سلامتی جونپوری کے ہاتھوں سے ہوگا یہ بات سنکر سب کو حیرت ہوئی کہ حسام الدین کا جونپور سے بغیر اطلاع آنا کیسے ہو سکتا ہے لیکن کرامات اولیا تصور کر کے خاموش رہے آخر الامر حضرت نے دروازہ حجرۂ متبرکہ کا خود بند کر لیا چند ساعت کے بعد حجرے سے آواز آئی کہ شاہ مردانہ بحق پیوست اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حسب الارشاد اُسی وقت مولانا حسام الدین سلامتی حاضر آستانہ ہوگئے خدمت غسل وغیرہ بجا لا کر نماز جنازہ پڑھا کر خلفا و خدام نے حجرۂ مبارک میں دفن کر دیا جواب مرجع خلائق ہے۔

شعر۔ اولیا را ہر کجا مسکن بود ⁂ گر ہمہ دشت است گلشن می شود

آنحضرت کے اجداد کی تفصیل و اظہار میں اس طرح پر ہے کہ آپ کے جدِ امجد سید بہاؤ الدین مذکور الصدر کے چار پسر تھے ایک کا اسم شریف سید احمد دوسرے کا سید محامد تیسرے کا سید محمود الدین حلبی چوتھے قاضی قدوت الدین سید علی حلبی سے

Scanned with CamScanner

چار پسر پیدا ہوئے ایک سید مقصود الدین آپ کی عمر شریف تو سٹھ برس کی ہوئی عرب شریف میں آپ کی عبادت کا طریقہ اور ریاضت کا قاعدہ ایسا تھا جیسے کہ اولیائے جلیل القدر کا ہوتا ہے چونکہ آپ کمال کے تمام مراتب و مدارج کو طے فرما چکے تھے اس وجہ سے آپ شاہ بدر الدین کے لقب و خطاب سے مشہور و ممتاز ہوئے۔ آپ کا مدفن شریف حصار میں مدینہ منورہ کے متصل واقع ہے دوسرے پسر سید مطلوب الدین تھے جن کی عمر پچاس برس کی ہوئی ایک مدت تک ملک شام میں دعوت خوانی فرماتے رہے جن و الیین کو تسخیر میں لائے اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اسم اعظم الحیّ و القیوم کے ذکر میں اپنی عمر کو تمام کیا اور ہمیشہ یہی ذکر زبان پر جاری رہا یا سبوح یا قدوس کے وظیفے میں مشغول رہے تمام شب میں ہزار رکعت نماز ادا کرتے تھے بارہویں محرم کو آپ کی وفات شریف ہوئی شام میں مسجد خلیل الرحمٰن کے پہلو میں مزار شریف ہے تیسرے پسر سید نظام الدین ہیں جنکی عمر شریف تینتیس ۳۳ سال کی ہوئی منجملہ اس کے بارہ سال علم علوی کے حاصل کرنے میں اسم اعظم الحیّ القیوم اللہ اکبر کے ذکر کے ساتھ تمام کیں ہر روز سفال پر پانی میں کوزہ کو پانی سے بھر کر دم کر کے نوش فرماتے تھے۔ غذا آپ کی چار چھوارے کی تھی۔ آپ کا مرقد شریف ولایت روم خاص شہر قسطنطنیہ میں ہی خواجہ یکتاش ولی کے نام سے آپ مشہور ہوئے چوتھے پسر حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ہوئے آخری عمر میں علی حلبی موصوف نے اپنی پیشانی پر یہ ولایت کا نور چمکتا ہوا دیکھا جس سے تمام عالم آج بھی منور ہے۔

نسب نامہ جناب محبوب بارگاہ رب العالمین قطب العارفین زبدۃ الواصلین حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہ

اب نسب نامہ سنو اے ذی شعار نام ہے جنکا بدیع الدین مدار
بن علی حلبی ہے یہ عالی نسب تھا بہاؤ الدین دادا کا لقب
بن ظہیر الدین پر دادا کا نام ابن احمد سید عالی مقام
بن محمد سید عالی وقار ابن اسمٰعیل شاہ نامدار
بن جناب جعفر صادق امام بن محمد باقر خیر الانام
بن شہ زین العبا عالیجناب ابن شاہ کربلا والاخطاب
بن علی مرتضیٰ عالی کے بعد یہ نسب نامہ ہوا رکھ اسکو یاد
اس طرح سے ہے حسینی یہ جناب

جو حسن کی آل سے یہ کامیاب بو محمد اُن کے والد کا نام ہے ابن عبداللہ ثانی نیز خواں	فاطمہؒ ثانی ہے مادر آپ کی ابن عابد ابن صالح والسلام بن حسن جن کا مثنیٰ ہے لقب	بنتِ عبداللہ تبریزی ولی بن ابو یوسف ابوالقاسم بداں بن حسن ابن علی شاہِ عرب
سے یعنی نام بی بی ہاجرہ لقب فاطمہ	اور حمید الدین ناگوری نے بھی یہ نسب نامہ لکھا ہے۔ ذاکر نے بھی لکھا	ہے نسب نامہ لکھا شک یہی اس نسب نامے میں ہرگز شک نہ لا

سرکار قطب المدار کا سلسلۂ نسب

حضرت سید الکاملین زبدۃ العارفین سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھ واسطوں سے حضرت سردارِ انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے منسوب و مستفیض ہیں سلسلہ جعفریہ[۱] ۔ سلسلۂ طیفوریہ[۲] ۔ سلسلہ صدیقیہ[۳] ۔ سلسلۂ بصریہ[۴] جن کی نسبتیں بلا واسطہ آپ تک پہونچیں اُن کے شجرات کتابوں میں مرقوم ہیں ۔ مہندویہ[۵] مداریہ اس سلسلے میں حضرت سید بدیع الدین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف روح پُر فتوح حضرت امام مہندی موعود کا واسطہ ہے اور سلسلۂ اویسیہ[۶] میں بلا واسطہ رائیت قطب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ مربوط و مستفیض ہیں مہندویہ مداریہ کی تفصیل فصولِ مسعودیہ میں حضرت مسعود علی قلندر زبی کاکوروی نے اور نسبت اُویسیہ کی شرح کتاب آئینہ تصوف میں جناب محمد حسن چشتی صابری رامپوری نے قلمبند کی ہے جسکا ذکر اگلے صفحات میں قلم بند ہے ۔ آپ کے واسطے سے جو فیوض و برکاتِ رسالت اور افضالِ خداوندی دنیا کو پہونچے اُنکی تفصیل اس طرح ہے زمرۂ اولیا اللہ تعالیٰ میں قدرت نے آپ کو یہ منصب عطا فرمایا تھا کہ آپ سالکانِ راہِ حق کی رہبری فرماتے رہے رہروانِ راہِ عرفان میں سے جب کوئی آپ کو مل جاتا یا آپ کے پاس آتا تو از راہ کشف اس کے حالات باطنی ملاحظہ فرما کر بیک اشارہ یا بیک جملہ اُس کو اُس کی منزل سے منزل کمال کو پہونچا دیتے اِس قسم کے سیکڑوں واقعات کتابوں میں مرقوم ہیں آپ نے اپنی حیات مبارک میں ایک لاکھ اٹھاسی ہزار سے کچھ بیش مرید کرے ان میں چودہ سو بیالیس حضرات کو اجازت بیعت دی اور دوسروں کو سلسلۂ نسبت میں داخل کرنے کا مجاز عطا کیا ان کے علاوہ قریباً تیس ہزار بزرگانِ دین ایسے ہیں کہ جو آپ کے حلقۂ مریدین

وخلفا میں ہیں مگر آپ سے فیضیاب ہیں چودہ سو بیالیس خلفا میں نو بزرگ جن سر
ہندوستان میں آپ کا سلسلہ پھیلا اور نسبت مداریہ دوسرے سلاسل عالیہ میں بھی
پہونچی ان بزرگوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں حضرت خواجہ ابو محمد ارغون و خواجہ ابو تراب
منصور و خواجہ ابو الحسن طیفور۔ حضرت قاضی مطہر قلہ شیر و حضرت قاضی محمود کر گ
دانشمند کنتوری و حضرت سید محمد جمال الدین جان من جنتی و سید اجمل بہرائچی و قاضی
حسام الدین سلامتی و مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہم کے واسطے سے
سلسلۂ قادریہ۔ چشتیہ۔ سہروردیہ۔ نقشبندیہ کے بزرگ نسبت مداریہ سے مستفیض ہوئے
حضرت منصور و حضرت طیفور اور خواجہ ارغون سے خواص و عوام میں سلسلۂ مداریہ کی
نسبتیں پہونچیں اور آج بھی بفضلہ تعالیٰ اجرائے نسبت کا سلسلہ جاری ہے۔ حضرت خواجہ
ارغون و سید محمد جمال الدین و قاضی مطہر قلہ شیر و قاضی محمود کنتوری سے چار گروہ
طبقاتیہ مداریہ کے جاری ہوئے جن کی تفصیل اگلے اوراق میں مرقوم ہے۔

تفصیل چار پیر چودہ[۱۴] خانوادے

اوّل حضرت امام حسن علیہ السلام دوم[۲] حضرت امام حسین علیہ السلام (شہید کربلا)
سوم حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، چہارم حضرت خواجہ کمیل بن زیاد
یہ چار پیر کہلاتے ہیں۔ حضرت خواجہ حسن بصری نے دو خلیفہ کئے اول خواجہ حبیب عجمی
دوم عبد الواحد بن زید خواجہ حبیب عجمی سے نو خانوادے جاری ہوئے جن کے
نام مندرجہ ذیل ہیں۔

اول حبیبیہ حضرت خواجہ حبیب عجمی سے جاری ہے **دوم طیفوریہ** حضرت خواجہ
طیفور شامی عرف بایزید بسطامی سے **سوم کرخیہ** حضرت خواجہ معروف کرخی سے **چہارم
سقطیہ** حضرت حسن سری سقطی سے **پنجم جنیدیہ** حضرت شیخ ابو القاسم جنید
بغدادی سے **ششم گاذرونیہ** حضرت ابو اسحٰق گاذرونی سے **ہفتم
طوسیہ** حضرت شیخ علاء الدین ابو الفرح طرطوسی سے **ہشتم فردوسیہ** حضرت
نجم الدین کبریٰ فردوسی سے **نہم سہروردیہ** حضرت ابو نجیب سہروردی سے

عبد الواحد بن زید سے پانچ خانوادے جاری ہوئے

اوّل زیدیہ حضرت عبد الواحد بن زید سے دوم عیاضیہ حضرت فضیل بن عیاض سے سوم ادھمیہ۔ حضرت ابراہیم ادہم بلخی سے چہارم ہبیریہ۔ حضرت ہبیرۃ البصری سے پنجم چشتیہ۔ ابو اسحٰق چشتی سے۔

نو اور پانچ مل کر یہ منجملہ چودہ خانوادے ہو گئے

سرکار قطب المدار کا سلسلہ نسبت

حضرت سیدنا بدیع الدین کے چچا حضرت سید محمود الدین حلبی تھے محمود الدین حلبی کی اولاد میں یہ تینوں صاحبزادگان مذکور ہیں۔ ان تینوں صاحبزادگان کو حضرت سید بدیع الدین رح آخر زمانے میں شہر حلب قصبہ جُنار سے اپنے ہمراہ لائے۔

ان کا تفصیل کے ساتھ ذکر آئندہ اوراق میں آئیگا۔ اور تمام وابستگان کو بتایا کہ یہ تینوں صاحبزادگان میرے حقیقی بھائی کی نسل سے ہیں اور میرے عزیز ہیں یہ ایک وجہ آپکی وفات کے بعد تمام مسلکین سلسلۂ عالیہ اور خلفائے مداریہ نے ان تینوں حضرات کو آپ کا جانشین اور اپنا سردار تسلیم کیا۔ انھیں تینوں خواجگان کی اولاد سے آج بھی تمام حضرات متعلقین سلسلۂ عالیہ طیفوریہ میں اُسی طرح سردار مانے جاتے ہیں اور انھیں کو جانشین و سجادہ نشین ہونے کا حق حاصل ہے۔ حضرت سید الکاملین حجۃ العارفین سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ یا چھ واسطوں سے حضرت سردار انبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے منسوب و مستفیض ہیں سلسلۂ جعفریہ سلسلۂ طیفوریہ سلسلۂ صدیقیہ سلسلۂ بصریہ جن کی نسبتیں بلا واسطہ واسطہ آپ تک ہو چکیں اُن کے شجرات کتابوں میں مرقوم ہیں۔ مہندویہ مداریہ اس سلسلے میں حضرت سید بدیع الدین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف روح پُر فتوح حضرت امام مہدی موعود کا واسطہ ہے اور سلسلہ اویسیہ میں بلا واسطہ راست جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ مربوط و مستفیض ہیں۔ مہندویہ مداریہ کی تفصیل

فصول مسعودیہ میں حضرت مسعود علی قلندری کاکوروی نے اور نسبت اولیسیہ کی شرح کتاب آئینۂ تصوف میں جناب محمد حسن چشتی صابری رامپوری نے قلم بند کی ہے جس کا ذکر اگلے صفحہ پر کیا گیا ہے۔ آپ کے واسطے سے جو فیوض برکات رسالت اور افضال خداوندی دنیا کو پہونچے اُن کی تفصیل اس طرح ہے زمرۂ اولیاء اللہ تعالیٰ میں قدرت نے آپ کو یہ منصب عطا فرمایا تھا کہ آپ سالکانِ راہ حق کی استعانت اور رہبری فرماتے رہے۔ رہروانِ راہ محبت و عرفان میں سے جب کوئی آپ کو مل جاتا یا آپکے پاس آتا تو ازراہِ کشف اسکے حالات باطنی ملاحظہ فرما کر بیک اشارہ یا یہ یک جملہ اُس کو اُس کی منزل سے منزل کمال کو پہونچا دیتے اس قسم کے سیکڑوں واقعات کتابوں میں مرقوم ہیں۔ آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں ایک لاکھ اٹھاسی ہزار سے کچھ بیش مُرید کیے ان میں چودہ سو بیالیس حضرات کو اجازت بیعت دی اور دوسروں کو سلسلۂ نسبت میں داخل کرنے کا مجاز عطا کیا اُن کے علاوہ قریبًا تیس ہزار بزرگان دین ایسے ہیں کہ جو آپکے حلقۂ مریدین و خلفا میں نہیں مگر آپ سے فیضیاب چودہ سو بیالیس خلفا میں نو بزرگ جن سے ہندوستان میں آپ کا سلسلہ پھیلا اور نسبت مداریہ دوسرے سلاسل عالیہ میں بھی پہونچی اُن بزرگوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں حضرت خواجہ ابو محمد ارغون و خواجہ ابو تراب منصور و خواجہ ابوالحسن طیفور حضرت قاضی محمد مطہر اللہ قلعہ شیر و حضرت قاضی محمود کرگ دانشمند کنتوری و حضرت سید محمد جمال الدین جان من جنتی و سید اجمل بہرائچی و قاضی حسام الدین سلامتی و مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین حضرت خواجہ ارغون سید محمد جمال الدین قاضی مطہر قلعہ شیر۔ قاضی محمود کنتوری سے گروہ اربع طبقاتیہ مداریہ جاری ہوئے۔ حضرت منصور و حضرت طیفور اور خواجہ ارغون سے خواص و عوام میں سلسلۂ مداریہ کی نسبتیں پہونچیں اور آج بھی بفضلہ تعالیٰ اجرائے نسبت کا سلسلہ جاری ہے، قاضی حسام الدین سلامتی سید اجمل بہرائچی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہم کے واسطے سے سلسلہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ کے بزرگ نسبت مداریہ سے مستفیض ہوئے۔

فقرائے اہل طبقات کے چہار گروہ اور شعبہ جات کی تفصیل

تفصیل گروہ خادمان حضرت ابو محمد ارغون سے جاری ہوا جس میں پانچ پٹیاں ہیں۔ (۱) ارغونی (۲) آبینی (۳) سالوتری (۴) سرموری (۵) سکندری

قطعہ تاریخ وفات حضرت سیّد خواجہ ابو محمد ارغون رحمۃ اللہ علیہ

قبلۂ دین خواجہ ارغون
آفتاب سپہر صدق و یقیں
چوں ششم جمادی الثانی
....

حجۃ العارفین و اُسوۂ دین
حامیٔ دین و ماحیٔ بدعت
عزم فرمود سوئے خلد بریں
....

جانشین جناب قطب مدار
مُتکّی اریکۂ تلقین
سال نقلش شد از سر الہام
شُد بہ دار النعیم قدوۂ دیں
سنہ ۸۹۶ھ

آپ کا مزار مقدس لکھن پور شریف میں ہے

(فصل دربیان عاشقان)

۲۔ گروہ عاشقان۔ حضرت مولانا سیّد قاضی مُطہر قلہ شیر سے جاری ہوا جو نو ۹ پٹیوں میں منقسم ہے
(۱) عاشقان نوروزی (۲) عاشقان سوختہ شاہی (۳) عاشقان کمر بستہ (۴) عاشقان لعل شہبازی (۵) عاشقان باباگویالی (۶) عاشقان مُکھا شاہی (۷) عاشقان کلامی (۸) عاشقان کمال قادری۔ (۹) عاشقان کریم شاہی

ذکر حضرت مولانا قاضی مُطہّر قلۂ شیر قدس سرہ العزیز۔

یہ خلیفۂ اکبر حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہ العزیز کے تھے۔ آپ کا مزار مبارک قصبہ ماور شریف ضلع کانپور میں ہے۔ آپ علمائے اکابرین سے تھے جب سرکار قطب المدار کے کمالات کا شہرہ عام ہوا علمائے مشاہیر و

Scanned with CamScanner

عوام اپنے حلقہ ارادت میں آکر مستفیض ہونے لگے۔ آپ کے دل میں ملاقات کی تمنا تھی لیکن درسگاہ کی ذمہ داری کے باعث موقع نہ ملتا تھا حضرت قطب المدار سیر وفی الارض کے مطابق ماوراء پہنچے مولانا موصوف معہ شاگردوں کے ملاقی ہوکر آپ سے مسئلہ وحدت الوجود پر کلام کیا ایک ہفتہ مسلسل گذرا لیکن یہ بحث پایہ تکمیل تک نہ پہونچی حضرت قطب المدار نے خیال کیا کہ عالمانہ پہلو سے یہ سمجھ نہیں سکتا فوراً اپنی نقاب ہٹادی آپ کے چہرے کی تابانی نے مولانا موصوف کی عقل وشعور کو معیار بیخودی پر لاکر بیہوش کردیا تین روز مسلسل اسی کیفیت میں گذارے جب ہوش میں آئے قدمبوس ہوکر تمنائے بیعت کی قطب المدار نے بیعت سے ممتاز و مفتخر فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک قصبہ باورشریف ضلع کانپور ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات

اے ستہ قاضی مطہر اہل حق — حامئ دین وسراج العاشقین
عزم چوں کردہ سوئے دار الجناں — سال او رگفتہ خرد جنت نشاں

(۳) **گروہ طالبان** ۔ قاضی محمود کنتوری سے جاری ہوا ان کے دو فرقے ہیں
(۴) **گروہ دیوانگان** ۔ حضرت سید جمال الدین جان من جنتی رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوا ۔ دیوانگان حسینی دریائی ۔ دیوانگان شدہ شاہی وغیرہ آپ سے ۲۷ پٹیاں نافذ ہوئی ہیں جن کا ذکر تفصیل کے ساتھ کتاب ہذا میں آگے بیان کیا جائے گا۔

دربیان حضرت سید بدیع الدین اویسیہ مشرب بودن

صحیح ہے یہ ہر اک مورخ نے لکھا — یعنی وہ سلطان جملہ اولیا
اویسیہ ہے اس میں کچھ بھی شک نہیں — بے وساطت از امام المرسلیں
روح پیغمبر سے ہے یہ فیضیاب — اس طرح پایا مدار کا خطاب
سات کس ہیں اویسیہ اے ارجمند — نام ان کے یاد رکھ بس حق پسند

ویس قرنی ویس ہیں اول ہوئے
دوسرے ہیں ویس وہ مقبول رب
سیومی ذوالنون رابع رابدن
پانچویں حضرت نظام الدین ہیں
ساتویں سرکار بدیع الدین مدار
در لطائف اشرفی اوردہ است
وویسیہ ہیں ہے یہ ختم الاولیا

ہیں ولی اللہ ہیں اکمل ہوئے
جن کا نجم الدین کبریٰ ہے لقب
ہیں وہ کشمیری سلیمان بیگماں
ششمے حافظ جو شمس الدین ہیں
کرلے تو یوں نام ساتوں کے شمار
میر اشرف ایں روایت کردہ است
زیب بخش صدر بزم اصفیا

باب دہم در حالات سلاسل مداریہ طیفوریہ

از کتاب تواریخ آئینہ تصوف ۱۳۱۱ھ مطبع حسینی ریاست رام پور مؤلف جناب فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی طیفوری صفحہ ۵۴ اور ۵۵ او ۱۵۶ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۴ و ۱۶۲ واضح ہو کہ یہ خاندان مداریہ طیفوریہ بارہ واسطوں سے جاری ہے اور حضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ سے خلفائی اکبر اکبر و اصغر دس ہوئے جن کی تفصیل مکتوب الطاب الوہیت المسمیٰ تصنیف حضرت شاہ بدیع الدین سے یوں واضح ہوتی ہے کہ خلیفہ اکبر حضرت سید اجمل امجد بہرائچی حضوری ابدال رومی علو العزم ایک اور خلفائے اصغر یعنی حضرت شاہ کریم حضرت شاہ داؤد مجتبائی حضرت شاہ سلیمان کوفی حضرت شاہ عزیز حضرت شاہ سعید مصری حضرت شاہ سلیمان کرمانی حضرت میران شاہ لاہوری حضرت شاہ عبد الصمد حضرت شاہ عبد الوسیع نو ہیں ان نو حضرات خلفائے اصغر سے ایک ایک سلسلہ جاری ہے اور سید اجمل امجد خلیفہ اکبر سے تین سلسلہ جاری ہیں۔ تین اور نو بارہ سلسلے ہوئے ان بارہ سلاسل کے اسماء کتاب شجرات میں مفصل درج ہیں۔ مگر اس جگہ بنظر طوالت دس سلسلے چھوڑ کر صرف دو سلسلوں کا جو اکثر مروج ہیں حال ذیل میں لکھا جاتا ہے

اور یہ باب دو فصلوں پر منقسم ہے

فصل اوّل در احوال سلسلۂ مداریہ طیفوریہ قدوسیہ در سیر واشغال

اس سلسلۂ خاص کی کیفیت یہ ہے کہ طالب صادق واصل مرشد کو خلافت عطا فرما کر بجسم مدینہ شریف کو لیجاتے ہیں اور مرتبہ روحانیت میں یا حضرت میں حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک سے روح طالب کو مس فرما دیتے ہیں اور وہ دست مبارک خاص نور سفید کا ہوتا ہے اور اسی وقت سے طالب صادق کا فیضان باطنی منشرح اور قلب روشن رہتا ہے اور یہ مقدرت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ جب چاہتا ہے نور محمدی صلعم بصورت عرش معائنہ کرتا رہتا ہے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یہ عنایت خاص اسی سلسلہ کے واسطے مخصوص ہے کیونکہ اس خاندان کے حضرت مجدد حضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار پر یہ عنایت ہوئی اور ان کے سلسلہ میں یہ فخر بخشا گیا کہ تاقیامت جو ان کے سلسلے میں طالب صادق واصل مرشد یعنی خلیفۂ اکبر ہوگا اس کو یہ افتخار خاص عطا کیا جاوے گا

فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قادری حنفی طیفوریہ [1] مؤلف تاریخ آئینۂ تصوف حضرت شاہ امیر شاہ [2] طیفوریہ قطب الارشاد صاحب حق - حضرت [3] میاں غلام شاہ معصوم قطب ربانی - حضرت [4] شاہ عبدالکریم شاہ قطب دارین - حضرت [5] شاہ عنایت جیوۃ القوۃ المتین - حضرت [6] میران سید شاہ بھیکہ فی الواحد الوجود - حضرت شاہ [7] ابو المعالی صمدی - حضرت [8] شیخ داؤد گنگوھی رحمۃ اللہ - حضرت [9] شاہ شیخ محمد صادق گنگوھی محبوب الٰہی صادق مثال - حضرت [10] شاہ ابو سعید گنگوھی دست راست حضرت شاہ نظام الدین بلخی وحید سالار ان حضرت [11] شاہ علاؤ الدین تھانہ سری کرم الفریقین حضرت [12] مشکل کشا بندگی - شاہ عبد القدوس گنگوھی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین ان تمام صاحب کا حال صفحات ۴۴ سے ۵۴ تک میں مفصل درج ہے - حضرت شیخ محمد بن قاسم اودھی - حضرت [15] سید بڈھن بہرائچی جنات الارواح - حضرت سید اجمل احمد بہرائچی حضوری ابدال رومی علو العزم ان تینوں حضرات کا احوال صفحہ ۴۸ میں لکھا ہے مگر اس سلسلۂ خاص کے متعلق یہ حال ہے کہ حضرت سید بڈھن شاہ نے

تاریخ ۱۴ ماہ رجب سنہ ۵۹ ہجری میں بروز دوشنبہ وقت بعد عصر اس سلسلہ طیفوریہ مداریہ کی خلافت اکبری حضرت سید اجمل امجد بہرائچی سے حاصل کی اور حضرت سید اجمل بہرائچی نے تاریخ ۱۴ شعبان سنہ ۴۵۳ھ میں بروز جمعہ بعد نماز حضرت شاہ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ سے مکن پور میں اس سلسلہ کی خلافت اکبری حاصل کی۔ از مکتوب نظاب الوہیت اسمی۔ فقیر مولف تواریخ کہ حضرت سید شاہ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فقیر مولف تک جس قدر طالبان صادق اس خاندان میں شریعت باطریقت اور طریقت باشریعت اور سلوک بالجذب اور جذب بالسلوک کے ہوئے ہیں سب میں یہ نعمت سروری منتقل ہوئی اور تاقیامت اس سلسلہ مرفوع میں بمراتب شریعت باطریقت جاری رہیں گے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مکتوب کربت الوحدت میں اور حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی شہنشاہ ہند الولی نے اپنی مکتوب اطاب احدیت المعارف میں لکھا ہے کہ باللہ ثمہ باللہ ہم نے دیکھا کہ اگر حضرت سید شاہ بدیع الدین کے چہرہ کے نقاب احیاناً ایک یا دو اٹھ جاتے تھے تو خلق اللہ سجدہ میں گرنے لگتی تھی کیونکہ جس طرح حضرت آدم مسجود ملائک تھے اسی طرح حضرت بدیع الدین بھی مسجود خلائق تھے اور یہ شرف ان کو صرف دست اقدس حضرت سرور کونین سید عالم صلعم کے ان کے چہرہ پر مس کرنے سے حاصل ہوا تھا مگر آپ حجابات دبیز متین اپنا چہرہ مستور رکھتے تھے تاکہ شریعت سے باہر قدم نہ نکلے اور آئندہ کو اس خاندان میں جو عارف ہو وہ متبع شریعت باطریقت کے ہوں۔ الحقیقت حضرت شاہ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک آیات عجیبہ سے تھے اور جو ان سے نسبت مرفوع رکھتا ہے وہ بھی ان کے قدم بقدم ہی اور ان کے حضرت پیر مرشد علیہ الرحمۃ کا حال یہ ہے حضرت طیفور شامی خواجہ بایزید بسطامی سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ۔ تاریخ ۵ ماہ ربیع الآخر سنہ ۸۷ ہجری میں بروز پنجشنبہ وقت بعد مغرب شام میں آپ پیدا ہوئے راوی اسکی آپ کے والد ماجد ہیں۔ از نظارت نامہ۔ سنہ ۱۳۴ھ میں حضرت امام جعفر صادق کشف العالمین رح سے بیعت توبہ ارشاد۔ اور سنہ ۱۳۵ھ حضرت حبیب عجمی رح سے خلافت رسول شاہی روح جذبیہ۔ اور تاریخ ۱۲ ماہ شوال سنہ ۱۵۶ھ میں بروز سہ شنبہ وقت عصر حضرت عین الدین شامی رح سے دمشق کی مسجد خاص میں خلافت

Scanned with CamScanner

کلی پائی۔ از مکتوب نطاب رحیم الوجوب۔ تاریخ ۱۵ ماہ شعبان سنہ ۲۶۱ھ میں بروز دوشنبہ وقت نصف شب مرتبہ لاہوت میں وفات پائی مزار مبارک طیفور میں اور مکتوب نطاب آپکا مدینۃ الآخرت ہے۔ از مکتوب نطاب الوہیت اسمی۔ اس سلسلہ خاص میں خلیفہ اکبر آپ کے حضرت شاہ **بدیع الدین** رحمۃ اللہ علیہ ہیں روحی بیعت و فیضان باطنی آپ کو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اور چاروں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے حاصل ہوئے اور خوارق ۵، صادر ہوئے جو مفصل مکتوب نطاب میں تحریر ہیں۔ **حضرت عبداللہ شامی** رحمۃ اللہ علیہ۔ تاریخ ۲۷ ماہ شوال سنہ ۵۵ھ بروز پنجشنبہ وقت عصر شام میں پیدا ہوئے راوی اسکی آپ کے والد ہیں۔ از ظہریت نامہ۔ تاریخ ۱۶ ماہ رجب سنہ ۱۶۶ ہجری میں بروز دوشنبہ وقت بعد مغرب حضرت شیخ عبدالاول امین الدین شامی سے بغداد شریف میں خلافت پائی (از مکتوب نطاب رحیم الوجود) تاریخ ۱۱ محرم سنہ ۳۵۷ھ میں بروز چہارشنبہ وقت فجر بعد نماز مرتبہ ملکوت میں آپ نے وفات پائی مزار مبارک دمشق میں ہے اور مکتوب نطاب آپکا زبدۃ الجواہر ہے از مکتوب القا ابوہیب اسمی۔ خلیفہ اکبر آپ کے اس سلسلہ خاص میں حضرت شاہ **بدیع الدین** ایک اور صاحب مجاز خاص اس سلسلہ کے ۹ ہوئے روحی بیعت یعنی فیضان باطن آپ کو حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت سرور عالم صلعم سے حاصل ہے اور ۷ اخرقہ خفی وجلی آپ سے صادر ہوئے جو مندرج مکتوبات نطاب ہے۔

فصل دوم در بیان سلسلہ مداریہ طیفوریہ دوم

اس سلسلہ عالیہ کی کیفیت اور تعلیم وہی ہے جو سلسلہ مداریہ طیفوریہ اول کی ہے اور اسپر لکھی گئی اب احوال مفصل حضرات سلسلہ ہذا کا تحریر کیا جاتا ہے حضرت شاہ محمد امیر شاہ قطب الارشاد صاحب حق۔ حضرت میاں غلام شاہ معصوم قطب ربانی حضرت شاہ عبدالکریم شاہ حضرت مولوی شاہ محمد عظیم معشوق الواحدیت حضرت سید مسعود سلطان ثانی۔ حضرت سید احمد بن محمد افضل باقی الارواح حضرت میر سید محمد اودھی اس سلسلہ کے متعلق ہیں۔ حضرت سید اجمل امجد بہرائچی ابدال روحی علو العزم آپکا حال صفحہ ۴۸ میں مفصل تحریر ہے اور اس سلسلہ کی کیفیت خلافت اول سلسلہ عالیہ مداریہ طیفوریہ میں ہے) اور خاص اس سلسلہ کے متعلق یہ حال ہے کہ خلیفہ اکبر آپ کے اس سلسلہ خاص میں حضرت سید مبارک

Scanned with CamScanner

بن امیر باز جلالی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور سات خلیفہ اصغر ہیں بحضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار جذاب الحق آپ کا مشرح مفصل حال صفحہ ۵۵ میں قلمبند ہے اور اس سلسلہ خاص کے متعلق یہ کیفیت ہے کہ ان حضرات نے تاریخ ۱۳ر شوال سنہ ۸۴۵ھ میں بروز پنجشنبہ بوقت اشراق حضرت عبداللہ شامی ہیں خلافت اس سلسلہ کی حاصل کی۔ از مکتوب کتاب زبدۃ الجواہر تصنیف عبداللہ شامی صفحہ ۸۴ حضرت سیدا اجمل امجد ابدال روحی حضوری رحمۃ اللہ علیہ۔ تاریخ ۵ر ماہ جمادی الآخر ۷۲۴ھ میں بروز چہارشنبہ بوقت عشا بدخشاں میں آپ پیدا ہوئے۔ راوی اسکے آپکی والد ماجد ہیں۔ از ظہرت نامہ۔ تاریخ ۴ر ماہ شعبان سنہ ۷۵۳ھ میں بروز جمعہ بعد نماز حضرت شاہ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ مداریہ کی خلافت حاصل کی اور تاریخ ۲۲ر ماہ رجب سنہ ۷۹۹ھ بروز جمعہ وقت عصر حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال بخاری بن سید احمد دوران فلک سے بخارا میں خلافت حاصل کی از مکتوب خطاب بدیع الصالح۔ تاریخ ۲۲ر ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۰۵۷ھ میں بروز چہارشنبہ بوقت صبح صادق مرتبہ ملکوت میں اس عالم سے حجاب کر مرتبہ ابدا کیت جمال ابدال کے قلب میں منقلب ہوکر انقلاب فرمایا اور مکتوب خطاب آپ کا ماثورہ سبحان ہے از مکتوب خطاب زبدۃ الولایت۔ خلفا آپ کے دس ہوئے اس تفصیل سے کہ حضرت سید بڈھن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلہ خاص میں خلیفہ اکبر ایک اور خلیفہ اصغر ۹ صاحب مجاز ۱۳ روحی بیعت فیضان باطنی آپکو حضرت سرور عالم صلعم سے حاصل ہوئے اور خوارق خفی و جلی ۵۳ ہوئے جو مندرج مکتوب خطابات ہیں۔ اور مزار مبارک سید اجمل و سید بڈھن کے بہرائچ میں مرجع خلائق ہیں۔

باب یازدہم در حالات سلاسل نقشبندیہ

واضح ہو۔ کہ یہ باب چودہ فصلوں پر منقسم ہے اور اس فقیر مؤلف تواریخ کو ستر سلسلہ نقشبندیہ کے پہونچے ہیں جن میں سے ۱۴ سلاسل کی تفصیل اس باب میں لکھی جاتی ہے اور تین سلسلوں کا حال بنظر طوالت چھوڑ دیا گیا مگر کتاب شجرات میں ان کے اسمار

مرقوم ہیں ۔حضرت شاہ عبد الکریم شاہ قطب الدارین رح صاحب مکتوب نطاب جب الوجود اور حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس گنگوہی قطب عالم رح صاحب مکتوب نطاب تحفۃ الوحدت اور حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح مجتہد نقشبند صاحب مکتوب نطاب انقباض الانوار اور حضرت مشکلکشا خواجہ بہاؤ الدین نقشبند انوار ذاتی رح صاحب مکتوب نطاب تقوت القادرت متفق اللفظ والمعنی ارقام فرماتے ہیں کہ خانوادہ طیفوریہ سے خداوند تعالیٰ نے عجیب ہی برکات اور فیضان رحمت جاری فرمایا ہے اور انوار صفاتی کا اس سے بیشمار ترشح ہوا ہے یعنی حضرت بایزید بسطامی طیفور شامی سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ سے منجملہ اور سلاسل کے یہ دو عالی مرتبے سلسلہ جاری ہوئے ایک سلسلہ طیفوریہ مداریہ قادوسیہ اور دوسرا سلسلہ طیفوریہ نقشبندیہ ۔ سلسلہ اول طیفوریہ مداریہ ۔یوں ہے حضرت خواجہ بایزید بسطامی طیفور شامی سے حضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ اور ان سے حضرت سید اجمل اجمد حضوری ابدال روحی اور ان سے حضرت بڈھن بہرائچی اور ان سے حضرت درویش محمد بن قاسم اودھی اور ان حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس گنگوہی قطب عالم ہوئے جنکی مفصل کیفیت ناظرین معائنہ کر چکے ہیں ۔اور دوسرا سلسلہ طیفوریہ نقشبندیہ جس کی تشریح ناظرین اس باب میں ملاحظہ کریں گے یوں ہے۔

کہ حضرت بایزید بسطامی طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خواجہ عبد اللہ مغربی محمد رحمۃ اللہ علیہ اور ان سے حضرت شاہ ابو سعید اعرابی رحمۃ اللہ علیہ اور ان سے حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان سے حضرت خواجہ ابوالعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ اور ان سے حضرت خواجہ ابو تراب منصور رحمۃ اللہ علیہ

مدارج مدار

مدار - کائنات ذات گرامی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے ٹھہرایا اور ایک جگہ مولانا عبد الحق محدث دہلوی کی کتابوں میں لکھا دیکھا کہ قطب المدار دم مدار - یعنی دم کو چھوڑ دے اپنی اصل کیطرف پس وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مدارج کے لفظ قطب المدار کے ساتھ خطاب فرمایا قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم المدار وھو القرار ترجمہ مدار وہ ہے کہ اسی سے قرار ہے عالم کا المدار کُلّ ترجمہ مدار ہے کل ہے کل عالم کا - مطابق فرماتے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ المدار کفر الله ولا غیره الله ترجمہ مدار وہ ہے کہ اس کو فخر ہے اللہ کا اور نہیں ہو سوا اسکے مگر اللہ مقولہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ المدار محافظة العلم والعالم میل لمدار المدار جمیل کمثل الجمال ترجمہ مدار وہ ہے کہ محافظت ہو علم و عالم کے قبضہ میں مدار کے مدار جمیل ہے مثل جمال کے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے المدار کل الاشیاء ترجمہ مدار کل ہے سب چیزوں کا پس فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے المدار مظہر العجائب درجة الالوھیت یوصل الولوبیة ترجمہ مدار مظہر ہے عجائبات کا اور درجہ الوہیت کا اور ملنے والا پروردگار اپنے کا فرمایا مظہر الدین الیاس قدس سرہ نے المدار محل بین النبوة والولایة ترجمہ مدار ایک مقام ہے درمیان نبوت اور ولایت کے شعر

من فراغت داد از ابر و غبار ‏ ‏ ‏ ‏ بر از چرخ دار دم مدار

اور مکتوب سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ و قاضی حمید الدین ناگوری میں لکھا ہے کہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار اس طرح ملقب ہوئے کہ (مدار) تمام نسبتوں علوی و سفلی

ہیں ایک ہوتا ہے اور انتظام عالم کا اُس کے ہاتھ میں ہے۔

سب اولیا ہیں خدا کے ہم صفت موصوف
مدار کار خدا ہے مدار پر موقوف

آپ کو حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قطب العالم قطب الکبریٰ قطب الارشاد قطب اکبر کہتے ہیں اور اسکی تکمیل و تلقین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام بندر کھماج بالائے کوہ زرنگار میں ہوئی جو ہر ایک کتاب سے واضح ولائح ہے۔ وہ حقیقت میں اویسیہ مشرب ہوئے اور ظاہر میں پیر و مرشد کی حاجت نہ رکھی اور بحر المعانی کے چودھویں مکتوب میں لکھا ہے کہ قطب العالم کو فیض حق تعالیٰ سے بے واسطہ ہوا اور قطب العالم کا لقب قطب المدار ہے جس وقت کہ قطب المدار سلوک میں ترقی کرے مقام فردانیت میں پہونچے۔ حیات دائمی پاوے۔ آیۃ الا ان اولیاء اللہ لا یموتون یعنی اللہ کے ولی مرتے نہیں ہیں بندوں سے پردہ کرتے ہیں۔ شعر

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر دم آن جان وگر بخشد خدا

حدیث (موتو قبل انتموتو) یعنی مر جاؤ پہلے مرنے سے۔ اور مدارج قطب المدار یہ ہیں کہ اقطاب کو مقام قطبیت سے معزول کرے۔ قطب المدار ایک ہی ہے۔ اور اس کا نام عبد اللہ ساکن سواد اعظم ہے اور اس کا فیض ارض و سما میں ہے اور جو قطب ہیں وہ سب تابعدار قطب المدار کے ہیں ربانی لوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم و علی مرتضیٰ رضی مقام فردانیت میں ہے اسواسطے کہ محمدؐ برزخ ہے بدولت دلیلیہ کے مقام معشوقی میں اسکا پہونچنا معلوم پس جو کوئی احمدؐ کو غیر دیکھے اپنے عہد میں کوئی چیز نہ دیکھے پس اے مطلوب انتہا تیرے فقیر کی یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر کہنا کفر کا کلمہ ہے پس یہ مراتب ولایت کے ساتھ خاص میں چنانچہ جناب حضرت سید بدیع الدین قدس سرہ نے مقام صمدیت میں قرار پکڑا اور اخبار الاخیار میں ہے کہ قطب المدار مقام معشوقی سے مقام اللہ الصمد یعنی صمدیت میں پہونچے اور یہ بات بھی دیکھی گئی کہ موجودات کا وجود خواہ علوی ہوں خواہ سفلی قطب المدار کے وجود سے ہے اور مدار موجودات علوی اور سفلی کا وجود کی برکت سے موجود ہے پس جاننا چاہیے کہ اقطاب بہت ہیں ظاہر کی آنکھ سے پوشیدہ ہیں پس مراتب معشوقی کی حد یہ ہے کہ جو کچھ معشوق کہے وہ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کرے اور جو حکم کہ بلا تکرار نزول کرے اگر بدون رضامندی قطب المدار کے ہو وہ نہیں ہو سکتا۔ اور بلکہ لوح محفوظ سے محو کرے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب سے اور دوسرے معاملات عرش و کرسی کے اُس کے تصرف میں ہوں اور سید اشرف سمنانی کی مکتوب میں بہ دیکھا گیا ہے کہ اگر اس عالم میں اقطاب کا وجود موجود نہ ہو تمام عالم زیر و زبر ہو اور اگر قطب فوقیت حاصل کرے قطب وحدت پر پہونچے مقام

معشوقی میں داخل ہوا اور مدارج واجلال حقانی بھی سننا چاہیئے بحر المعانی کے چوبیسویں
مکتوب میں لکھا ہوا ہے کہ اگر قطب المدار چاہے اقطاب کو اپنے ونیز ولایت کے مرتبہ سے معزول
کرے اور اگر اس کو چاہے تو دوسرے رحال میں تعین کر سکتا ہے چنانچہ حضرت قطب المدار مع خلفا
کے جب ملک خراسان میں پہونچے اور ایک گوشہ میں قیام کیا تو آنحضرت کے خلیفہ حضرت جمال الدین
عرف جان من جنتی تھے واسطے اس شہر کی سیر کو گئے نصیر الدین جو اس شہر کا قطب تھا اتفاقاً
ملی کہ جمال الدین نے کہا کہ اے عزیز تو اس جگہ کا قطب ہے اور اس قدر بے خبر بیٹھا ہوا ہے کہ
اس شہر میں قطب المدار وارد ہوئے ہیں ۔ اٹھ اور ان کے آستانہ فیض شمانہ پر جا اور
ان کی خدمت کر کیونکہ وہ تمام قطبوں کا پیشوا ہے یہ بات سنکر نصیر الدین نے غرور میں آکر
بیساختہ جواب دیا کہ تیرے مانند میں نے دیوانے بہت دیکھے ہیں جا اپنا کام کر بس پھر اس کلام
کے جمال الدین رنجیدہ پیشانی اپنے مرشد کی خدمت میں آکر بیٹھے تو حضرت قطب المدار نے
کل حال جمال الدین سے کہا کہ جو تم سے نصیر الدین نے کلمہ گستاخی غرور کا کہا ہے تو اس کو میں نے
یہ سزا دی ہے کہ اس میں جتنی کرامات تھی وہ سب میں نے لے لی ہے یہ بات سنکر جمال الدین
بہت خوش ہوئے جب نصیر الدین نے دیکھا کہ اب مجھ میں وہ کرامات نہیں رہی کہ آنحضرت کے
آستانہ فیض شمانہ پر آئے اور بہت عاجزی ومنت آنحضرت کی کرنے لگے آنحضرت نے
جواب دیا کہ تم نے جمال الدین کو ناخوش کیا اور کلمہ غرور کا کہا اس سبب سے وہ نعمت
تم سے لے لی ۔ ہاں اگر تم جمال الدین سے اپنی خطاء وقصور معاف کراؤ تو وہ نعمت تم کو ملے
یہ بات سنکر نصیر الدین سید جمال الدین کے پیروں پر گر کر کہا اب ہماری گستاخی معاف کیجیے
سید جمال الدین نے خطا معاف کی اور روبرو آنحضرت کے لاکر حاضر کیا آنحضرت نے پھر دوبارہ
نصیر الدین کو وہ نعمت عطا کی اور اس جگہ کا قطب مقرر کیا ۔ الحاصل قطب المدار کا مرتبہ افضل ہے
اس کی کیفیت عزۃ الاسرار میں مندرج ہے پس اے طالب مدار تاثیر سے عرش وثری تک الحاصل قطب المدار
ہمیشہ تجلی صفات میں ہیں اور افراد تجلی ذات میں پس اے طالب گوش کر کہ شیخ داؤد قیصری قدس سرہ
نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ قطب عالم ہر زمانہ اور نزدیک قیامت تک رہے گا بلکہ جب قطب العالم
نہ ہوگا قیامت آجائیگی ۔ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر فتح العزیز پارہ تبارک الذی صفحہ
۲۷ میں لکھا ہے موجودات کا وجود قطب عالم کے وجود کے ساتھ ہے اور قطب عالم کو بدون
کسی واسطے کے حق تعالی سے فیض پہونچتا ہے ۔ اس کو قطب المدار قطب عالم قطب الاقطاب
قطب الاکبر وغیرہ کہتے ہیں چنانچہ المدار قطب المدار ذکرہ اللہ بالخیر مدار علیہ واقطاب علیہ

Scanned with CamScanner

مخدوم شیخ ابو الفتح نے قطب المدار سے پوچھا کہ مدار کیا خطاب ہے اور اسکا مخاطب کون ہے آنحضرت نے فرمایا کہ مدار سر دفتر مختار کارخانۂ الٰہی کا ہوتا ہے اور وہ شخص حیّ اور قیّوم کی صفت کے ساتھ متصف ہو اسکو مدار کہتے ہیں اور خطاب مدار کے ساتھ اس کا لقب بیان کرتے ہیں یہ مضمون تحفۃ الاسرار میں ہے شعر

اللہ کے حرف چار محمدؐ کے چار ہیں　　گن لیجئے کہ چار ہی حرف مدار ہیں

مرویات صوفیہ میں ہے کہ ان ہی اولیاء کبار سے کہ جن کی نسبت حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ہیں جن کو فیض پہونچا اللہ کی طرف سے بلاواسطہ پھر ان سے قطب الاوتاد کو پھر اُن سے قطب الابدال کو پھر اُن سے قطب الارض کو اور وہ ابرار ہیں پھر ان سے قطب الولایت کو پھر اُن سے نقباء اور نجباء کو درجہ بدرجہ پھر اُن سے زاہدوں کو اور عابدوں کو درجہ بدرجہ پھر اُن سے تمام عالم کو درجہ بدرجہ پہونچتا ہے اور فرمایا ہے شیخ عالم محقق الرشیخ نے کہ مدار وہ ہے کہ جسکے ساتھ عالم کا قرار ہو وجود آگاہ ورعا نگا اور نیز کہا شیخ موصوف نے کہ مدار وہ ہے کہ جس سے عالم فیض حاصل کرے بالواسطہ اور وہ اللہ سے بلاواسطہ اور دوسرے قول میں شیخ محقق سے تعریف مدار میں مذکور ہے کہ مدار وہ ہے کہ جسکی طرف وجود ہر شے مخلوق کا دورہ کرے جبکہ آنحضرت موافق حکم احکم الحاکمین قل سیروفی الارض اللہ تعالیٰ شانہٗ اعظم برہانہٗ کے حکم سے اُٹھکر ہدایت اور تلقین کرتے ہوئے جونپور میں رونق افروز ہوئے اور ایک مسجد میں استقامت فرمائی پس آنحضرت کی توجہ فیض کی برکت سے وہ شہر ہدایت کا دار الشرف ہوگیا اور آنحضرت کے شمس کرامت کی شعاعیں اس شہر کی خود بینوں کے سپہر وجود پر چمکیں اور حاجی احمد نے جو آنحضرت کے خلیفوں میں سے تھے زاد المسافرین میں لکھا ہے کہ وجود کرامت آنحضرت کا منظر عین وحدت تھا پس جو آپ کو دیکھتا یہ شعر زبان پر لاتا شعر

ای نور خدا در نظر از روئے تو مارا　　بگذار کہ در روئے تو بینیم خدا را

یہ دولت کسکو ملی ہے چنانچہ صوفیہ رحمہم اللہ مثل شیخ علاء الدین سمنانی وغیرہ نے اپنی تصنیفات میں فرمایا ہے کہ جب کوئی عارف منزل صمدیت میں پہونچتا ہے تو اس وقت اُس کی ذات عالم ظہور میں کسی چیز کی محتاج نہیں رہتی ہے جیسے کہ اس معاملہ میں ایک حدیث مشکوٰۃ شریف میں سے اس جگہ تحریر کیجاتی ہے حدیث الی بالنوافل حتی احببتہ واذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ الذی یبطش بہا ورجلہ الذی یمشی بہا اُسکے حق میں ہے الحق پس اس حال میں شیخ مخدومی قادری نے کہ خلفاء آنحضرت کے خلیفوں سے ایک خلیفہ تھے عرض کیا کہ شاہا بغیر

طعام صوری کے انسان کیونکر زندگی بسر کرتے ہیں اور عبادت میں اطمینان کلی کس طرح حاصل ہوتا ہے
آنحضرت نے فرمایا جاننا چاہیئے کہ جس کسی کا وجود بول براز سے مبرا اور نجاست لوث دنیا سے معرا ہو
اس کو طعام صوری سے کیا کام اور باقی جس کسی نے وجود دیکر پاک اور مرغوب طعام صوری ہوا پس ان میں سے
کوئی طعمہ ناسوتی اور کوئی لذائذ ملکوتی ہے اور جو کوئی کہ ان دونوں سے مراد مبرا ہے اس کو ملکوتی حاصل ہے
وہ محتاج ناسوتی کا نہیں چنانچہ مجھکو مقام بندر کھنابخ بالائے کوہ زرنگار میں طعام صوری سے پیشتر برنج
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سامنے رکھا اور مجھ سے کہا کہ یہ اللہ پاک نے تمہارے
واسطے طعام ملکوتی بھیجا ہے کھاؤ میں نے کہا الدنیا یوم ولنا فیہا صوم ترجمہ دنیا ایک دن ہے
اور میں ہوں اس میں روزہ دار بعد اس گفتگو کے تو لقمے نوان اللہ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ہاتھ سے میں نے کھائے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آج سے تا زیست تجھکو
اکل و شرب یعنی کھانے پینے کی خواہش نہ ہوگی اور جس طرح سے میں پیغمبر و رسل شہدا و کل انبیا و اولیا
اور کل مخلوقات کا سردار ہوں اسطرح سے تمکو بھی اللہ تعالیٰ نے بعد ائمہ اطہار کے اولیا عظام
سردار کیا ہے پس اس وقت سے مجھکو کیفیت تحت الثریٰ سے فلک اعلیٰ تک معلوم ہونے لگی اور دوسرے
یہ کہ تو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کو صوم وصال سے منع فرمایا ہے اور
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہیں ہوں میں مثل تمہارے ایک آدمی تم سے اپنے پروردگار
کے پاس شب گذرانتا ہوں اور وہ مجھکو کھلاتا اور پلاتا ہے پس اس صورت میں یہی ہو سکتا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ
تم میں سے میرے برابر کون ہے مجھکو اللہ تعالیٰ کھلاتا اور پلاتا ہے۔ بہرصورت اس نعمت خاص کا عطیہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے اور دوسرے یہ کہ تمام تا باقی عمر اس مقام میں متمکن ہو کے
بدون طعام صوری کے زندگی بسر کرتے تھے اور نعمت ملکوتی کو غذا بناتے اور ہمارے جد حضرت
آدم نے عرصہ پانسو برس کی مدت تک بہشت میں رہ کر اس غذا لطیف کے ساتھ زندگی بسر کی تھی
یہ بات بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میرے ہی اوپر ختم ہے کیونکہ میں قطب
المدار ہوں الاولیا تحت قبائے لا یعرفہم غیری ہوں اس بات کو سن کر مخدومی
نے کہا صدقت اور کہا سبحان اللہ کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو جمال و جلال ایسا
عنایت فرمایا ہے کہ مشاہدہ میں جسکے دیکھنے کی تاب نہیں چنانچہ مخدومی بیخود ہو کر روبرو
نیاز سجدے میں لائے اور دنیا کے تمام امور سے دست بردار ہو کر خلفاؤں میں داخل
ہوئے اور آنحضرت ظاہر میں اپنا رخ مبارک برقعہ سے جو مثل فانوس کے وجود
شمع النور آنحضرت پر موجود تھا پوشیدہ رکھتے تھے تا کہ دیکھنے والوں کو اس نور کی

Scanned with CamScanner

چمک سے دیکھنے کی تاب نہ ہوتی تھی اور پروانہ کے مثل آپ کی محبت میں نثار ہو کر فیض حاصل کرتے تھے کیونکہ حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار نے ستر مرتبہ شب قدر کو دیکھا تھا اس وجہ سے کوئی آپ کے چہرہ انور مبارک کو دیکھ نہیں سکتا تھا بلکہ جس کی نظر آپ کے جمال بے مثال پر پڑتی بے اختیار ہو کر سجدہ کرتا تھا اسوجہ سے آپ ہمیشہ اپنے روئے مبارک پر برقعہ رکھتے تھے جو آپ کی نازلیت میلا نہ ہوا اور آپ کے نازلیت بدن لباس وغیرہ پر مکھی کبھی نہیں بیٹھی۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ بات محل تعجب نہیں کہ سیدنا قطب المدار کے چہرۂ نورانی کی تابانی سے خلق خدا متحمل نہ تھی دیکھنے والے سربسجود ہو جاتے تھے یہ باری تعالیٰ کی نورانی نشانی تھی جو دست رسالت صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوئی مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ شعر

گر نبودے ذات پاک اندر وجود ⁂ آدم را کے ملک کردے سجود

یعنی اگر آدم علیہ السلام کے وجود میں اللہ تعالیٰ کا نور نہ ہوتا فرشتے آدم علیہ السلام کو کبھی سجدہ نہ کرتے یہ صحیح ہے کہ حکم خداوندی تھا کہ اے فرشتو آدم کو سجدہ کرو۔ اگر وہ حکم دیتا کہ پتھر کو سجدہ کرو فرشتے حکم کی تعمیل کرتے نافرمانی نہ کرتے مگر عقل سلیم یہ تقاضہ نہیں کرتی کہ رب العالمین جس کی ذات مقدسہ شرک سے پاک ہے وہ غیر خدا کو سجدہ کراتا اور صفت توحید پر آدم کو لا کر کھڑا کرتا حالانکہ شیطان کو بھی دھوکا تھا کہ موحد کی یہ طاقت نہیں کہ غیر خدا کے روبرو سر ٹیک دے مگر اس کی مغروریت کا پردہ آنکھوں پر تھا اس نے جبین آدم پر نور خداوندی نہ دیکھا ورنہ ہزار سجدے کرتا یہ سجدہ آدم نہ تھا جو معیار شرک پر آتا بلکہ نور خداوندی کا سجدہ تھا جو وقوع میں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ عارفان حق جو تجلیات الٰہی کا مشاہدہ کرتے ہیں جس شے میں پاتے ہیں سر ٹیک دیتے ہیں۔ ایک عارف کا قول ہے کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ یعنی میں جس چیز کو دیکھتا ہوں اسمیں اللہ تعالیٰ نظر آتا ہے۔ سجدہ خداوندی کی تعریف یہ ہے کہ جسم کے آٹھ عضو لگ جائیں اگر کوئی عضو باقی رہ گیا تو غیر معذور کی نماز نہ ہوگی یہ سجدہ عبادت نہ تھا جو شرک ہوتا عبادت میں عاقل ہونا شرط ہے یہ وہ جھلک خداوندی تھی کہ عقل کھو جاتی تھی۔ انسان دیوانہ وار عالم بیخودی میں سر ٹیک دیتا تھا عبادت آگے تصوف میں دوادلیائے کاملین یعنی حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ و حضرت خواجہ

معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے خطاب مذکورہ بالا شاہد ہیں کہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مسجود خلائق تھے ایسے اولیائے کاملین اور علامہ روزگار جو علم و فضل میں بے نظیر تھے اعلان اعلان مشرکیا دیتے بلکہ یہ تجلیات الٰہی کا سجدہ تھا جو عالم بیخودی میں ظہور پذیر ہوا۔ اولیاء اللہ کے معاملات میں فتوی نہیں ورنہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ عالم بیخودی میں فرماتے تھے کہ سبحانی ما اعظم شانی اور حضرت منصور حلاج فرماتے تھے انا الحق وغیرہ تو معاذ اللہ یہ سب کافر تھے انکی ولایت قابل اطمینان نہ تھی ان کو ولی اللہ کہنا کفر ہے۔ یہ کیفیات وجدانی تھے۔ ایک عارف لکھتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ سی سال است کہ خدائے تعالیٰ بزبان جنید سخن می گوید و جنید درمیان نہ یعنی تیس سال ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنید کی زبان سے جنید سے باتیں کرتا ہے اور جنید درمیان میں نہیں ہوتا ہے یہ استغراق حق تھا یہ لوگ بمصداق حدیث شریف قدسی لا یزال یتقرب الی العبد بالنوافل حتیٰ احبہ کنت سمعہ وبصرہ وتسیانہ لی یسمع ولی یبصر ولی یمشی ویبطش ولی ینطق ترجمہ

یعنی جو بندہ عبادت نفل سے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کر لیتا ہے تو اس کے کان ہو جاتے ہیں جس سے وہ سنتا ہے، آنکھ ہو جاتی ہے جس سے وہ دیکھتا ہے ہاتھ ہو جاتے ہیں جس سے وہ پکڑتا ہے، پیر ہو جاتے ہیں جس سے وہ چلتا ہے۔

حضرت سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ منورہ کی تابانی کرم گستری حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی کہ مزار مقدسہ سے دست مبارک کا نکلنا اور آپ کے چہرہ پر مس کرنا چہرہ کا نورانی ہو جانا۔

ذکر حضرت قاضی حمید الدین المعروف بہ قاضی حمید قدس سرہ

آپ چچا حضرت قاضی مطہر قلہ شیر کے تھے ناگاہ عشق ذات الٰہی آپ کو دامنگیر ہوا پس برائے حصول مشرف نعمت بیعت حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کی خدمت میں حاضر ہو کر آرزومند بیعت کے ہوئے۔ آنحضرت نے فرمایا کس واسطے آیا ہے اور کیا مدعا رکھتا ہے

فصل دربیان مشائخ عاشقان

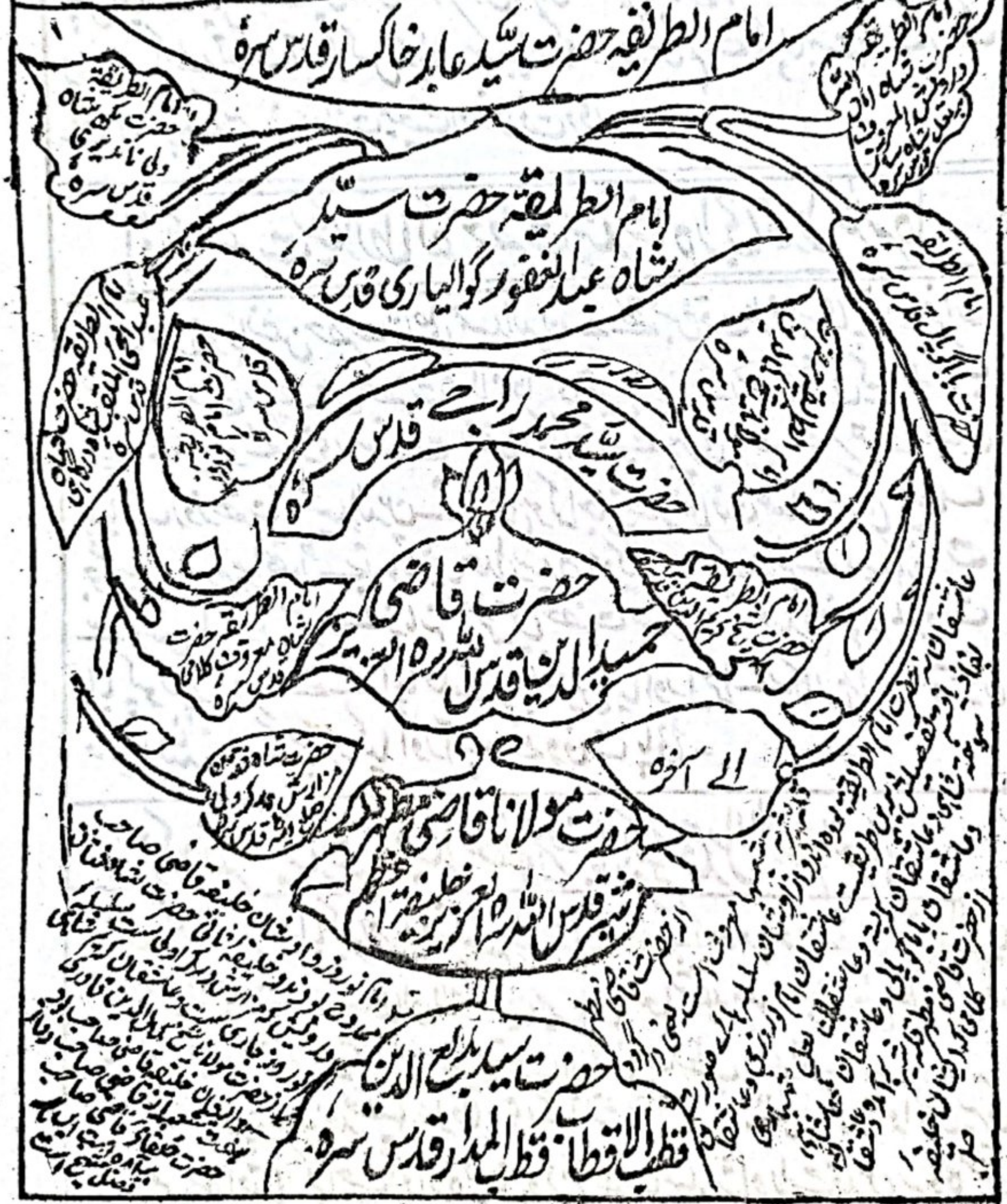

عرض کیا کہ گروہ خلفا میں داخل فرمائیے۔ فرمایا یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی چلا جا پھر عرض کیا کہاں جاؤں آنحضرت نے فرمایا کہ خدمت میں قاضی مطہر کی حاضر ہو کر شرف بیعت حاصل کر عرض کیا وہ مجھ سے چھوٹا ہے مسکرا کر فرمایا کہ اے قاضی یہاں نفس کا دخل نہیں تیرا غرور تجھکو اس نعمت سے باز رکھتا ہے کہ بھتیجے کے پاس جانے سے نفرت کرتا ہے کہ آداب مریدانہ کیونکر بجا لاؤں اگر طالب صادق سے محروم نہ کر دے تو چلا جا اور اس غرور کو چھوڑ اور گروہ عاشقان میں داخل ہو۔ شعر

درکیش جان فروشان فضل و ہنر نہ زیبد ٭ این جا حسب نیاید انجا نسب نگنجد

پس اجازت لیکر خدمت میں قاضی مطہر قدس سرہ کی حاضر ہو کر مرید ہوئے اور بے مثل اولیائے زمانہ میں گزرے تعریف آپ کی کس زبان سے بیان کروں اور کس قلم سے لکھوں بہت بڑے بزرگ تھے اور آپ کے پیر نے اجازت بیعت اور خلافت دی۔

ذکر حضرت سید الطائفہ حضرت سید شاہ راجی قدس اللہ سرہٗ

آپ خلیفہ و جانشین حضرت قاضی حمید الدین کے تھے جس وقت علم ظاہری پڑھکر فراغ حاصل کیا خدمت شریف میں حضرت مولانا قاضی حمید الدین کے رسوخ حاصل کیا اور جب آپ سے مرید ہوئے بڑی مشقت اختیار کی آخر اپنے پیر کی توجہ سے مرتبہ ولایت کا پایا ایک روز حضرت قاضی حمید الدین نے خوش ہو کر اجازت و خلافت عنایت کی بیشک جو آپ سے مرید ہوا تھوڑے زمانہ میں خدا رسیدہ ہو گیا اور ایک عالم نے آپ کی ذات سے فیض پایا پس آپ نے زمانہ آخر میں حضرت سید شاہ عبد الغفور المعروف بابا کپور پر نظر رکھتے تھے اپنا خلیفہ و جانشین کیا اور اجرائے کار ہدایت و تلقین خلق اللہ اُن کے سپرد کیا اور آپ نے وفات پائی۔

ذکر حضرت سید شاہ عبد الغفور عرف بابا کپور قدس اللہ سرہ العزیز

عبد الغفور عرف بابا کپور مرید و خلیفہ سید شاہ راجے کے وہ مرید و خلیفہ قاضی حمید الدین کے وہ مرید و خلیفہ حضرت سلطان التارکین برہان العاشقین مولانا قاضی مطہر کے وہ مرید اور خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار کے۔

آپ کا وطن کالپی ہے بعد تحصیل علم ظاہری کے آتش شوق دیدار الٰہی پیدا ہوا پس پیر کی تلاش میں سفر اختیار کیا جب آوازہ فیض و کرم حضرت سید شاہ راجے قدس سرہ کا مشہور

آپ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسی حصۂ ازلی کو کہ جو ان تک سیغہ بسیغہ آیا تھا لیا اور بعد حاصل کرنے بیعت کے شروع حال میں ریاضت سخت اپنے اوپر اختیار کی۔ برسوں سقائی کی رات کو ضعیفوں اور مسکینوں کو پانی پہونچاتے تھے صاحب جذبہ قویہ تھے بحالت استغراق میں رہتے تھے اور کھانے پینے کی طرف متوجہ نہوتے تھے جب افاقہ ہوتا تھا جنس غلّہ سے چند دانے کھاتے تھے آپکی عمر طولانی تھی لباس بمقدار ستر عورت کے پہنتے تھے فی الواقع شعر ؎ جامہ پوشان را نظر بر گازر است ٭ جامہ عریاں را تجلی زیور است اور آپ امیروں سے کم التفات فرماتے تھے آپکے پاس جو نقد ہوتیں و کپڑا امیر لوگ بھیجتے تھے آپ خیرات کردیتے تھے۔ کرامات آپ سے روزانہ ظہور میں آتی تھی پس جب ترقی آپکی کی تو حضرت سید شاہ راجے قدس سرہٗ نے خوش ہو کر آپ کو خرقہ خلافت کا پہنا کر جانشین کیا آپ نے کار خلافت و جانشینی ایسا انجام دیا کہ سب مرید سید شاہ راجی قدس سرہٗ کے تاحیات پروانہ وار آپ پر فدا و جان نثار رہے اور آپ سے سات خلیفہ صاحب سلسلہ و اہل ارشاد ہوئے اور ہر ایک سے ایک ایک گروہ جدا گانہ جاری ہوا اور ایک ایک لقب سے مشہور ہوئے جنکی تفصیل بیان کرتا ہوں مزار آپ کا گوالیار میں ہے تاریخ ۱۳ ذیقعدہ کو آپ کا عرس ہوتا ہے

قطعہ تاریخ وفات

رفت از دنیا چو در خلد بریں   مست الفت عاشق صادق کپور   سال تاریخ وصال آں جناب
ہست صادق پاک ہیں عاشق کپور   شاہ عالم کپور مجذوب است   ماہ عالم کپور مجذوب است
سال نقلش کہ احسن و خواب است   گفت ہاتف کپورہ مجذوب است

پس آپ سے جو نو پٹیاں عاشقان کی جاری ہوئی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

گروہ اول عاشقان امام نوروزی	گروہ دوم عاشقان سوختہ شاہی	گروہ سوم عاشقان کمربستہ
گروہ چہارم عاشقان لعل شہبازی	گروہ پنجم عاشقان بابا نوپالی	گروہ ششم عاشقان کمچا شاہی
گروہ ہفتم عاشقان کلامی	گروہ ہشتم عاشقان کمال قادری	گروہ نہم عاشقان کریم شاہی

ذکر عاشقان امام نوروزی

آپ ہندوستان میں جہاد کے قصد سے مع تزک و احتشام شاہی کروفر سے بڑی جماعت کے

ساتھ تشریف لائے جب باباپکور کی زیارت سے مشرف ہوئے اپنے خیالات سے باز رہے اور وہ تزک احتشام نقد وجنس حوالہ غریبوں کے کیا اور سلک شاہی مریدوں کو بخشا پس جو امام نوروز سے بیعت ہوئے بلقب امام نوروز کے مشہور ہیں مجرد انہ زیست بسر کرتے رہے مزار امام نوروز کا قصبہ قسلم ڈاکخانہ خاص ضلع وتحصیل بوت محل صوبہ برار میں ہے۔

ذکر عاشقان سوختہ شاہی

آپ کا نام نامی سید عابد خاکسار تھا غلبۂ عشق الٰہی اور جذب نامتناہی میں نوبت سوختگی تک پہونچتی تھی پانی و گلاب اور خوشبو عطر و نخلقہ کچھ کار گر نہیں ہوتا تھا اور آدمی یہ سمجھتے تھے کہ وفات پا گئے الغرض خود بخود بعد میعاد صحت ہوتی تھی بہت سے مرید آپ کے اسی حالت میں وفات اور آپ کے مرید آتش دنیوی سے نہیں ڈرتے۔ اس خاندان کے ملنگان شغل دم بہال آتش کر کے دہکتے ہوئے انگاروں کو پیروں سے بجھا دیتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت سید شاہ عبد الغفور عرف باباپکور گمرالیار میں رونق افروز تھے جب چاند جمادی الاول کا نظر آیا اپنے مریدین سے متوجہ ہو کر فرمایا کہ عرس شریف میں قبلہ و کعبہ کے جاتا ہوں امسال تمھاری ہمراہی نہ ہوگی بس جاؤ اور عرس میں حاضری دو۔ رات کا وقت تھا ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی آپ نے اپنی انگشت شہادت میں شگاف دیا تو وہ شمع کی طرح روشن ہو گئی اس کے اجالے میں آپ نے عریضہ لکھا اور حوالہ مریدین کر دیا جذبۂ عشق و محبت کی ایک منزل سوختہ شاہی بھی ہے۔ جس میں سوز و التہابات ہوتا ہے اسی وجہ سے اس گروہ کے ملنگانِ کرام سوختہ شاہی کے لقب سے مشہور ہیں۔

ذکر عاشقان کمر بستہ

حضرت شاہ عبد الحیٔ الملقب بہ شاہ درگاہی کمر بستہ یہ بھی مرید سید شاہ عبد الغفور عرف باباپکور کے تھے سوائے اطاعت معبود مطلق کے عیش و آرام کو اصلاً اختیار کیا اور کمر ہمت باندھ کر بارگاہ محبوب حقیقی میں خصوصیت حاصل کی بلند مرتبوں پر پہونچے کھانے پینے اور حوائج دنیوی سے تعلق نہ رکھتے تھے فرشتہ خصلت تھے کرامت آپ کی مشہور ہونے لگی جس وقت حضرت باباپکور آپ کو پوچھتے کہ درگاہی کیا کرتا ہے آپ جواب دیتے کہ ریاضت میں اوقات

عزیز گذارتا ہے اور درگاہی کمربستہ ہے اُسی دم آپ کو خرقہ خلافت عطا کیا اور اجازت خلافت کی دی پس اُسی روز اس لقب سے مشہور ہوئے پس جو آپ سے مرید ہوتا عاشقانِ کمربستہ سے مشہور ہوتا۔

ذکرِ عاشقان لعل شہبازی

شہباز بلند پروازِ صحرائے الوہیت جناب شاہ امان اللہ درویش دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ بھی خلیفہ باباکپور صاحب کے تھے (لعل شہ باز) خطاب تھا جیسے کہ اکسیر چھوتے ہی تانبا سونا ہو جاتا ہے اُسی طرح نظر آفتاب سے پتھر لعل بے بہا ہوتا ہے چنانچہ تصویبہ شیخ سے مرید منظور نظر شیخ ہو کر لعل شہ باز ہو جاتا ہے اور وہ جماعت اولیا میں چمکتا نظر آتا ہے۔ شعر

آنانکہ چشم مست بصد حیلہ واکنند
سگ را ولی کنند و مگس را ہما کنند

جو گروہ آپ سے جاری ہوا بلقب لعل شہبازی مشہور ہوا جو آپکا مرید ہوا اس لقب سے مشہور ہوا

ذکرِ امیر ہند عاشقان باباگوپالی

باباگوپال ایک اہلِ استدراج سے تھے جب عبدالغفور عرف باباکپور سے ملاقات ہوئی استدراج اُن کا چھین لیا تب وہ باباصاحب کے قدموں پر گر کر داخل دائرہ اسلام ہو کر مرید ہوئے حضرت نے بکمال عنایت سے آغوش عاطفت میں لیا اور نظر فیض اثر سے پیالۂ مراد اُن کا لبریز فرمایا اور ساتھیوں کو دائرہ اسلام میں لاکر مرید کیا پھر باباکپور آپ سے ایسے خوش ہوئے کہ حضرت نے اُن کو خرقہ خلافت عطا کیا پس جو سلسلہ آپ سے جاری ہوا بلقب عاشقان باباگوپالی مشہور ہوا۔ شعر

بر ترین عالمی ست گردانی
عاشقان را بروں ازیں عالم

ذکرِ عاشقان مکھا شاہی

میراں مکھا شاہ ولی قدس سرہٗ مرید اور خلیفہ حضرت سید شاہ عبدالغفور عرف باباکپور کے تھے اور ولی کامل ہوئے۔ مزار آپ کا نا ندیڑ ریاست حیدرآباد دکن میں ہے جو گروہ کہ آپ سے جاری ہوا بلقب عاشقان مکھا شاہی مشہور ہے

عاشقان کلامی

حضرت شاہ معروف کلامی کہ وہ خلیفہ امام نوروز کے تھے اور دوسرے خلیفہ حضرت شاہ فہان درویش کرمزاران کا قصبہ کرادلی ضلع ایٹہ میں ہے سلسلہ نوروزی جاری ہے حضرت شاہ معروف بڑے علمائی متکلمین سے تھے بوجہ تجرد علم منطق وکلام میں اس لقب سے ملقب ہوئے ایک روز بغرض مباحثہ خدمت میں حضرت نوروز کی کہ امام الوقت تھے حاضر ہوئے اور گفتگو شروع کی حضرت ممدوح نے فرمایا کہ اے کلامی اگر تیری زبان میں کوئی نقص واقع ہو اور گویائی نہ رہے کیونکر بات کرے اے کلامی یہ سب فضل مفضل حقیقی کا ہے کہ تجکو قوت گویائی کی عطا کی اگر اسکی معرفت کی رسائی حاصل کرے تو کیا اچھا ہو کلامی پر اس کلام کا ایسا اثر ہوا کہ وہ بیتاب ہو کر قدمبوس ہوئے اور حلقہ مریدین میں داخل ہو گئے پیر کی عنایت سے تھوڑے ہی دن میں کمال حاصل کیا ایک روز حضرت ممدوح نے فرمایا کہ اے کلامی تجھسے جو سلسلہ جاری ہو گا میرے بھائیوں کے القاب سے ملقب ہو گا عاشقان کی نو بیٹیوں میں یہ بھی شامل ہیں۔

عاشقان کمال قادری

یہ گروہ حضرت مولانا شیخ کمال الدین قریشی سے نکلا یہ پہلے مرید خاندان قادریہ میں تھے جب حضرت شاہ عبدالغفور عرف بابا کپور رح ملاقات ہوئی تمام تعلقات اپنے ترک کر کے مرید ہوئے اور تجرید اور تفرید ظاہری و باطنی میں ایک مدت عمر بسر کی آخر زمانہ میں خرقہ خلافت بابا صاحب سے حاصل کر کے کاملین زمانہ سے ہوئے جو گروہ آپ سے جاری ہوا ملقب کمال قادری مشہور ہے سیر الفقرار اور ریاض الفقرار کتابیں آپکی تصنیف ہیں۔

عاشقان کریم شاہی

یہ شاخ شیخ کریم الدین خلیفہ مولانا شیخ کمال الدین سے جاری ہے فقرا اس سلسلہ کے کریم شاہی کہلاتے ہیں۔

ذکر بادہ نوش خمخانہ الست میران حاجی لاغر مست رحمۃ اللہ علیہ

آپ خلیفہ و جانشین حضرت سید محمد عارف عرف سلطان بھرنگ شاہ کے ہیں جن کا مزار

قصبہ حصار ملک پنجاب میں ہی شجرہ آپ کا پانچ واسطوں سے برہان العاشقین مولانا قاضی مطہر
قلہ شیر سے ملتا ہے معمول آپکا تھا کہ بغیر اذان کے نماز نہ پڑھتے تھے چنانچہ ایک وقت حسب الامر
شیخ الطریقت قصبہ سرسہ واقع ملک پنجاب میں تشریف فرما ہوئے حسب عادات وہاں بھی
اذان دیکر نماز میں مشغول ہوئے جب باشندگان وہاں کے لامذہب تھے تعصب سے صدا اذان کی سنکر
آپ پر یورش کرکے حملہ آور ہوئے آپ کے قریب پہونچتے ہی رعب جلال سے مغلوب ہو کر رہ گئے
آپ بعد فراغ نماز ذکر الٰہی میں مشغول ہوئے خبر اس واقعہ کی وہاں کے راجہ کو پہونچی اسکو یہ خیال
گذرا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ معتقد آپ کے ہو کر فتور پیدا کریں پس حاجی صاحب کو راجہ نے
کنویں میں ڈلوا دیا اور اس کا منہ مٹی سے بند کر دیا بسبب اس گستاخی کے راجہ کو کوڑھی ہو گیا
ہر چند طبیب حاذق سرگرمی سے علاج کرتے تھے مگر کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا آخر تنگ ہو کر سوچا
کہ اس قہر خداوندی کا نزول اسی درویش کی وجہ سے ہے جس کو میں نے کنویں میں ڈالوا دیا
اتفاقاً اسی رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ درویش فرماتے ہیں کہ اے نالائق تونے سزا
اپنے کئے کی پائی اور میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے یاد حق میں مصروف ہوں پس راجہ نے
صبح اٹھکر اس کنویں کو صاف کرایا دیکھا کہ اس کنویں میں آپ کی طرف ایک طاق ہے
آپ اس میں بیٹھے ہوئے یاد حق میں مصروف ہیں ملازمان راجہ نے آپ کو کمال تعظیم
و تکریم سے باہر نکالا راجہ یہ خبر سنکر حضور میں حاضر ہوا اور خطا کی معافی چاہی آپ نے
خطا اس کی معاف کرکے مسلمان کیا پھر آپ نے اسی کنویں سے پانی منگا کر اس پر دم کرکے
تھوڑا سا پلایا اور باقی اس کے جسم میں لگایا راجہ فوراً اچھا ہو گیا یہ کرامت آپ کی دیکھکر
مرید ہوا ایسے تصرفات آپ کے بہت مشہور ہیں مزار آپ کا قصبہ سرسہ ملک پنجاب میں ہے

قطعہ تاریخ وفات

ازیں عالم سوئے دار البقا شد
ز روئے ورد ہاتف گفت سالش

چو حاجی مست لا عزی کرامت
ز دنیا اسوہ دین کرد رحلت
۱۰۶۴ھ

ذکر حاجی مداری شاہ کمربستہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ خلیفہ و جانشین سید عنایت شاہ کمربستہ کے ہیں نو ۹ واسطے سے حضرت
برہان العاشقین مولانا قاضی مطہر قلہ شیر سے نسبت رکھتے ہیں شروع عمر میں

سفر اختیار کیا اور زیارت مزارات اہل اللہ سے مشرف ہوکے ۱۲۷۹ھ میں حج بیت اللہ شریف سے واپس ہوکے موضع مدن پور علاقہ بلگرام ضلع ہردوئی میں آگئے۔ رام رائے چودھری نے ایک سو بیگہ آراضی موضع محمد پورہ میں نذر کرنا چاہی اور قیام فرمانے کیلئے اصرار کیا لیکن آپ وہاں نہ ٹھہرے اور قصبہ اورنگ آباد میں قیام فرمایا۔ ماہ رجب المرجب تاریخ چھبیسویں ۲۶ میں وفات پائی۔ مزار آپ کا وہیں ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

رفت چون زین جہاں مداری شاہ | سوئے ملک بقا بحکم آلہ
سال نقلش شد از سر الہام | عدن شد منزل مداری شاہ

ذکر حضرت قادر علی شاہ شطار رحمۃ اللہ علیہ

یہ غوث وقت تھے خاندان عاشقان میں ظاہر البسبب حسن اعتقاد رئیس بھوپال کے موضع چین پور باڑی میں قیام فرما تھے بحکم الٰہی وہاں سے کوچ فرکر شرف آباد ضلع فرخ آباد میں ورود فرمایا اور وہیں وفات فرمائی۔

قطعہ تاریخ وفات

از یں عالم بحکم حق چو جازم | سوئے خلد بریں قادر علی شد
بگفتا مصرعہ تاریخ ہاتف | بہ جنت جاگزیں قادر علی شد

فقیر مداری — سنہ ۱۲۷۰ھ

ذکر سلطان الکاملین حضرت سید جمال الدین جان من جنتی خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہ العزیز

آپ کی ماں کا نام بی بی نصیبہ تھا جو کہ ہمشیرہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تھیں اسکی پوری کیفیت کتاب ہذا کے پچھلے اوراق میں مندرج ہے آپ مشائخ اولیائے

فصل در بیان مشائخ دوانگان

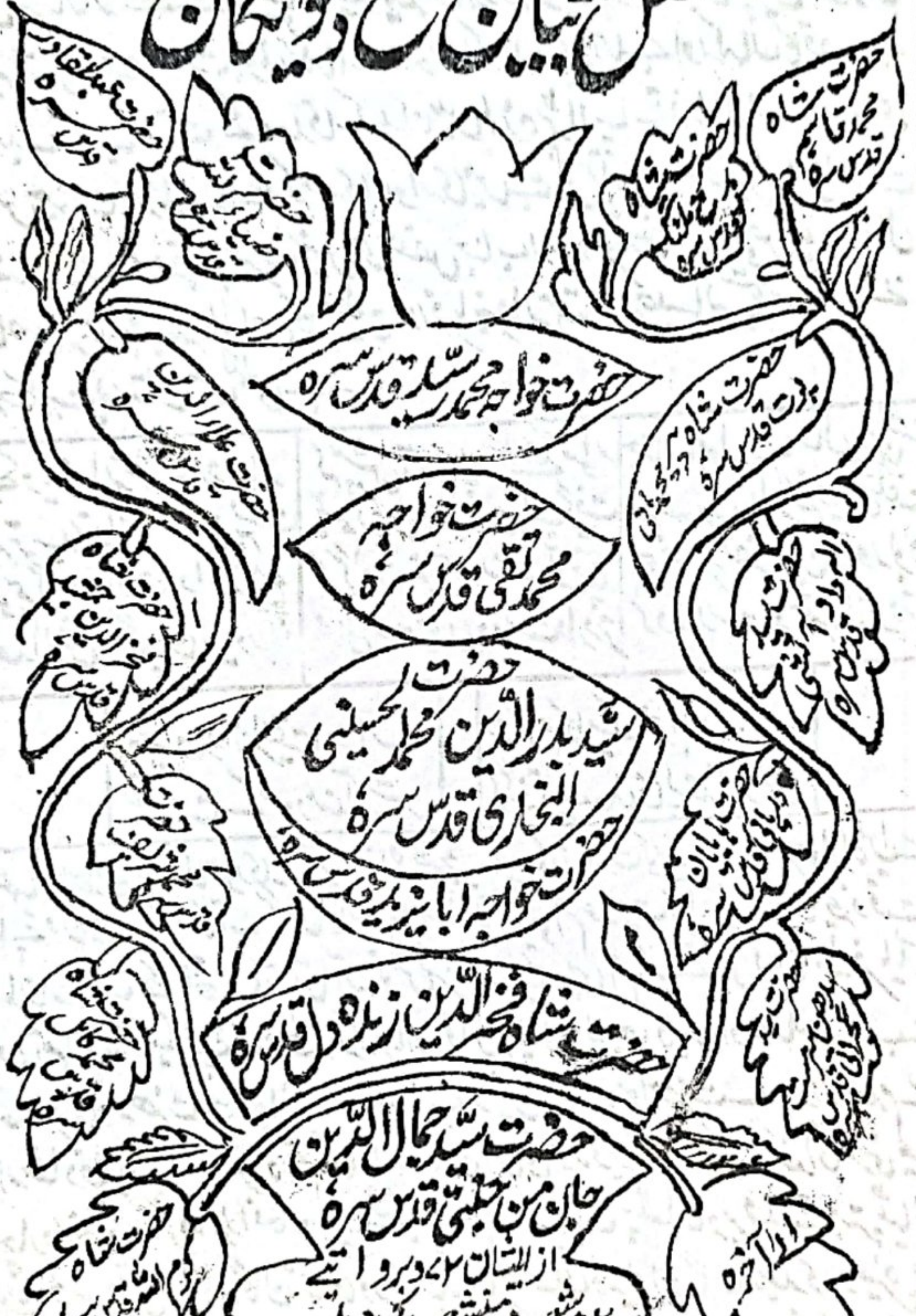

زمانہ تھے طویل العمر تھے کرامتیں آپ کی بہت مشہور ہیں آپ سواری شیر کی اور کوڑا سانپ کار کھتے تھے۔ ایکبار آپ میدان رودبار میں پہونچے وہاں پر شیخ سعدی شیرازی سے ملاقات ہوئی کہا اے سعدی کہاں سے آیا ہے اور کہاں کا قصد ہے بسبب رعب حضرت کے سعدی کے بدن میں لرزہ پڑا آپ نے فرمایا کہ اے سعدی اس حیوان درندے سے کہ میری سواری میں ہے تجھکو تعجب ہے کہ یہ کیونکر اطاعت انسان میں ہے مقام حیرت نہیں جو شخص جناب رب العزت سے خاص بدرجہ کمال حاصل کرتا ہے جملہ عالم اس کا مطیع اور فرمانبردار ہوتا ہے جیسا کہ شیخ سعدی نے یہ حکایت بوستان میں لکھی ہے۔

یکے دیدم از عرصۂ رود بار کہ ترسیدم پای رفتن ببست تو ہم گردن از حکم داور مپیچ خدا ایش نگہبان و یاور ترا	کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار تبسم کناں دست بر لب گرفت کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ محال است چوں دوست دارد ترا	چناں ہول زاں حال بر من نشست کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت چو خسرو بلفظ بان داور بود کہ در دست دشمن گذارد ترا
رہ نیست رو از طریقت متاب نصیحت کے سودمند آیدش	بنہ گام کامیکہ خواہی بیاب کہ گفتار سعدی پسند آیدش	

عہد سلطنت شیر شاہ سوری میں آپ زندہ تھے جب آپ کی زیارت کو شیر شاہ حاضر ہوا راہ میں اسنے اپنے دل میں یہ کہا کہ آپ اگر ولی کامل ہوں گے تو مجھکو آم عنایت فرمائیں گے چنانچہ وقت ملاقات آپ کے ہاتھ میں آم تھا آپ نوش فرما رہے تھے وہی آم آپ نے اس کو عنایت فرمایا پس وہ آم اس نے لیکر اپنے خدمت گار کو دیا اور قائل آپ کی ولایت کا ہوا اور بہ نہایت ادب سے حاضر رہا اور حضرت سے اجازت حاصل کرکے واپس مکان ہوا حضرت نے یاران ہمدم سے ارشاد فرمایا کہ بادشاہ اگر وہ آم کھاتا تا سلطنت اس کی اولاد پر قائم رہتی مگر خدا کی مرضی میں چارہ نہیں ہے گروہ دیوانگان آپ سے جاری ہوئے یا دن بیٹھیاں دبر ولیتے بہتر ٹیاں مشہور ہیں مثل دیوانگان حسینی و دیوانگان سلطانی و دیوانگان رشیدی وغیرہ و دیوانگان رشیدی حضرت خواجہ محمد رشید سے کہ وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ سید محمد تقی کے وہ مرید و خلیفہ شیخ بدر الدین محمد الحسین البخاری کے وہ مرید حاجی الحرمین الشریفین خواجہ بایزید کے وہ مرید و خلیفہ شاہ فخر الدین زندہ دل کے وہ مرید و خلیفہ حضرت سید جان من

جلبتی عرف جن جلبتی کے وہ مرید و خلیفہ حضرت قطب المدار کے دیوان گان آتشی حضرت سید شاہ آلہ داد آتشی سے ہیں آلخ و دیوان گان شدہ شاہی حضرت سید سدھن سر مست رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں آلخ و دیوان گان جمشیدی حضرت فخر الدین جمشید رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں آلخ و غیرہ وغیرہ چنانچہ بعضے خلیفوں اور مریدوں کا ذکر آپ کے یہاں پر نقل کیا جاتا ہے مزار مقدس جتی نگر متصل ہیلسہ ضلع پٹنہ عظیم آباد بہار میں زیارت گاہ خلائق ہے جمال الدین عرف جانمن جلبتی کا)

قطعہ تاریخ وفات

اہل حق سید جمال الدین حسن	عازم عقبیٰ چو گشتہ ناگہاں
سال او از انتہائے زیب شد	اہل باطن حیف رفتہ از جہاں

۵۹۲ھ

ذکر حضرت شاہ فخر الدین جمشید رحمۃ اللہ علیہ

آپ بھی منجملہ بہتر پٹیوں میں حضرت شیخ الاسلام والمسلمین سید جمال الدین جان من جلبتی کے ہیں ایک ہی عرفائے کامل اور سالکان واصل صاحب کاشفہ و مجاہدہ تھے صاحب تذکرۃ الصالحین لکھتے ہیں کہ آپ بیعت اپنے استاد شیخ الہداریہ و الصالح والسنہاری کے تھے اور اکتساب بعض علوم متداولہ حضرت شیخ حسام الدین متقی سے بھی کیا۔ آخر حضرت جان من جلبتی سے بیعت و خلافت حاصل کر کے عرفائے زمانہ ہو گئے۔ اور گوشہ نشینی اختیار کی جمعہ کے روز مجمع صوفیان باصفا کا آپ کی درگاہ میں ہوتا ہے اور انفاس متبرکہ لا الہ الا اللہ سے طالبین کو استفادہ ہوتا ہے۔ بارہا نواب عبد الرحیم خان خانخانان مع احباب و اصحاب کے آپ کی مسجد میں نماز ادا کرتے تھے۔ آپ کی صحبت سے فیض بے انتہا حاصل ہوا آپ کی عمر میں اختلاف ہے بعضے (۱۴۷) اور بعضے (۱۲۵) سال کو بیان کرتے ہیں مزار آپ کا اکبر آباد متصل مدار دروازہ ہے

قطعہ تاریخ وفات

فخر زہاد شاہ فخر الدین	رفت چون سوئے حضرت خلاق
گفت ہاتف بسال ترحیلش	اہل باطن برفت از آفاق

Scanned with CamScanner

ذکر حضرت بابا مان دریائی رحمۃ اللہ علیہ

آپ خلیفہ حضرت سید حسن سرمست گجراتی کے تھے وہ خلیفہ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین
سید جمال الدین جان من جنتی قدس اللہ سرہ کے تھے سید حسن سرمست گاہ گاہ شغل روح
پرواز بھی کرتے تھے ایکبار کا ذکر ہے کہ بابا مان دریائی کو تاکید اکید کر کے شغل روح پرواز
میں مشغول ہوگئے آپ نے اس خیال سے غفلت کی کہ قالب مبارک کو کس کی قدرت ہے
کہ ضرر پہونچائے اپنے استغراق میں مشغول ہوئے جب وہ جسم روح سے خالی پڑا رہا تو ایک چوہے
نے سوراخ سے نکل کر اُن کی ٹھوڑی میں کاٹا روح اُن کی اس حال سے مطلع ہوئی اور
قالب میں آئی کمال غصہ سے سونٹا لیکر طرف بابا مان کے دوڑے آپ کمال عاجزی
کے ساتھ کھڑے رہے جب آپ کا غصہ فرو ہوا اپنے پاس بلا کر خرقہ خلافت عطا کیا ایک
بار کا ذکر ہے کہ بابا مان بڑودہ میں گئے وہاں ایک جوگی اہل استدراج سے تھا راجہ اسکا
مطیع و فرمانبردار تھا وہ ایک کانور رکھتا تھا اور کانور لیکر بھیک مانگتا تھا اور فقرائے
اسلامیہ کی بھیک اس شہر میں بند تھی اتفاق سے جب آپ مع چند فقرائے اہل تجرید کے
پہونچے حال زمان راجہ نے آپ سے عرض کیا کہ ہمارے شہر میں فقرائے اسلامیہ کو سوال
کرنے کی قطعی ممانعت ہے کہ کوئی مسلمان فقیر سوال نہ کرے آئندہ جو رائے آپکی ہو چنانچہ
آپ کو احتیاج سوال کرنے کی نہ تھی مگر اس ماجرے کے سنتے ہی دربار میں راجہ کے پہونچے
اور فرمایا کہ اے راجہ تو نے باب خیر کا کسواسطے بند کیا اور اس میں کیا مصلحت دیکھی اس
جوگی کو بلا پس راجہ نے اس کو طلب کیا وہ آیا آپ نے اس سے فرمایا کہ کانور تیری کہاں ہے
اس نے حاضر کی آپ نے اسکی کانور راجہ کے سامنے رکھی کہا کہ کانور بلا مدد دوسرے کے خود
بخود چلے اور شہر سے بھیک مانگ لائے الکھ جگائے اور توحید بولے وہی مستحق بھیک کا ہے
جوگی نے ہر چند چاہا کہ کانور چلے اور شہر سے بھیک مانگ لائے مگر کانور نہ چلی پس حکم سے
آپ کے بلا مدد دوسرے کے وہ کانور خود بخود چلی اور توحید بولی اور شہر سے بھیک مانگ لائی
آپ کی یہ کرامت دیکھکر راجہ مع اراکین کے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا اور کہا کہ میری خطا معاف فرمائیے
اور جو کچھ حکم آپکا ہو ارشاد فرمائیے اس کی تعمیل کروں پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ فقیر تو
خدا کے فضل سے کچھ درکار نہیں البتہ آج کی تاریخ سے اجازت سوال کی فقرائے مسلمان کو ہو اور
یہ شہر میرے نام سے نامزد کیا جائے راجہ نے اسی دم منادی کرائی کہ آج کی تاریخ سے

کوئی سوائے بڑودہ بابا مان کے صرف بڑودہ نہ کہے ورنہ معتوب ہوگا۔ چنانچہ اس وقت تک بڑودہ بابا مان کا مشہور ہے آپکی وفات سنہ ۱۲۰۱ھ میں ہوئی مدفن آپ کا بڑودہ میں زیارت گاہ خلائق ہے

قطعہ تاریخ وفات

شاہ بابا مان مردِ باخدا	شد چو از دار الفنا رحلت گزیں
سال نقلش بے سر آنمان شد	مان بابا شد بفردوس بریں

ذکر حضرت شیخ کرم اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ خلیفہ سید جلال الدین جان من جنتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں مولد آپ کا سوبر کیطرف ہے آپ کی والدہ پہلے بانجھ تھیں ایک روز حضرت سید جلال الدین رح سے استدعا واسطے اولاد ہونے کے آپ نے فرمایا حق تعالی تجھکو سات بیٹے عطا کریگا مگر ساتواں بیٹا مجھکو دینا الغرض اُن کی دعا سے ساتوں بیٹے پیدا ہوئے آپ کی والدہ نے حسب ایفائے وعدہ ساتواں بیٹا جناب کے حوالہ کیا حضرت ممدوح نے آپکا نام شاہ کرم اللہ رکھا اور واسطے تحصیل علم ایک استاد کے سپرد کیا بعد فراغ علم مرید کر کے خرقہ خلافت عطا کیا صاحب تذکرۃ الصالحین تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نامی گرامی ولی کامل ہوئے آپکی طبیعت خلوت پسند واقع ہوئی تھی اور ہجوم خلائق سے جدا رہتے تھے سنہ ۹۶۲ھ میں عہد سلطنت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی بمقام منارودہ تشریف لے گئے اور وہاں چالیس سال یاد حق میں مشغول رہے سن وفات یہ ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

عازم فردوس شد چوں زیں جہاں	عمدۂ زہاد کرم اللہ شاہ
گفت ہاتف مصرعۂ تاریخ او	شاہ کرم اللہ جناں آرام گاہ

فصل در بیان مشایخ طالبان

ذکر حضرت قاضی محمود گرگ دانشمندان تیغ برہنہ خلیفۂ اجل حضرت بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس اللہ سرہ العزیز

شیخ الطریقت برہان الحقیقت خلاصۂ درگاہ معبود معدن فتوت وجود حضرت قاضی محمود گرگ

دانشمند تیغ برہنہ۔ آپ علوم ظاہری و باطنی رکھتے تھے مولد اور خواب گاہ آپ کا کنتور میں ہے آپ کا احوال پورا بحر ذخار تحفۃ الابرار وغیرہ میں ہے مع اولاد امجاد حضرت سید ابوالحسن المعروف بشاہ مٹھے مدار کہ علماء متبحر سے ہوئے مراتب ولایت میں اکمل تھے آپ سے جو سلسلہ جاری ہوا ملقب طالبان کے مشہور ہے چنانچہ ان سطور میں ذکر بعضوں کا کیا جاتا ہے آستانہ آپ کا مرجع خلائق ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

جناب قاضی محمود ذی شان زدنیا آن معارف دستگاہے	فروزاں آفتاب اوج جاہے نوشتم از سر آہ و بکا سال	چو عازم جانب ملک بقا شد ز دنیا آہ رفتہ دین پناہے ۸۹۸ھ

ذکر حضرت مخدوم زمن سید ابوالحسن المعروف بشاہ مٹھے مدار رحمۃ اللہ علیہ

آپ بیٹے و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت قاضی محمود کے گ دانشمندان تیغ برہنہ کے ہیں مشائخ کبار و عرفائے روزگار سے ہوئے ہیں چونکہ نام نامی آپکا حضرت سید بدیع الدین قطب المدار نے رکھا تھا باس خاطر ایک تعویذ بھی لکھا کہ برکت اس تعویذ اور آنحضرت کی دعا سے وہ سب اہل سلسلہ کہ اولاد میں علماء متبحر ہوئے زہد اور ریاضت آپ کا تحریر سے باہر ہے تیس برس ایک پرانی مسجد میں یاد حق میں مشغول رہے کرامتیں آپکی کتابوں میں تحریر ہیں چنانچہ صاحب بحر ذخار و مؤلف تحفۃ الابرار فی مناقب المدار مولانا شاہ عزیز اللہ کنتوری نے لکھا ہے کہ وہ محبوب بارب ودود زہد و ریاضت میں اکمل تھے۔ خواب گاہ آپ کا کنتور شریف مضافات لکھنؤ میں مرجع اہل بصیرت ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

شاہ مٹھے مدار قبلۂ دین سال نقلش ست راز سر الہام	عزم فرمود چوں بخلد بریں رفت ہادی دین بہ علیین

ذکر سید شاہ عطاء اللہ مداری رحمۃ اللہ علیہ

آپ ایک بڑے عالم باعمل اور فاضل تھے اجل اولاد امجاد میں حضرت سید ابوالحسن عرف مٹھے مدار رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اور وہ بیٹے اور خلیفہ والد ماجد اپنے حضرت محمد شریف قدس سرہ کے ہیں کرامات آپکی صاحب بحر ذخار وغیرہ نے لکھی۔ مزار آپ کا کنتور میں بائیں طرف مزار شاہ مٹھے کے ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

سالکِ راہِ خدا آن شہ سید عطا / رفت از دار الفنا چوں سوی دار البقا
ہاتفے تاریخ او گفت بگوشم خرد / آہ زہ آفاق رفت زبدۂ اہل صفا
١١٣٠ھ

ذکر حضرت سید غلام بدیع الدین مداری المعروف شاہ میاں

آپ ایسا ہی اہل تقویٰ ہوگزرے ہیں خلیفہ و جانشین اپنے والد سید شاہ عطاء اللہ بن سید محمد شریف مداری قدس سرہٗ کے ہیں سخاوت آپ میں بے انتہا تھی پاسداری مسافرین اور مساکین کی منظور نظر رہتی تھی جو کچھ تحفہ تحائف آتا تھا مہمانداری میں صرف کرتے تھے یہانتک کہ بال بچوں کو بھی بعض روز کچھ کھانے کو نہیں رہتا تھا بغرض اکل حلال تھوڑے عرصہ تک خدمت کتب خانہ شاہزادہ عظیم الشان ابن بہادر شاہ بن حضرت خلد مکانی محمد محی الدین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ انار اللہ برہانہٗ و مضجعہٗ کی قبول فرمائی تھی آخر میں اسکو بھی ترک فرماکر کنتور شریف میں تشریف لائے اور گوشہ نشینی اختیار فرمائی مزار آپ کا کنتور شریف میں ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

اہل عرفاں جناب شاہ میاں / کرد رحلت چو آں جنید زماں
ہاتف گفت از سر افسوس / از جہاں آں شاہ میاں
١١٧١ھ

ذکر حضرت سید احمد علی مداری رحمۃ اللہ علیہ

آپ صاحب کشف و کرامات اہل زہد و ریاضات اولاد امجاد شیخ المشائخ شاہ منجھلے مدار رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ طبقاتیہ مداریہ میں خلیفہ و جانشین اپنے والد ماجد حضرت سید علی اکبر قدس اللہ سرہ العزیز کے ہیں بہت بڑے مرتاض ہوئے ہیں چودہ سال کی عمر میں بارہ چلے کھینچے جب چلے سے باہر آئے آپ پر ضعف و بے طاقتی طاری نہ ہوئی بلکہ چہرہ روشن نظر آتا تھا ایک مرتبہ مزار پر حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کے چلہ کھینچا بعد فراغ فوراً گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے وطن انہونامیں جو بہرائچ سے ۴۰ کوس ہے منزل بمنزل تشریف لائے مگر مطلق آثار ضعف و ناطاقتی کے آپ کے چہرہ سے نمایاں

رہتے تھے ہمیشہ ذکر نفی و اثبات میں مشغول رہتے اکثر حالات و کشف و کرامات آپ کے درج کتابوں میں ہیں صاحب بحر ذخار لکھتے ہیں کہ سولہ برس قبل از انتقال نواب شجاع الدولہ کے جو بات کہ نسبت اس ریاست کے آپ نے ارشاد فرمائی اس ریاست میں وہی ہوا مزار آپ کا موضع انہونا ملک اودھ میں واقع ہے

قطعۂ تاریخ وفات

احمد علی ان معین دین متین
شد ز دنیا چو سوئے خلد بریں
گفت ہاتف بسال ترحیلش
واصل حق بگشت اسوۂ دین
۱۱۸۵ھ

ذکر حضرت شیخ حسن رحمۃ اللہ علیہ

آپ خلیفہ و جانشین حضرت شیخ حمید قدس اللہ سرہٗ کے ہیں شجرۂ مرشدیہ آپکا ان واسطوں سے حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس اللہ سرہ العزیز سے ملتا ہے کہ شیخ حسن مرید و خلیفہ شیخ حمید مداری کے اور وہ مرید و خلیفہ شیخ محمد مداری کے اور وہ مرید و خلیفہ حضرت شیخ علیم الدین مداری کے اور وہ مرید و خلیفہ حضرت سید محمود قاضی گرگ دانشمندان تیغ برہنہ کے وہ مرید و خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس اللہ سرہ العزیز کے آپنے پرورش بہرائچ میں پائی آپ کے معمولات سے تھا کہ بعد فراغت تلاوت قرآن مجید لکھنے میں مصروف رہتے اور صحت اس کی میں کمال کوشش فرماتے چنانچہ اکثر مسجدوں میں وقف کئے تھے وفات آپکی ماہ ذی الحجہ میں ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

بدہر شیخ حسن قدوۂ مشائخ بود
سوی جنت لبشد از حکم حاکم ذو المنن
چوں سال رحلت شان عقل من دوں پرسید
سہ بارہ آہ کشید و بگفت شیخ حسن
۱۲۱۰ھ

ذکر حضرت شیخ محمود رحمۃ اللہ علیہ

آپ خلیفہ و جانشین حضرت شیخ حسن رحمۃ اللہ علیہ کے تھے شجرہ مرشدیہ آپ کا ان واسطوں سے حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار سے ملتا ہے کہ شیخ محمود خلیفہ و جانشین شیخ حسن کے

وہ خلیفہ و جانشین شیخ حمید کے وہ خلیفہ و جانشین شیخ محمد مداری کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت شیخ عین الدین مداری کے وہ خلیفہ و جانشین محبوب رب ودود حضرت قاضی محمود گرگ رانشمند تیغ برہنہ کے آپ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تاریخ وفات ۸ جمادی الاول

قطعہ تاریخ وفات

ملاذی شیخ محمود انکہ داریم
طریق عالم جاوید پیمود

علوم فقہ و عرفان درس فرمود
بسوئے اصل راجع گشت از فرع

چو قصد دل نمگ از دنیائے دونی
ندائے ارجعی از حق چو بشنود

چو سال رحلت آہ از دل من
قلم از دست خود افگند انگہ

طلب از کاتب افلاک بنمود
برائی گفت او از شیخ محمود

شجرہ شاہ ذکی الدین جانشین شاہ کرم احمد حسامی الکریمی مانکپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و اصحابہ اجمعین الٰہی بحرمت راز و نیاز ذات پاک و صفات عالیات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قاسم بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امیر المومنین امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عبد اللہ مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار بن سید علی حلبی قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قاضی محمود قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ منجھے مدارس قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ طہ مداری قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ لاڈ مداری قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سلطان محمد قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قطب الاقطاب حضرت شاہ عبد الکریم مانکپوری قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ سلطان بایزید مانکپوری قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ دانیال قدس اللہ سرہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ محمد احمد قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ محبوب عالم قدس سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ کرم علی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ غلام چشتی قدس سرہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ محمد محسن قدس اللہ سرہٗ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ کرم احمد حسامی الکریمی مانک پوری قدس اللہ سرہٗ خاکپائے صغیر و کبیر فقیر ذکی الدین سجادہ نشین مانک پوری بقلم فقیر محمد رضا حسامی الکریمی مانکپوری ۔

شجرۂ عالیہ طیفوریہ کریمیہ اشرفیہ محمد شاہ امیر محمد مہدی عطا سجادہ نشین خانقاہ سلون ضلع رائے بریلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد اشرف المرسلین خاتم النبیین وآلہ اجمعین ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بحرمت راز و نیاز امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امیر المومنین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ۔ الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبد اللہ مکی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت حضرت بدیع الدین سید شاہ مدار بن سید علی حلبی قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت حضرت قاضی محمود قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ منجھے مدار قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت حضرت شیخ لاڈ مداری قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت حضرت شیخ لاڈ مداری قدس سرہٗ الٰہی بحرمت خواجہ سلطان محمد قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت حضرت حاجی الحرمین الشریفین شاہ عبد الکریم مانکپوری قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت حضرت شیخ پیر محمد اشرف سلونی قدس سرہٗ الٰہی بحرمت حضرت شاہ پیر محمد پناہ قدس سرہٗ الٰہی بحرمت حضرت پیر کریم عطا قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت شاہ پیر محمد پناہ عطا قدس سرہٗ ۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ پیر محمد حسین عطا قدس سرہ ۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ پیر محمد مہدی عطا قدس سرہٗ الٰہی بحق و غریبی محمد نعیم عطا کریمی ۔

یہ شجرہ نقل کیا کتاب تذکرۃ المتقین سے فقط

فصل در بیان مشائخ حسامیہ

ذکر حضرت عمدۃ الکاملین زبدۃ الواصلین حضرت مولانا حسام الدین سلامتی قدس سرہ

آپ علمائے متبحر ہند سے تھے آپ اصفہانی ہیں عہد سلطنت جنت آشیاں فردوس مکان سلطان ابراہیم شرقی جونپور میں تھے جب غلبہ شوق الٰہی غالب ہوا حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار کے مرید ہوکر استفادہ حاصل کیا تھوڑی مدت میں مراتب عالیہ پر فائز ہوگئے اور مقربان حضرت ممدوح سے ہوئے آپ یہاں پر ذکر آپکے مریدوں اور خلیفوں کا لکھا جاتا ہے وفات آپکی تاریخ ۹ ربیع الاول میں ہوئی مزار پر انوار آپ کا جونپور میں ہے

قطع تاریخ وفات

قطب فلک جہان جبروت
پیرش قطب المدار عالم
آن شاہ حسام دین و دنیا
پدرش حسن ست حسینی الاصل
انقصہ ہم ربیع الاول
تاریخش را چنیں خرد گفت

لاہوت معارف منیعہ
دادش ز سلامتی ذریعہ
کش ہست مناقب رفیعہ
او بودہ در اصفہان صنیفہ
چوں رفت بجنت وسیعہ
او بود خلیفۂ بدیعہ ۸۴۷ھ

ذکر حضرت مولانا وجیہ الدین تانی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ایک ہی زبدہ اتقیائے علمائے عصر و مشائخ دہر سے ہوئے ہیں چار واسطے سے حضرت اسوۃ المحققین شیخ الاسلام والمسلمین مولانا حسام الدین سلامتی سے ملتے ہیں آپکی کرامتیں بہت مشہور ہیں۔

قطعۂ تاریخ وفات

چو سوئے خلد بریں رفت زیں جہان خراب
بجوجست سال وصالش قلم بسرعت زہیب

وحید عصر جنید زماں وجیہ الدین
بگفت رفت بمحل جناں وجیہ الدین

شجرہ حافظ علی انور قلندر خلف شاہ علی اکبر قلندر خلیفہ و جانشین شاہ تراب علی قلندری کاکوروی ابن شاہ محمد کاظم قلندر از اصول المقصود کہ مؤلفہ شاہ تراب علی است

نظم

بعد حمد خالق ارض و سما
مجملا نام ہمہ پیران پیر
او لا از والد خود یا تیقین
در شریعت ہم طریقت معرفت
گو مرا از لطف خود بگرفت دست
یک خلیفہ یک خلف بی اشتباہ

ہم پس از نعت محمد مصطفی
کا نذران حمایت لطف کارساز
آن شہ کاظم رئیس العارفین
بعد از اں از شاہ مسعود ولی
بیعتش کردم کہ او پیرن ست
ابتدا از ہم باسط زیں سبب

می کنم در نظم سلک دلپذیر
از دو شاہنشاہ گردیدم فخر
کو ز طفلی کرد مارا تربیت
جانشین سید باسط علی
فیضیاب از باسط اندان ہر دو شاہ
گویم اندر جملہ شجرہ بے تعب

حاجت تکرار نام پاک شان
نیست در ہر سلسلہ من بعد آن

نام ہر یک را بترتیب از تراب — یادگیرد درج کن اندر کتاب

شجرہ مداریہ

شاہ باسط شیخ الہدیہ امام
ہم ابو الفتح ست مسکین در سخن
بعد ازاں صدیق اکبر راہبر
شعیب و قر غند دیگر غیر ازاں
دیگر از اولاد شاہ مجتبیٰ
از پے تلقین خلافت یافتم

شیخ فتح و مجتبیٰ پیر امام
شیخ قاضن ہم حسام الدین امام
ہم امام دو سرا خیر البشر
جملہا را والدم پیرم مجاز
شاہ عبد اللہ نامی پیشوا
از عم خویش رحمٰن نامور

عبد قدوس سرہٗ ہم حاجی بڈھن
ہم بدیع و ہم علمبردار نام
ایں اصول سبعہ را کردم بیان
گشتہ ام من ہم بہر یک سرفراز
نیز ہر یک را اجازت یافتم
از الہ دیہ شدہ اد مشتہر

فصل در بیان مشائخ اجملی

شجرہ شاہ ابو الحسن احمد نوری الملقب میاں صاحب برکاتی مارہروی

نقل از کتاب بالنور و البہائی اسانید الحدیث و سلاسل الاولیا مؤلفہ شاہ صاحب موصوف
مطبوعہ مطبع دکٹوریہ پریس بدایوں صفحہ (۷۲)

شجرہ عالیہ مداریہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ اجمعین اما بعد
فیقول الفقیر ابو الحسن عفی عنہ اجازنی بالسلسلۃ البدیعیۃ المداریہ جدی و
مرشدی السید آل الرسول الاحمدی قدس سرہ عن الحضرت اچھے میاں
صاحب عن ابیہ السید حمزہ عن جدہ سید آل محمد صاحب عن صاحب
البرکات المارہروی عن السید فضل اللہ الکالفوری عن ابیہ السید احمد عن
جدہ السید محمد صاحب عن جمال الاولیا عن الشیخ قیام الدین عن الشیخ قطب الدین
عن السید جلال عبد القادر عن السید مبارک عن السید اجمل عن العارف
الاجل الکامل الاکمل مولانا بدیع الحق والدین المدار المکنفوری
رحمۃ اللہ علیہ عن الشیخ عبد اللہ شامی عن الشیخ عبد الاول عن
الشیخ امین الدین عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن سید المرسلین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عہ بویزید نیک نام ہم شیخ امین الدین باخد بعد ازاں ہم علمبردار سلطان کرمان

شجرۂ مداریہ شاہ امین الدین احمد ساکن بہار سجادہ نشین خانقاہ حضرت مخدوم الملک یحیٰی منیری از کتاب سلسلۃ الالی مطبوعہ مطبع انوار محمدی واقع لکھنؤ مولفہ شاہ صاحب یکم ذیقعدہ ۱۳۰۱ھ

بآن قربانِ ردائے قاب قوسین
بہ ممدوحِ خدا صدیق اکبر
بہ بوالخیر آنکہ شاہ صادقیں ہست
بہ قطب دو جہاں طیفور شامی
بہ عالی بارگاہ ذات اقدس
بعبد اللہ مکی کاندر امین
بہ پیر سجدہ گاہِ اہلِ عرفان
بہ آن شاہ حسام الدین پر از نور
بہ آن از لوث دنیا پاک دامن
بہ شیخے بادۂ توحید در دست
بآن حاجی حمید آن صاحب دل
بہ سر انداز غوث سالک راہ
بہ آن سید نصیر الدین کہ عالم
بآن سید نقی کنز التقایش
بوقت پاک صاحب حالت و قال
بآن ہادی کش اہل اللہ دانند
بشیخ وقت سلطان حقیقت
بہ خوش خلقے کہ در لفظ مسمی
بہ منعم گو ز فضل منعم پاک

محمد دوستدار قرۃ العین
بزرگ از جملہ یاران پیمبر صلعم
علمبردار ختم المرسلین ہست
لبش را مایۂ یحیی العظامی
ربیع آن ساکن بیت المقدس
گدایانش چو شاہان و سلاطین
بدیع الدین مدار اہل ایمان
کہ در عالم فتاد از رفعتش شور
شہ فردوس مسکن شاہ قاضن
شہ بوالفتح دوران پیر سرمست
سپہر معرفت را بدر کامل
شہ غیب السلام آن شاہ ذی جاہ
از و جویند نصرت جملہ باہم
خلائق جملہ مشغول ثنایش
نظام الدین بزرگ کامل الحال
لباسش خلق اہل اللہ خوانند
محمد جعفر آن پیر طریقت
خلیل الدین خلیل اللہ
نغمہائے فراوان کردہ ادراک

بمجموعه ببیکه چشم جان بردیش	حسن شد با علی نام نکو بیش
بشیخ زین که در عالم ولی شار	معرف حضرت یحیی عالی شار
باآن اشرف علی فردوس مسکن	که اشفاق و کرم را بود مخزن
به پیر من جمال آن نور سیما	که آمد در کمال و فقر یکتا

شجرۂ طیبۃ اصلہا ثابتۃ و فرعہا فی السماء متصل السلسلہ عالیہ طبقاتیہ المدار

یا الٰہی ذات پاک مصطفےٰ کیواسطے	ہو کرم مجھ پر علی مشکل کشا کے واسطے
دور کر رنج و الم بہر حسن بصری امام	اور حبیب عجمی عادل باسخا کیواسطے
ہو دعا مقبول میری اے خداوند کریم	حضرت طیفور شامی پیشوا کے واسطے
دور کر رنج دلی ہے سخت مجھ کو بے کلی	شاہ بدیع الدین مدار دوسرا کے واسطے
صدقہ اُن کا جو کہ تھے ارغون سجادہ نشین	اور محمود جناب باعطا کے واسطے
بوالمظفر حضرت محمود ثانی کے لئے	کھول دے باب اجابت اب دعا کے واسطے
رحم کر نور الحسن کے واسطے اے کبریا	اور نصیر الدین عادل باصفا کیواسطے
بوالحسن عبدالغنی کیواسطے رکھ شاد کام	بدر عالم شاہ کامل باخدا کے واسطے
یا خدا بہر محمد حامد پیر ہدیٰ	حضرت مخدوم عالم رہنما کے واسطے
بخش حب پنجتن اپنی عطا کر خاص سے	شہ عطا حسین مرد باخدا کے واسطے
اے خدا تو نعمت دارین مجھکو کر عطا	اس غلام حسین شاہ پارسا کے واسطے
بہر احمد یا خدا اجابت دعائیں کر قبول	سید ذاکر حسین باسخا کے واسطے
بخشدینا یا خدا مجھکو طفیل مصطفےٰ	پیر بخشایش حسین پارسا کیواسطے
دین و دنیا میں مری رکھ آبرو	سید عشرت حسین اتقیا کیواسطے
سلسلہ میں جو کہ ہوں سید بدیع الدین کے	مشکلیں حل اُن کی ہوں مشکل کشا کیواسطے

تم مرید و سب پڑھو لیل و نہار
صدق دل سے شجرہ قطب المدار

نوٹ :- مریدوں کو لازم ہے کہ مندرجہ بالا شجرہ طیبہ زبانی یاد کرکے بعد نماز فجر پڑھا کریں اللہ تعالےٰ اسکے فیوض و برکات سے ہر مشکل آسان کرے گا۔ فقط آمین ثم آمین

ذکر چار پیر چودہ خانوادہ کا نقل کیا کتاب کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ موسوم باسم تاریخی تحفۃ الابرار از مطبع رضوی دہلی صفحہ (۱۶) و تحقیقات چشتی مطبع کوہ نور واقع لاہور و سراج الفقر از مطبع فتح الکریم بمبئی دوکان نمبر (۱۶۵) و تذکرۃ الفقرا مطبع فخر المطابع لکھنؤ و سراج السالکین سے

گر ترا شوق دانستن است ای شاہ / اول از چار پیر شو آگاہ
نزد بعضے چہار یار کبار / چار پیر اند در جہاں بشمار
ہم بہ نزدیک دیگراں بے زور / چار پیر از علی شدہ مذکور
اول این را حسن دوم است حسین / بعد ازاں حسن بصری بانشین
چہارم ازاں کمیل زیاد / رحمت حق نثار برہمہ باد
از حسن بصری امام زماں / چہاردہ خانوادہ شد بجہاں
آنکہ زو بود در خلیفہ تمام / اول این را حبیب عجمی نام
دوم عبدالواحد است بنام / ہست بن زید پیشوائے انام
از حبیب عجمی محب اللہ / گشت نو خانوادہ حق اللہ
اول این را حبیبیہ نامت / دوم طیفوریہ مہتا بشد
کرخیہ سقطیہ سوم و چہار / پنجم را جنیدیہ آن کار
ششم گازرونیہ ہفت اند / ہفتم بازطوسیہ گشت اند
ہشت فردوسیہ ہشتم نام / نہم سہروردیہ باکام
از عبید است واحد مذکور / پنج شد خانوادہ مشہور
زیدیا و عیاضیہ میدان / سوم را ادہمیہ می خوان

چہارم را ہبیریہ گو میند
پنجم چشتیہ خواجہ اند

دوم خانوادہ طیفوریہ کے شعبہ جات کا نقشہ

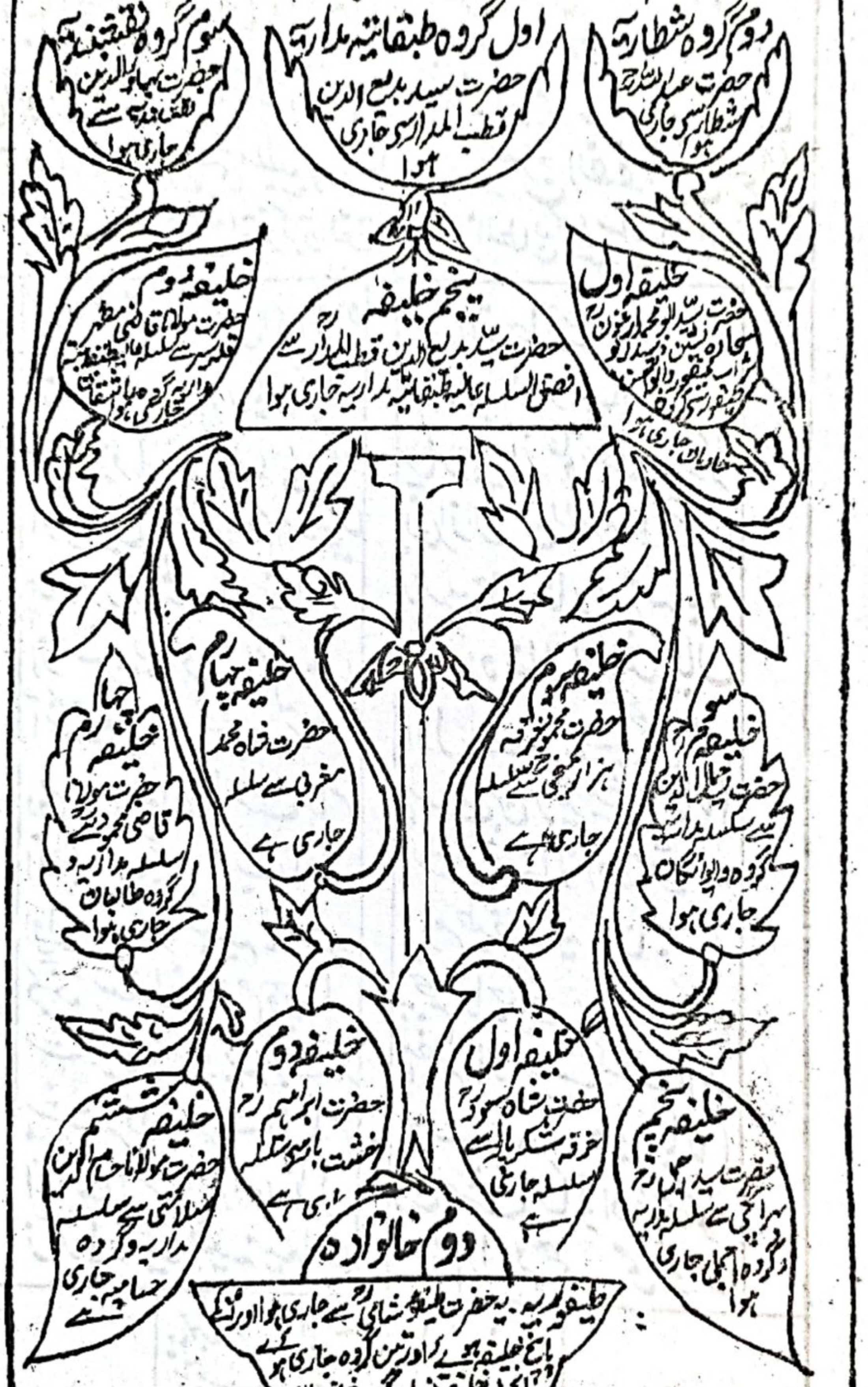

ذکرِ خیر جناب گردوں رکاب فیض مآب معلی القاب برگزیدہ بارگاہ رب العالمین نور دیدۂ جناب سید المرسلین لختِ جگر حضرت سید بدیع الدین جناب حافظ و عالم و کامل سید محمد پیر نصیر الدین صاحب سجادہ نشین ارغوانی المداری ۔ مکن پوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ سے کرامتیں بہت سی ہوئیں مگر ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ بنا بر ہدایت مریدین و معتقدین ضلع مرادآباد کی طرف تشریف لئے جاتے تھے اور پیرزادگان و نیز ملازمان مکن پور شریف کے ہمراہ تھے ۔ موسم گرمی کا تھا دوپہر کے وقت ایک میدان جنگل بیابان میں سب صاحبان کا گذر ہوا کسی کو پیاس معلوم ہوئی چند فاصلہ پر ایک چاہ نظر آیا سب صاحبان ایک درخت برگد کے سایہ میں ٹھہر گئے ملازم لوٹا ڈور لیکر چاہ پر گیا دیکھا تو وہ چاہ بالکل پانی سے خشک ہے واپس آن کر کہنے لگا کہ چاہ میں ایک قطرہ پانی نہیں ہے آپ نے یہ کلام اس ملازم کا سنکر جناب باری میں التجا کی ۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی ملازم سے ارشاد کیا کہ جا بھائی پیاسوں کو پانی پلاوہ کر کا آپ نے مکرر فرمایا کیا قدرت خدا و دعائے فقرا کا منکر ہے پانی کیوں نہیں لاتا دیکھ چاہ خشک لبریز ہے یہ سنکر ملازم مع چند کس ہمراہی کے چاہ پر گیا دیکھا تو فی الحقیقت پانی جوش مارتا ہوا اوپر کو چلا آتا ہے پھر تو ہر کس نے بغیر ڈور اپنے اپنے برتن پانی سے لبریز کر لئے اور آپ کی کرامات کے قائل ہوکر آفرین کرتے ہوئے وہاں سے واپس آئے اور سب پیاسوں کو سیراب کیا یہاں تک کہ جانوران ہمراہی تک نے اس پانی سے فائدہ اٹھایا بعدہٗ وہاں سے اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوئے چنانچہ وہ کنواں بعد اس کے کبھی خشک نہ ہوا اکثر آیندہ و روند کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ اس کنوئیں کا ابھی تک وہی حال ہے وقت انتقال آپ کے ہر بن مو سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نکلتا تھا ۔ شعر

نکلے گا وہ دہن سے دلمیں جو بس رہا ہی ۔۔۔ دل ہی میں گر نہیں ہے تو کیا دہن سے نکلے

آپ کی پیدائش تاریخ یکم جمادی الاول دن پیر سنہ ۱۲۸۱ھ میں ہوئی وفات آپکی بائیس محرم دن جمعہ سنہ ۱۳۶۹ھ مزار آپ کا مکن پور شریف مین متصل باب ارغونی ہے ۔

جماعہ فقرائے مداریہ کو ہدایت

فقرہ ۱ کے مداریہ سرگروہ وغیرہ کو چاہیئے کہ پیرزادے مکن پور شریف کے جہاں کہیں ملجائیں یا مکان پر جائیں

تو اُنکے سامنے جاکر کان پر ہاتھ رکھکر حق اللہ محمد مدار کہیں جب صاحبزادے صاحب دم مدار کہیں پھر کانوں پر سے ہاتھ ہٹا لیں کیونکہ یہ خاندان عالیہ طبقاتیہ مداریہ میں ایک رمز ہے۔ اور جس چارپائی پر بیٹھے ہوں اس چارپائی پر نہ بیٹھیں اور جناب حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کا احوال و شغل اشتغال و ورد وظائف دریافت کریں جب چلیں تو اپنی حیثیت کے بموجب نذر دیں اور آنحضرت کے احوال کی کتاب جہاں کہیں ملے اُسکو خرید کرکے اپنے پاس رکھیں شجرہ و نسب نامہ آنحضرت کا زبانی یاد کریں تاکہ جو دریافت کرے اُسکو پڑھکر سنا دیں صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ کے پابند رہیں۔ اگر کوئی صاحب کتاب آنحضرت کی شان میں و خلفاؤں کا حال تحریر کریں اور اُن کو چھپوانے کی وسعت نہ ہو تو چندہ جمع کرکے کتاب چھپوا دیں اور آنحضرت کا عرس تاریخ یکم ماہ جمادی الاول سے شروع ہو کر تا ۱۷ تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ دیگر میلہ حضرت سید بدیع الدین کا عرصہ پانچسو اٹھاون ۵۵۸ سال سے ماہ ماگھ بسنت پنچمی کو ہوتا ہے جس میں بشمار اسپ و شتر و بیل گائے بھینس بھینسے وغیرہ وغیرہ دور دور سے فروخت ہونے کے لئے آتے ہیں اور سودا گر و زائرین بھی حضرت قطب المدار کے آستانہ مبارک پر حاضر ہوتے ہیں اس میلے کا تعلق بھی حضرت قطب المدار کی درگاہ سے ہے۔ عرس سے ایک ماہ پیشتر حسب حیثیت روپیہ روانہ کیا جاوے تاکہ جس سے لنگر جاری ہو کر تمام دنیا میں نام روشن ہو اور اپنے سب کام ٹھیک ہوں کرکے سامان ڈنکا و نشان ماہی و مراتب لیکر عرس شریف میں سال بسال شامل ہو کریں۔ اگر کوئی مشکل کام ہو یا بہت دور دراز کا فاصلہ ہو یا پاس سفر خرچ نہ ہونیکی وجہ سے نہ آسکیں تو اپنی اپنی حیثیت کے بموجب سجادہ نشین سید بخشایش حسین مکن پور ضلع کانپور بذریعہ منی آرڈر روپیہ روانہ کریں تاکہ اُس روپیہ کی شیرینی لیکر زائروں کو تقسیم کی جاوے۔ اپنے لڑکوں کو علم پڑھاویں اپنی پوشاک اپنا ریا حق سکھلاویں اپنے خاندان کا روزمرہ ذکر شغل اشتغال ورد وظائف شجرہ وغیرہ یاد کرایا کریں اور ہر ماہ کی تاریخ ۱۷ کو روزہ رکھکر شام کے وقت حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کا فاتحہ شیرینی و ملیدہ پر دیکر روزہ افطار کرکے تقسیم کیا کریں۔ اگر کسی سرگروہ فقرا کا انتقال ہو جائے اور اس کا مرید گدی پر بیٹھنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ سند و سکہ سلطانی قصبہ دار النور کرامت ظہور حضرت مکن پور شریف کے پیرزادگان سے منگوالیں اور جملہ گرد و نواح کے فقراء کو جمع کرکے گدی پر بیٹھے یا خود عرس میں مکن پور شریف چلا جائے تو اس کے سب کام درست ہو جائیں ورنہ بلا سند و سکہ سلطانی کسی کو مجاز نہیں ہے کہ گدی پر بیٹھے اگر جو شخص بیٹھ جائیگا تو اس کی حیثیت کے بموجب جملہ پیرزادگان مکن پور شریف کو اختیار ہے کہ اس کو گدی سے علیحدہ کر دیں یا روپیہ جرمانہ کرکے پھر دوبارہ گدی پر

بٹھلائیں اور رس یا میلہ بسنت میں جو زیارت کو آویں تو اپنے اپنے چوکوں یعنی مقام جو مقرر ہیں رہا کریں یاد رہے گا کہ محلے میں رہیں کسی پیرزادے کے مکان پر نہ رہیں ہاں البتہ اگر کوئی پیرزادے صاحب دعوت کریں تو ان کی دعوت منظور کر کے اُن کے مکان پر کھانیکو جائیں ان ہدایتوں پر فقرا مداریہ کو عمل کرنا چاہئے

قطعہ تاریخ از نتیجہ طبع علیہ الیتیم جناب مولانا حسین بخش صاحب المتخلص نعیم فیروزآباد ضلع آگرہ شاگرد جناب مولانا جرأت علی شاہ صاحب المتخلص بیرپا مکن پور رحمی مرحوم مغفور

واہ کیا ذکر الغرائب آپ نے ذاکر لکھی
منکشف ہے جس میں حال حضرت قطب المدار
پھر ہوا دل کا تقاضہ سن مسیحی کر رقم
بولا ہاتف کس لئے مجبور ہو لکھدو نعیم

روزمرہ صاف ہے حق زباں دانی یہی
کام تھا مشکل ہوا لیکن با آسانی یہی
پھر ہوئی پیدا طبیعت میں بھی جولانی یہی
عیسوی سن دو نسخہ یہ خیال ثانی یہی
۱۹۱۶

قطعہ تاریخ طبع ہنر گستر شیخ عبد الرزاق صاحب ستشر فیروزآبادی شاگرد مولوی نعیم صاحب

آفریں یاد ذاکر خوش خو
کیوں نہ عالی ہمم کہیں تم کو
فکر تاریخ تھی کہ ہاتف نے
کہا مقبول یہ کتاب لکھی ہو
سر انصاف سے شستہ رقم لکھی
ذکر قطب المدار خوب لکھو

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع حلیم جناب قاضی سلیم یوسف علی خانصاحب یوسف رئیس اعظم فیروزآباد

کیا لکھی کتاب تم نے ذاکر روشن
تاریخ مسیحی کے کھلا گل یوسف

حالات مدار کا ہے گویا مخزن
بے خار و بے خزاں ہوا یہ گلشن
۱۹۱۶ء

قطعہ تاریخ از طبع حکیم واحد علی خاں صاحب واحد برخوردار خورد یوسف علیخاں مذکور

جو لکھا ہے تم نے ذاکر ذکر مدار صاحب
اسی حال میں لکھی ہیں کوظہیری نے کتابیں
پیر بزرگ آپ کے ہیں وہ ہیں عشر تخلص صاحب
جو چھپی کتاب واحد تو رہے گی یادگار ی
مجھے فکر ہیں جو دیکھا تو کہا دل نے یہ مجھ سے

ہے زبان سلیس اچھی اور صاف روزمرہ
مگر آپ کا ہے بیشک اُن سے خیال عمدہ
کہاں اُن کی وا تصنیف ہو آپ سے زیادہ
لکھو سال طبع اسکی ہوا جس گھڑی ارادہ
سر ابر رو سے لکھدو کہ ہے بے مثال نسخہ
۱۳۳۴ھ

قطعہ تاریخ از نتیجہ طبع منشی محبوب علیخاں المتخلص اختر رئیس فیروزآباد شاگرد مولانا مذکور

صد آفریں ہے سید ذاکر حسین کو
دلچسپ دلپسند ہے اچھا محاورہ
آئینہ اس میں حال ہے قطب المدار کا
یہ فکر تھی کھلے گل تاریخ ناگہاں
اختر صدا یہ آئی سر آسمان سے

ناظم ہیں پیر مدار کا لکھا ہے حال نثر
ناظم کو کہ کچھ نہیں لکھنا محال نثر
بیجا نہیں کہوں جو بدیع الجمال نثر
بھجوا اِلٰہ سے سر خیق لا زوال نثر
تاریخ سال طبع لکھو بے مثال نثر
۱۳۳۴ھ

موروثیاں قطعات کتاب بدیع العجائب کے پہلے ایڈیشن فی ۱۶ مسئلہ سے ہیں

گذارش

میرے والد محترم جناب قبلہ پیر و مرشد مولوی سید ذاکر حسین صاحب مدظلہ العالی نے یہ اپنی پانچویں کتاب آخری عمر کے حصے میں تحریر فرمائی تھی لیکن وہ اپنی حیات میں شائع نہ فرما سکے۔ مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے اکیس سال بعد یہ خدمت اُن کے مرید صادق الیقین حاجی محمد یوسف زاد اللہ عمرہ مقیم قصبہ کچھا ڈاکخانہ خاص ضلع نینی تال نے اپنے ذمہ لی تو میں نے کتاب ہذا کا یہ تیسرا ایڈیشن محبان اولیاء اور عاشقانِ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے لا سکا۔ بحمد اللہ مرحوم کی محنت ٹھکانے لگی رب تبارک تعالیٰ مجھے اور حاجی محمد یوسف موصوف کو اجرِ کریم سے نوازے آمین

اب میری یہ استدعا ہے کہ میرا ایک دیوان جو کہ عرصہ سے مُرتب ہے جس کا نام کلام شاہد ہے جسمیں قطعات۔ رباعیات۔ غزلیات۔ نعت و منقبت نوحہ و سلام موجود ہیں چاہتا ہوں کہ جسطرح یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو کر علم نواز حضرات کے ملاحظہ میں آئی ہے اسی طرح میرے افکار بھی اربابِ سخن اور علم دوست حضرات کے ملاحظہ میں آسکیں لہذا عاشقان مدار و صاحب دل سے میری یہ گذارش ہے کہ میری ہمت افزائی فرمائیں مرحوم کی تاریخ وفات کے قطعات اور انکی تصنیف کردہ کتابوں کے نام ہم اس کتاب کے شروع دیباچے میں قلم بند کر چکے ہیں ناظرین کرام و اہلِ ذوق حضرات ملاحظہ فرما کر ان کتابوں کو مجھسے طلب کریں اسکے علاوہ اور بھی کتابیں جو سلسلۂ عالیہ مداریہ کے بارے میں قلم بند کی گئیں ہیں وہ بھی مجھ سے حسب ذیل پتہ سے طلب فرمائیں

وما علینا الا البلاغ

المشتہر

سید بخشائش حسین المتخلص شاہد و حافظ میر عشرت حسین عرف ناظر حسین
خلف جناب مولوی قبلہ پیر و مرشد ذاکر حسین مرحوم و مغفور سجادہ نشین آستانہ مدار العالمین
مکن پور شریف۔ ڈاکخانہ خاص ضلع کانپور۔ المرقوم جنوری ۱۹۷۸ء مطابق صفر ۱۳۹۸ھ

اطلاع:۔ کوئی صاحب بلا اجازت مصنف کے قصد طبع نہ فرمائیں ورنہ حق تلفی حفظ کتاب سے قانوناً اپنا نقصان کریں گے اور زیر بار خرچہ ہوں گے۔

قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

مداری میڈیا

سلسلۂ عالیہ مداریہ کی تعلیمات و معلومات کا سب سے بڑا مفت ذخیرہ

Www.MadaariMedia.Com

مداریہ کتب خانہ

واٹسپ گروپ

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari